

نوشتہ وقت

إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ

بے شک حاکمیت اللہ کے لئے ہے



اطيعوا الله واطيعوا الرسول

اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو

بابا جی عنایت اللہ



بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

حمد باری تعالیٰ

تو عظیم ہے اور عظیم تر۔ تیری ذات جل جلال ہو
تو لا شریک ہے با خدا۔ تیری ذات جل جلال ہو
تو کیسے ہو منکشف اے خدا، تیری ذات جل جلال ہو
اے مصور با کمال، تیری ذات جل جلال ہو
تو جمیل ہے اے حسن جمال، تیری ذات جل جلال ہو
تیری ذات عالی ہے بر ملا، تیری ذات جل جلال ہو
اے صورت گراے سیرت نواز، تیری ذات جل جلال ہو
مجھے قلب و نظر بیدار دے، تیری ذات جل جلال ہو
تو جلال و جمال سے ہے آراستہ، تیری ذات جل جلال ہو
مجھے کون و مکان سے نواز دے، تیری ذات جل جلال ہو
میرے غمکدے کو ثبات دے، تیری ذات جل جلال ہو
مجھے ورد آل درود دے، تیری ذات جل جلال ہو
تو ورد عنایت عام کر، تیری ذات جل جلال ہو

تو عقل و خرد سے ہے ماورائے زمان و مکان میں ہے جا بجا
تو ذات و صفات میں ہے یکتا، تو ہر عیب سے ہے منزہ
تو بحر و بر میں ہے ہر جگہ، نہ کوئی حدود ہے نہ انتہا
تیری صورتیں تیرے نقش و نگار، تیرا معمار خانہ ہے لا جواب
تیرے اسمائے حسنہ کی بات کیا، یہ خوب سے ہیں خوب بجا
جو ذکر و فکر میں ڈھل گیا، اے موت سے ہے کیا واسطہ
تیری تسبیح چہند پرند کریں، تیرے سامنے تسلیم و خم کریں
مجھے حمد و ثنا کا ساز دے، میرے ہموا میرا ساتھ دے
تجھے جس نام سے بھی پکار لوں تو منور ہے ہر صفات میں
مجھے احسن تقویم کی خیرات دے، مجھے عظیم و قدیم کی بات دے
مجھے رحم و کرم کی بھیک دے، مجھے حسن عمل کی توفیق دے
مجھے ادب جہاں کا نور دے، مجھے الفت نبی کریم دے
میرے دکھ سے ہے تو آشنا، میرے درد کو کر عطا شفا

بابا جی عنایت اللہ



جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!
نعت شریف

دہر میں پھیلی ہوئی ہے ہر سو یہی اک صدا شمس و قمر کی روشنی، تپش و تسکین جا بجا
صل علیٰ نقاس نقاس، صل علیٰ محمد
شب صحرا، کوہ و دمن، محو رزمِ حمد و ثنا، باد نسیم، باد نسیم، دے رہی ہیں یہی ندا
صل علیٰ میں بڑا حرا صل علیٰ محمد
نور ہیں پر نور ہیں آب و گل فشاں فشاں کوہ و بیاباں کی خموشی، ان پہ ہوئی ہے فدا
صل علیٰ سے مدنی پا صل علیٰ محمد
ہنگامہ ہائے کائنات میں تیری نوا تیری نوا تیرے فقیروں کو ملی شب بیداری کی عطا
صل علیٰ ہے سب کی نوا صل علیٰ محمد
ملے فضل و کرم ہوں دور الم، نگر نگر پھرے تیرا گدا یہ بیضا ہو مسیحا ہو اور رحمت عالم کی شفا
صل علیٰ ذرا سنتا جا، صل علیٰ محمد
کبھی لذت وصل مسیحا بنی کبھی سوز جدائی میں ترپتا رہا کبھی بابِ اعلم پہ جھکارا کبھی در رحمت پہ کھڑا ہوا
صل علیٰ ذرا مکھڑا دکھا صل علیٰ محمد
تیرے فقیر روشن ضمیر، سے وصل کے ہیں گدا آغوش میں ان کی تجلیاں، فکر میں محشر پہا ہوا
صل علیٰ ہر دکھ کی دوا صل علیٰ محمد
کوہِ مہیاں ہیں جلوہ گاہ، خلقتوں میں یوں چپ ہوا چراغِ نور منزل پہ منزل راہ راست روشن ہوا
صل علیٰ درود و صلوات صل علیٰ محمد
واصف کو دیا واصل نے پیا جھوما اور مستی میں کہا عنایت بھی کھڑا چپ ساوہ رہا جب نظر پڑی اموں ہوا
صل علیٰ ہے داستانِ خدا صل علیٰ محمد

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	نوشۂ وقت
مصنف	باباجی عنایت اللہ
تعداد	ایک ہزار
تاریخ اشاعت	اگست ۲۰۱۰
پبلشر	باباجی عنایت اللہ
قیمت	---

منگوانے کا پتہ:

مقدم ہاؤس

شمس کالونی، گواڑہ موڑ پوسٹ آفس، اسلام آباد

03335177938, 03360111165, 051-2315014

babagee.inayatullah@gmail.com



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



نوشتر وقت بابا جی عنایت اللہ تحریک "تحفظ و استحکام پاکستان" کے خاموش مجاہد صفحہ ۱

بابا جی عنایت اللہ کا نام اردو دنیا میں شہرت دوام رکھنے والے ناموں میں تو شمار نہیں ہوتا مگر وہ اپنے بلند پایہ علمی کام کی وجہ سے صفحہ اول کے حریت پسند ادیبوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی علمی تصانیف کے مطالعہ سے یہ نکتہ بدرجہ اتم واضح ہوتا ہے کہ وہ مولانا محمد علی جوہر کے رسالہ "کامریڈ" مولانا ظفر علی خان کے اخبار "زمیندار" اور شورش کاشمیری کے "چٹان" کی علمی روایات کے امین، جرات مندانہ طرز اظہار کے آئینہ دار قلم کار ہیں۔ حضور ﷺ کی ایک حدیث ہے کہ "جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا بہترین جہاد ہے"۔ عنایت اللہ بابا جی نے وطن عزیز کے داخلی استحکام، جغرافیائی و نظریاتی سرحدوں کے تحفظ اور خلافت راشدہ کی روشن صبح کے طلوع کے لیے صحرا میں اذان دینے کا فریضہ انجام دیا ہے۔ مجھے تو وہ قائد اعظم محمد علی جناح، علامہ محمد اقبال، لیاقت علی خان اور سردار عبدالرزاق نشتہ جیسے محب وطن راہنماؤں کے ہمنوا نظر آتے ہیں جو وطن کی محبت کے جذبے سے سرشار تھے۔

اگرچہ بت ہیں جماعت کی استعمیوں میں

مجھے ہے حکم اذان لا الہ الا اللہ

پاکستانی معاشرت، تہذیب و تاریخ اور قومی سیاست کے مد و جز پر متعدد کتب منظر عام پر آئی ہیں۔ جن میں مولانا کوثر نیازی کی "اورائن کٹ گئی" کرنل صدیق سالک کی "میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا"، ذوالفقار علی بھٹو کی "گریت ٹریجیڈی" ایوب خان کی "فرینڈز ناٹ مائینڈز"، ڈاکٹر صفدر محمود کی "مسلم لیگ کا دور حکومت"، قدرت اللہ شہاب کا "شہاب نامہ"، اہمیت کی حامل ہیں۔ مگر وطن عزیز کے گھناؤنے مسائل، دوقومی نظریے، مغربی جمہوریت اور ایک مخصوص طبقے کی اجارہ داری جیسے مسائل پر قلم اٹھانا بابا جی عنایت اللہ کے نصیب میں اڈل سے تحریر کر دیا گیا تھا جو کہائق صد تحسین جذبہ ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



ii

صفحہ

بابا جی عنایت اللہ تحریک "تحفظ و استحکام پاکستان" کے خاموش مجاہد

نوشتہ وقت

حب الوطنی کا جذبہ، 1965ء تک پاکستانی قوم کے دلوں میں سرایت کرتا رہا۔ تقسیم ہندوستان اور 6 ستمبر کے واقعات نے اردو ادب پر غیر معمولی آفاقی اثرات مرتب کیے۔ جس کے نتیجے میں افسانہ، رپورتاژ، ڈرامہ، غزل، نظم، نعت، الغرض تمام اصنافِ سخن میں یہی موضوعات درآئے ہیں مگر مقامِ افسوس ہے کہ 16 دسمبر 1971ء کے المناک سانحے کے بعد اردو ادب میں اس موضوع پر کوئی معرکتہ آراء تخلیق سامنے نہیں آئی۔ عقیل عباس جعفری کی "پاکستان کے سیاسی و ذریعے" جابرانہ و غاصبانہ نظام کی چیرہ دستیوں پر تنقید ضرور ہے مگر لیائے وطن کی پیشانی پر چمکتے ہوئے داغِ شکست کو جذبہ احساس کا مرکز و محور بنالینا اور اسے زمانے کی گرد آلود نظروں سے بچانے کے لیے سر توڑ کوشش کرنا ان محب وطن ادیبوں، شاعروں کا خاصہ رہا ہے۔ جنہوں نے مادروطن کی نظریاتی اور جغرافیائی حفاظت کے لیے نہ صرف قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں بلکہ اپنا لبو شجر وطن کی جڑوں پر نثار کر دیا۔ فیض احمد فیض ہوں یا حبیب جالب، ہردو شاعر وطن عزیز کی سیاسی بے اعتدالیوں، جمہوری نظام کی بیخ کنی، بنیادی انسانی حقوق کی پامالی، طویل مارشل لا اور جبر و استحصال کے خلاف کمر بستہ رہے۔ حبیب جالب بار بار یاد آ جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ عمر بھر سیاسی عدم استحکام، طالع آزمایہ جمہوری راہنماؤں کے خلاف سراپا احتجاج بنے رہے، کبھی وہ پکار اٹھتے ہیں۔

”میں نہیں مانتا میں نہیں جانتا اس دستور کو سچ بے نور کو“

اور کبھی وہ یہ کہہ اٹھتے ہیں:-

”ظلمت کو ضیاء کیا لکھنا بندے کو خدا کیا لکھنا“



بابا جی عنایت اللہ



جب دامنِ دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

iii

صفحہ

بابا جی عنایت اللہ تحریک ”تحفظ و استحکام پاکستان“ کے خاموش مجاہد

نوشتہ وقت

بابا جی عنایت اللہ صاحب کا اسلوبِ بلاشبہ خالصتاً ادبی نثر کے اوصاف سے لبریز نہیں ہے مگر جب دل پر سینکڑوں زخم لگے ہوں، دل و دماغ میں بھونچال آیا ہو، پلکوں پہ آنسوؤں کے چراغ روشن ہوں تو نہ صرف لب و لہجہ متاثر ہوتا ہے بلکہ اظہار و بیان میں بھی وہ رابطہ و تسلسل اور خوبی بیان باقی نہیں رہتی مگر غور سے دیکھا جائے تو سچے جذبیوں کو تیز آنچ الفاظ کی کھالی میں پک کر کندن ہوتی ہوئی ضرور محسوس کی جاسکتی ہے۔ وہ واقعی مبارک باد کے مستحق ہیں کہ تاریخِ اردو ادب میں واحد ادیب ہیں جنہوں نے اردو نثر میں بے باک، طرزِ اظہار انقلابی سوچ، اور جابرانِ وقت کی چیرہ دستیوں کے خلاف، بائگ دہل احتجاج کو اپنے تحت اشعار کا جزو لازمہ بنایا ہے۔ یہ وطن اقبال اور قائد اعظم کے خوابوں کی سرزمین ہے۔ اس کے لیے لاکھوں مسلمانوں نے اپنا خون بہایا، بچوں، جوانوں اور بوڑھوں نے قربانیاں دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی خصوصی نظرِ کرم اور چشمِ التفات سے ہی یہ خطۂ اسلام کا گہوارہ بنا مگر شومی قسمت کہ ہم نے ذاتی مفادات کو قومی مفادات پر ترجیح دی۔ حرص و ہوس، المالح اور خود غرضی ہمارا شعار بنی رہی، جس کی وجہ سے آج ساٹھ سال گزر جانے کے باوجود ہم اپنے ملک میں اسلامی نظام کو نافذ نہیں کر سکے۔ بابا جی عنایت اللہ کی تحریر میں جمال الدین افغانی، مہدی سوڈانی، مفتی محمد عابد، اور علامہ اقبال کے لہجوں کی بازگشت ایک دردناک چیخ بن کر ابھرتی ہے۔ ان کے بے قرار دل سے اور اٹھتی ہوئی آہیں ان کے لبوں سے پھوٹتے ہوئے نالے صاف محسوس کیے جاسکتے ہیں۔ یہی تو وہ حریت پسندانہ ادب کی وہ درخشندہ روایت ہے جسے لمحہ موجود میں پوری ادبی تاریخ کے تسلسل میں اکیلے بابا جی عنایت اللہ صاحب سینے سے لگائے ہوئے خاموش مجاہد کی طرح اپنی منزل کی طرف کشاں کشاں بڑھ رہے ہیں۔ تحفظ و استحکام پاکستان کی تحریک وقت کی اولین ضرورت ہے کیونکہ ہمارے اندرون اور بیرونی دشمنوں کی ناپاک سازشیں ہمیں نیست و نابود کرنے میں سرگرم عمل ہیں۔ بابا جی عنایت اللہ صاحب کی یہ تحریریں ایک ایسا مقدمہ ہیں جو وہ سولہ کروڑ عوام کی طرف سے وقت، تاریخ، خدا اور رسول ﷺ کی عدالت میں پیش کر رہے ہیں۔ جو یقیناً ان کی طرف سے ایک معرکہ آرا قدم ہے جسے تاریخ پاکستان کے کسی بھی دور میں نظر انداز نہیں کیا جاسکے گا۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



iv

صفحہ

بابا جی عنایت اللہ تحریک ”تحفظ و استحکام پاکستان“ کے خاموش مجاہد

نوشتہ وقت

جس طرح جنگ آزادی کے خاموش مجاہدوں کو کبھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اسی طرح اس خاموش مجاہد کی اس عظیم کاوش کو بھی دور تک اور دیر تک یاد رکھا جائے گا۔ اردو کے محب وطن ادیبوں، شاعروں کی ایک پوری تاریخ مرتب کی جاسکتی ہے۔ جنہوں نے ہر قومی ایسے پر نہ صرف قلم اٹھایا بلکہ صفحہ اول کے مجاہد کا کردار بھی ادا کیا۔ بابا جی عنایت اللہ صاحب نے پچیس سال کا طویل عرصہ حضرت واصف علی واصف کی صحبت میں بسر کیا ہر وقت سایہ کی طرح ان کے ساتھ رہے۔ بے پناہ کسب فیض کیا اور اس وقت پاکستان میں واصفیہ مکتبہ فکر کے واحد ترجمان بھی وہی ہیں۔ واضح ہو کہ صوفیاء کی چشم التفات، نظر عنایت اور خصوصی توجہ کے باعث انہوں نے پاکستان کے داخلی استحکام کے مشن کو شروع کیا۔ اب حضرت واصف علی واصف نے ان پروانقر ڈالی کہ کیا ہو گئے۔ اب ان کے آنسوؤں کی مالا واقعی عالم بالا کی خبر لاتی ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے بقول غالب ان پر غیب سے مضامین اتر رہے ہیں۔

آتے ہیں غیب سے یہ مضامین خیال میں
غالب سریر خامہ نوائے سروش ہے

حضرت واصف علی واصف نے بابا جی عنایت اللہ کو علم و ادب کے راستے کی طرف گامزن کیا اور وہ اس وقت اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ترقی و خوشحالی، سیاسی استحکام، نظریہ پاکستان کی بحالی اور بقاء کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ واضح ہو کہ واصف علی واصف کی تربیت کا فیضان ہے کہ آج بابا جی عنایت اللہ صاحب پچھلے دس سال سے مسلسل قرطاس و قلم کے ذریعے پاکستان کے سولہ کروڑ عوام کی محرومیوں، دکھوں اور انہی مسائل کا حل تلاش اور اسلام کے نفاذ کی بات کرنے میں مصروف پیکار ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



v

صفحہ

بابا جی عنایت اللہ تحریک "تحفظ و استحکام پاکستان" کے خاموش مجاہد

نوشتہ وقت

وہ رفاجی و فلاحی کاموں میں بھی پیش پیش ہیں۔ "مقدمہ پاکستان" دراصل ان کی روح کی پکار ہے۔ قیام پاکستان کے سلسلے میں بھی علماء و مشائخ کے علاوہ فقراء و اولیاء کرام نے بے پناہ دعائیں ہی نہیں کیں بلکہ عملی طور پر اس کاوش میں شریک کار بھی رہے۔ جن میں پیر جماعت علی شاہ صاحب، پیر مہر علی شاہ صاحب، پیر صاحب زکوڑی صاحب جیسے لوگوں کے علاوہ متعدد خاموش مجذوبانِ خدا، سالکان، طریقت، عارفانِ حق بھی اپنا کردار ادا کرتے رہے۔ یہی نہیں بلکہ پاکستان بننے کے بعد بھی تحفظ و استحکام پاکستان کی تحریک انہی لوگوں کی دعاؤں اور فیض نظر کا نتیجہ رہی ہے۔ بابا جی عنایت اللہ صاحب کی زندگی میں ایک اور مایہ ناز علمی و روحانی شخصیت کا حوالہ بھی ملتا ہے جس سے وہ بے پناہ متاثر ہوئے۔ وہ شہنشاہِ فقر ہی نہیں شہرہ آفاق ایٹمی سائنس دان مفسرِ قرآن اور قومی شاعر بھی ہیں۔ واضح ہو کہ یہ شخصیت علامہ محمد یوسف جبریل ہیں جنہوں نے وطن عزیز میں نظریہ پاکستان کے عملی فروغ کے لیے جو کام کیا وہ الاق صد افتخار ہے۔ ان کی علمی تصنیف "چڑیا گھر کا ایکشن" بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ بابا جی عنایت اللہ صاحب نے ان کے مشن کو آگے بڑھانے کے لیے "مقدمہ پاکستان" آپ اور خدا اور رسول ﷺ کی عدالت میں پیش کر دیا ہے۔ فیصلہ آپ کے اختیار میں ہے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

فقیر

محمد عارف



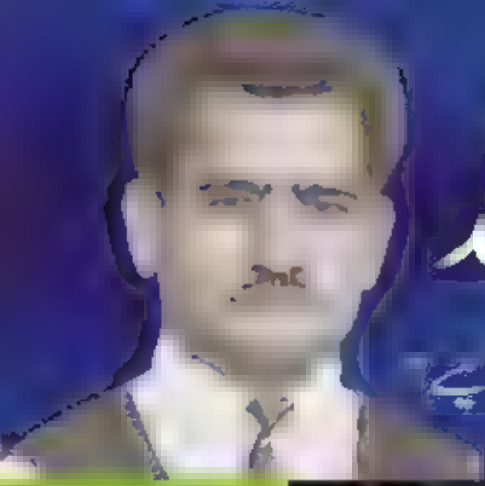
جب دامنِ ابرو میں نہ ہوتا نہ مہر نہ سہاگن کیسے!

من

یہی چراغِ جلیں کے نوروشی ہوگی

نوشتنی وقت

مسجد مدرسہ سے صحت مند نوجوان جو صورت نکال سکتی تھی وہ اس لیے نہیں نکال سکی کہ بہات گامیں فرقہ پرانے کے فروغ کے مقاصد میں لگی ہیں اور مدرسوں یعنی تعلیمی دعوے میں گنہگار یا ذریعہ تعلیم و ترقی کی تدبیریں نصاب نے یہی نسل کو جو دے دیا ہے جو دہستانی طور پر تو پاکستان میں رزاق ہے مگر اس کا ذہن اس کی روح اس مغربی دنیا میں جانے کے لیے تیار رہتا ہے جس کے لیے یہ تعلیمی نصاب و درپور رزاقوں کو نہیں تیار کرتا ہے۔ کسی بھی ملک قوم کا یہ بہت بڑا المیہ ہو رہتا ہے جس سے امت متفق نہ رہ رہے ہیں۔ یہ تو اہل نوجوان فرشتہ تھیں جو مزید اہتر مزید کارخاں کرتے ہیں جہاں سے ان کی واپسی کے بارے میں کائنات ختم ہو جاتا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

ابو عبد اللہ محمد یونس علیہ السلام



vii

صفحہ

یہی چراغِ جلیں کے نور روشنی ہوگی

نوشتہ وقت

مغربی جمہوریت ورس کی خبریوں کا شمار کرتے ہوئے ہمارے ہاں کے تمام تاریک پہلوؤں پر روشنی ڈالتا ہے۔ انھوں نے فوجی آمرانہ سے بدتر جمہوریت کے ناکاموں کو چھٹی تہیہ کا نشانہ بنایا ہے۔ جو ان سے زیادہ ظالم، جبریں، اور بیوقوفانہ قہر سے مرعوب رہا ہے۔ روڈ پائستائی عوام پر مسلط ہیں۔

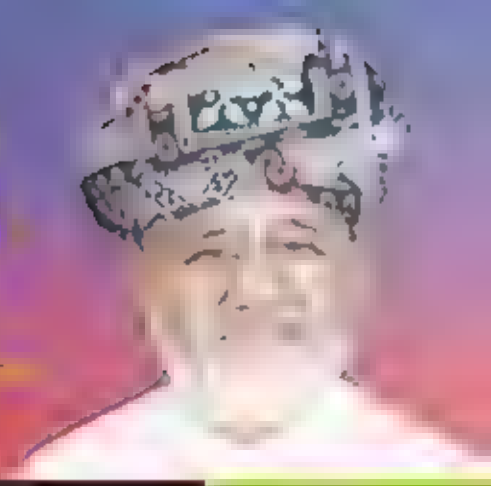
اس مقدمے میں پیش کردہ نکات میں شرعی نظام و ہیئت و مصلحت میں رہنمائی کے سوا کسی بھی طرح کی مصلحت مندی نہیں ہے۔ ۱۹۷۴ء سے مانتا حکومت جاگیرداروں، زمینداروں، و زمینداروں میں کسلا بعد کسلا منتقل ہو رہی ہے اس کی بڑی وجہ عام انتخابات میں رکن نظام ہے۔

رکبہ کی بھی انگریزوں ورن پر مدد سے چنے گئے مقامات و زمین کی کم قیمت خرید کے ذریعے شہر ہوتی ہیں تو ان میں جو کچھ ہمارے ورن پر ہمارے ہوتے ہیں انہیں نے بھی اس پر غور کیا ہوتا ہے اس صورت حال میں ”نجات گاہیں“ کیا ہوتی ہیں، کچھ بہت کم ہیں۔ میں جب اس خطہ زمین میں گئے وہیں پر ختم ہوا تھا تو مجھے رسول اللہ ﷺ کی یہ بات یاد آتی ہے۔ ”پہلے اپنے صاحبزادے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہوا تھا۔ میں آپ ﷺ کو دیکھ کر ہر ایک ہمارے ہاں آپ ﷺ نے مجھے میری صحبت میں ہندوستان میں پیدا ہونے والے اپنے بھائیوں و ساتھیوں کے بارے میں بتایا کہ جو صدیوں بعد ہمارے پیدا ہوں گے۔ انھوں نے مجھے دیکھا ہوگا نہ ہی انھیں میری صحبت میں نہ آئی ہوں۔ مگر وہ آپ ﷺ سے زیادہ مجھ سے محبت کرتے ہوں گے۔ یہ دُکھ اس دور میں جس شکل میں ہیں اس سے اللہ ورس کا محبوب ﷺ ”وجہ تشریف کا نعت، رحمت معائن، عالم مرتب حضرت محمد ﷺ سے تشریف لے کر رہے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ بابا جی عنایت اللہ صاحب زید پاک ﷺ کے صدقے میں ورن پتھن پاک کے طفیل پناہ و راز و مقدمہ ”ہمارے حکومت و سرکاری جہتوں کے ذریعہ“ جیت جائیں۔

ڈاکٹر صدق حسین



بابا کی معایت اللہ



بہارِ نبویؐ میں ہرگز نہ ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ سے کچھ کم ہو

ix

صفحہ

قوم کا سچا رہنما

نوشتہ وقت

وہ وردی کی آڑ میں عوام کے حقوق سب برباد کر دیں وہ جسی معاف نہیں کرتے ہیں زندگی، طیری بد قماش، پیوروں ڈکوں و زنجی ڈکری
 و بوں کی جمہوریت کو بھی آڑے ہاتھوں بیٹے ہیں۔ میٹشن و رشوت خور سیاست دانوں کا اس طرح وہ پروہ پاک کرتے ہیں، اس کی مثال
 بھی خالص ہی نظر آتی ہے۔ بالمشہور جمہوریت کے نام کی جزبہ شہیلہ اس و عدائی طرز پر نافذ کیا جائے۔ اس طرح ایک شخص نے ٹھہر
 حضرت عمر فاروقؓ کا وقت ہے یہ سب کیا تھا کہ آپ کے پاس وہ پارسی کہیں سے آئیں۔ کیا ان کوئی شخص صد مملکت ہے یہ پوچھ
 سکتا ہے یہ صرف ایک بیروین سے تھی وہاں کی کیا؟ کیا ان کوئی میاں فوڑا یا شریف و مریمیاں شہزادہ شریف سے پوچھ سکتا ہے کہ میاں
 صاحب نے اس کی صرف بھٹی سے تھی میں، اتنے کارنامے کرتی جا رہی ہیں کیسے ان میں؟ بابائی اس جمہوریت کو، بونے کے لیے ایک
 ڈھان بھگتے ہیں۔ ان کے خیال میں جتنی سب غیبت اور پورے زور جمہوریت ان پاکستان میں نافذ ہے اس کی مخالفت ہم محبت و امن
 پاکستان کو رہی پائیے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس جمہوریت نے ملک کو کمال برادیا ہے۔ سیاست دان جمہوریت کے نام پر ملک کو ہٹ رہے ہیں
 اس جمہوریت میں غریب کی آواز صرف اب بلی ہے بلکہ ختم ہو گئی ہے۔ سفید پوش مہنگائی اور رشوت کے بازار میں اس کے رہ گیا ہے۔
 ہماری خادجہ و راجہ پائیاں فن سوئی ہیں۔ چٹائی بلز ناقابل برداشت ہیں، سیاست دان بک رہے ہیں، بجلی آریوں پر شرمندہ
 ہونے ورمندہ چھپانے کی بجائے امر کے ورموں پر غرور مٹا رہے ہیں۔ بابائی اس نوٹس جمہوریت نے قوم کو گاہ برونے کے لیے
 اپنے قدم کوتیز دھا توڑی طرح آنتوں کرتے ہوئے ان جمہوریت کے بھوکے ورموں کے رقوق سے پردہ اٹھاتے ہیں۔ میں ذاتی طور
 پر سمجھتا ہوں کہ میکٹر وک میڈیا کے اسٹنڈرڈ پر سنسنی کی کتابوں کا مطالعہ کر کے ان کے موضوعات پر بحث کریں تا کہ عوام کی آنکھوں سے
 جمہوریت کی کان پٹیاں تاری جائیں۔

بابا جی عنایت اللہ



نوشتہ وقت

قوم کا سچا رہنما

صفحہ

x

بابا جی ۵ صنف ملی ۵ صنف کے تئیں تہیں ان کے ماہ ۵ حضرت سچ مہ ملی شو ۵ حضرت شو ۵ عبد مصطفیٰ بری ماہ حضرت ماہ میں محمد حسین باٹ ماہ میں بری کا نوں ۵ و سرکار حضرت کما بابا حضرت شو ۵ حضرت ماہ محمد یوسف جیل ۵ حضرت رہہ محمد مرثیہ جنوں کی حد تک محبت کرتے ہیں، وراں کی یہی محبت مجھے بھی بابا جی عنایت اللہ صاحب کے قریب رہنے کا سبب بنی۔ اس درویش منش شخصیت نے زندگی کی حقیقتوں کو بڑے قریب سے دیکھ کر پرکھا ہے۔ وہ زندگی کے تمام نشیب و فراز کے ہاتھ ہاتھ جمہوریت اور ڈکٹیٹرین کے بھی تمام فرقہ فریب سے آگاہ ہیں۔ انہوں نے قوم کی رہنمائی کرنے اور سچے پاستانی ہونے کے جذبے سے سرشار رہ کر کم و بیش اردن کے قریب آتے ہیں کھڑی ہیں۔ لیکن ہمارے حکمران اور سیاستدان چاہے کسی بھی سیاسی پارٹی کے تعلق رکھتے ہوں وہ جمہور کی کو بطور احوال تعامل کر کے دین ۵ دنیا کے بارے میں مجھے یہ قوی یقین ہے کہ ایک دن اس قوم کو کھڑے کر دیا جائے گا۔ اس وقت رقم یہ بابا جی عنایت اللہ صاحب اس دنیا میں ہوں گے یا نہیں۔ میری ذاتی خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا بھی ہے کہ بابا جی عنایت اللہ صاحب اپنی زندگی میں ہی اپنی تحریروں کا اثر دیکھ رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر دراز کرے اور وہ اس قوم کی رہنمائی فرماتے رہیں۔

دعا گو

ملک فداء الرحمن راول ٹاؤن اسلام آباد

بابا جی عنایت اللہ

جب دامنِ امن میں نہ ہو تو امن کیسے آئے گا؟

نوشتہ وقت

کیس نمبر آ کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

صفحہ

1

مدعی: بابا جی عنایت اللہ بنام: حکومت پاکستان اور تمام فوجی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کے نام

نمبر ۱۔ فوجی ڈائریکٹر صدر پاکستان نمبر ۲۔ وزیر محکمہ پاکستان نمبر ۳۔ چیئر مین ایٹ نمبر ۴۔ چیئر مین قومی صوبائی مہلی ورنے مہلی نمبر ۵۔ چیئر مین پارٹی زرا ری روپ نمبر ۶۔ چیئر مین پارٹی شیر پور روپ نمبر ۷۔ مسلم لیگ (ق) چیئر مین شجاعت حسین نمبر ۸۔ مسلم لیگ (ن) نوڈل چیئر نمبر ۹۔ مسلم لیگ ق چیئر نمبر ۱۰۔ عوامی مسلم لیگ چیئر رشید نمبر ۱۱۔ استقبالیہ پارٹی صفحہ نمبر ۱۲۔ نصف پارٹی عمران خان نمبر ۱۳۔ نیشنل عوامی پارٹی سندھ یاروں نمبر ۱۴۔ میر یونس عارف حسین نمبر ۱۵۔ جماعت اسلامی فضل رحمان نمبر ۱۶۔ جماعت مدنی سید مہر حسن نمبر ۱۷۔ اہل سنت و جماعت مولانا میں نورانی نمبر ۱۸۔ اہل تشیع جماعت مہجنتوی صاحب و دوسرے سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ کے رہنماؤں کے نام۔

مسکول عیہان

عنوان۔ قرآن حکیم اور ۱۹ کا آئین اور اسلام کا غلاف نہ کرنا ایک گھناؤنا نظریاتی مٹی جرم ہے۔

کیس برائے ضروری سماعت پیش ہے۔ اختصاری خلاصہ۔

نمبر ۱۔ پاکستان کس سے بنا یا تھا؟ مذہب شریعت مغربی جمہوریت آمریت بادشاہت یا فوجی ڈائریکٹر کے سر کے نئے حکومت کیسے کیا قرآن حکیم کے آئین و رسد و دستور حیات، نظام حیات، تعلیمی نصاب و دینی تعلیمی اداروں سے اسلامی روشن ضمیر کردار و تشخص اور رسد و دستور حیات کے مطابق امت مسلمہ و مسلمانوں کے اصلاح و رہنمائی میں تہذیب و تمدن تیار کرنے کے لیے!



نمبر ۴۔ پاکستان کس لیے بنایا گیا تھا؟ آمریت بادشاہت یا مذہب شمس مغربی جمہوریت کے غم کے فوجی سیاسی حکومتوں کے قمران عظیم کے انہیں، نظریات کے خلاف پہلی مہم کے تخلیق کردہ غم کے نظریات، مضامین، کتابیں، تعلیمی نصاب، مخلوط طبقاتی تعلیم، مخلوط طبقاتی تعلیمی اداروں سے مخلوط طبقاتی معاشرہ، مخلوط طبقاتی حکومتوں، ان مخلوط طبقاتی مراعات یافتہ فوجی شاہی، منصف شاہی، فسر شاہی کا شاہی طبقہ، مخلوط طبقاتی باطل، غاصب، استعانی فحاش بدکاری زنا کاری کے ہاریدرز، مغربی فحش کلتور ررنے کیلئے معرض وجود میں آیا گیا تھا۔

نمبر ۳۔ پاکستان کس لیے بنایا تھا؟ ہندوستان سے ہجرت کرنے والی ذاتیں برہمن، شتربن، چھ باتا اور میٹوں کو ہندو، سکھوں کے برعکس بنانے، ان کی محنتیں امانت دینے، ان کے غمخیزوں کو بچنے، ان کے بچے پیدا کرنے، اپنے بنتے بنتے گھر، ہم سب کا مکتب تھے، اپنے گد و جد کی قبریں، ہر قسم کے مسائل و متاعِ معلوم بچے بچیوں پر، وزن کے قتل، مردوں نے جتنی عظیم قربانیوں کو دی ہے، ان کی تمہیں۔ قرآن حکیم کے نصریات و فراموشی و اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم کرنے کے لیے یہ مسلمانوں کو مذہب شن مغربی جمہوریت کے نئے حکومت کے آخر کے نظریات میں کنورٹ کرنے کے لیے دی تھیں۔

نہجہ۔ کپیپسٹن کی آزدگی غمخیز کوس ہر زمین کے کھانے کا نام ہے؟

کیا عمریز کا مذہب ش مغربی بہہ ریت کے غمر کا جھلکا مانا، استحسان نظام حکومت جو اس نے مفتوحہ ملک کے عوام سناس وقیدی و محکوم بنائے مسط کی تھا اس کو جاری رکھنے کا نام پاکستان ہے۔

یہ غمگین کے جاگیردار، مایہ رنڈ، رولہ کی حکومت پر جا رہا، دہری جا رہی رکھتے، دوسرے بڑے مسلمان، دہرائی، نیوں کو محروم کرنے، قیدی بنانے کا نام پاکستان ہے؟



صن

کیس نمبر ۱۔ کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

کیا حکومتی والہ سارہ روزمرہ میں اپنی خدمت کے لیے چلتے ہیں یا طلبہ لوگ؟ درحوم سنیں وہ کی مدت سے محروم رہنے کیلئے چلتے ہیں۔ !
 نمبر ۵۔ کیا قرآن حکیم ۱۹۳۵ء کا مضمین در عدم کے خلاف فی بات رہنے والے اس مسجد کے طلبہ کا خیال ہے، سو تو، شاہی حدیثات
 کے موصوفوں کے مقابلے رہنے کا نام قیام پاکستان ہے یا قرآن حکیم کی روشنی میں مجلس شوریٰ مبنیٰ اسلامی جمہوریت کے ذریعے مذہبی
 کی حاکمیت کو قائم کرنے کا نام قیام پاکستان ہے

مدی۔۔۔ بابا جی عثمانیت اللہ

فون نمبر۔ ۵۱۷۷۹۸۴۔ ۳۳۳۔



جب دامنِ ابرو کی تھمیں نہ ہوتی تو مہرہ کی سیماں کیسے!

صفحة

کیس نمبر ۲۔ کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیورمی

نوشتہ وقت

مدنی: بابا جی عثمانیت لہد

بنام: حکومت پاکستان، ۱۸ سیاسی رہنماؤں اور فوجی ڈیٹیہوں کے خلاف۔

مذہب۔ پاکستان مسلم لیگ کے نام پر معرض وجود میں آیا لیکن پاکستان کے عوام و رتن کی انہیں گمراہی کے ذریعے طرح مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے غم کے یہ ہیں بتائیں۔ مذہب شیعہ جمہوریت کے نغمہ کا جو نام مذہب شیعہ جمہوریت ہے۔ قرآن حکیم و احادیث کے آئین کاغذ کا تدوین کیا ہے۔ بد فطوری طور پر مذہب شیعہ (پھر مذہب شیعہ) کے مطابق اوقات و رتن میں نے مطابق کارہ فی عمل میں لائی ہے۔

نمبر ۱۔ پاکستانی فوج ملک کا ایک قیمتی اور معمول اور وہ سرمایہ ہے۔ یہ ملک کی حفاظت کرتا ہے۔ ملک کے تمام شعبے اپنی اپنی جگہ پر اپنی خاص اہمیت رکھتے ہیں مین فوج پاکستان کا شعبہ ان سب شعبوں پر اپنی مخصوص فوقیت رکھتا ہے۔ اس کی سپاہ مجاہد کی طرح ملکی حدود کی نگہبانی، بیرونی حملہ آوروں سے پیچھے زما، مرد و زن کی جانوں کی حفاظت، ماؤں، بیٹیوں کی عصمت و عفت کے تحفظ کا فریضہ ادا کرتی ہے۔ اس کے علاوہ نصر یاتی و ملکی حدود کی حفاظت فوج پاکستان کے حبیب فریضہ کا بیڑا بنی رہی ہے۔ فوج پاکستان کا ہر سپاہی مجاہد، غازی و شہادت کی زندگی کا رشتہ بھی ہے۔ مین قرآن حکیم کے آئین کے باقی سپاہیوں کی فائیتوں و رکن کے کورمانڈروں نے تمام پاکستانی فوج کی عظمت و عزت کو رسوا کرنے کی کوشش کی ہے۔ دنیا کے اسلام کی تاریخ پر ایک سیاہ و اہلہ لگا دیا ہے۔ انھوں نے پاکستانی مسلمانوں کی نسوں کو چند سیاہی میں ہی جھونک دیا ہے۔ جنہوں نے مجرموں کے من و مکر پر مشتمل شرمناک شہادت کے فخر میں تبدیل کرنے، دین محمدی علیہ السلام کے عملی طور پر خراف کا عمل جاری کر رکھا ہے۔ یہ جتنا نا عمل فوج پاکستان کی مذمت و رب حرمی کا سبب بن رہا ہے۔ کیا اسلام کا انکار کسی فوجی یا ایٹم کے خیریت کا حصہ نہیں تھا۔ اس کی وجہ کیا ہے؟



بابا جی عنایت اللہ

پاکستان کے پہلے وزیر اعظم



5

صفحہ

کیس نمبر ۲۔ کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

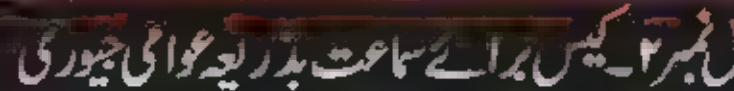
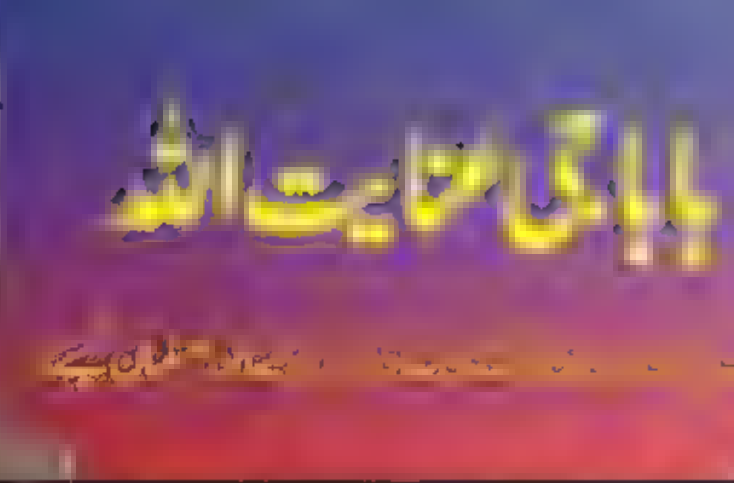
نوشتہ وقت

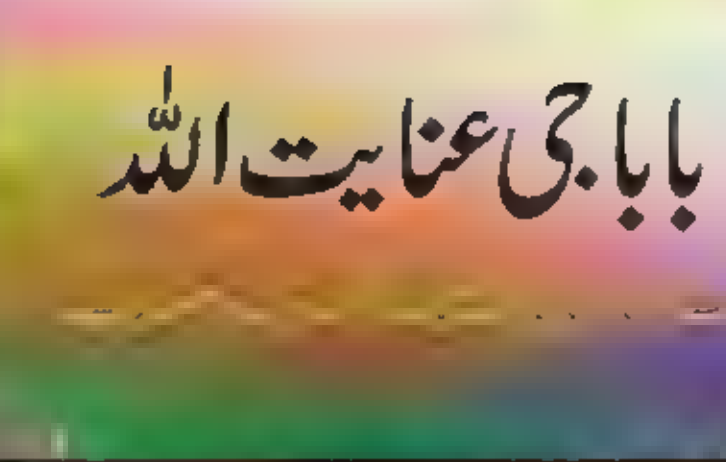
نمبر ۲۔ بابا جی عنایت اللہ میں پورا رشتہ لگ چکے ہیں۔ پاکستان کا سب سے پہلا مارشل لاء ایفمنٹ فیڈریشن اور خود ساختہ فیڈریشن مارشل محمد یوب خان تھے۔ جب قوم نے نئے مغربی جمہوریت کے غم کے نظام حکومت، اس کے معاش و معاشاتی، سوسائٹی، تعلیمی طریقہ کار، اقتصادی جرنیل و بیسٹن کے بحرمانہ حکومت کے خلاف اپنی ٹیشن کی قوت سے حکومت چھوڑ کر ریاست حاصل کر لی۔ مسلمانوں کی حیثیت سے اس پر تھیں فوجی ڈیکٹیٹر، یوب خان نے اس مال سے حویل سے تک دم کاغذ نہ کیا۔ اس پر وہ پتہ تو سب کا نفاذ کر سکتے تھے۔ مذہب شریعت مغربی جمہوریت کی قیام، تعلیمی نصاب، تعلیم، تربیت، ترقی، رے کی طرح کے آئین و منشور کے بارے میں قیام کے آئین و منشور کے خلاف تیار رہتے رہے۔ مدت، اس کی تلیں قرآن حکیم کی تعلیمات کی تہذیب کی بجائے مذہب شریعت مغربی جمہوریت کے غم کی تعلیمات کے چکر میں بدلتی گئی۔ یہ جرم عظیم فوجی ڈیکٹیٹر کا مذہب بنا۔

نمبر ۳۔ فوجی ڈیکٹیٹر محمد یوب خان نے ملک و ملت ایک دہریہ فوجی ڈیکٹیٹر کی خان کے سپرد کر دی۔ بدقسمتی کی انتہا یہ تھی کہ یہ ڈیکٹیٹر سب کے نشے میں دھست، دستور کی تعمیل کی زندگی میں مگر رہتا تھا۔ وہ حکومتی فرائض کو کرنے سے جاری و راجع تھا۔ ملک کے باہر جو قوم کو سیاسی رہنماؤں کے رہنے میں بدترین رہنماؤں نے اپنے قتل کے حصول کے لیے کھوکھلے غموں، جھوٹے مدعوں میں پھنسا دیا۔ انھوں نے جو موصوبہ کی تعصب کا زہر پایا وہ ملک کو دھت کرنے والی بحرمانہ سچ میں جتنا رو دیا۔ فوجی ڈیکٹیٹر نے مشرقی و مغربی پاکستان میں مذہب شریعت مغربی جمہوریت کے غم کے نظام حکومت کے ٹیشن رو دے۔ مشرقی پاکستان میں عوامی یک، مغربی پاکستان میں پیپلز پارٹی نے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ عوامی یک کو ممبران کی مدد کی برتری حاصل تھی اس وقت کے فوجی ڈیکٹیٹر کی خان نے مغربی پاکستان کے وہ مفقار علی جنو کا ہاتھ دیا۔ عوامی یک کو حکومت بنانے کا موقع فراہم نہ کیا۔ عوامی یک اور پیپلز پارٹی کی قتل رے چپقلش نے مشرقی پاکستان کے عوام کو مایوس کیا۔ انھوں نے حقیقت کیا، آخرت و غم کی راتیں کی چپقلش نے اپنی حالت پیدا کر دی۔



facebook.com/babagee.inayatullah

[illegible]



facebook.com

بابا جی عنایت اللہ

جب دامنِ امن میں نہ ہو تو امن کیسے!

نوشتہ وقت

کیسل نمبر ۲۔ کیسل برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

صفحہ

9

ملا کون سی سی فوجی دستہ رہا ان کے معاشی معاشرتی قتال و رقصہ جبر کی نگری کی ذیل کا قیدی بنا دیا ہے۔ سو۔ برہمچو، ان کی نسلیں مغربی جمہوریت کے فوجی سی سی جرموں کے مخلوم قیدی و بدترین غلام بنائے گئے ہیں۔

نمبر ۸۔ مغربی پاکستان کی وفاقی حکومت اسی طرح قیام رہی۔ اس کو پارہوں صوبوں کو تسلیم کرنے کی ذمہ داری سنبھالی گئی۔ اس کے حکم میں۔ وزیروں بشیہ میں کی قید و بزرگائی گئی۔ ان کے ساتھ ایک سینٹ کا سپریم رہا بھی ان کی نگرانی کے لیے مسلح رہا کیا گیا۔ اس طرح سی سی فوجی حکومتی مجرموں کے مرگات یافتہ شاہی طبقہ کے چیلڈونے مل رہے ہیں۔ ڈاکو، ڈاکو، ڈاکو رہا ہے۔

قتل کی نوک پر سی سی فوجی حکومتی ولہ کے مجرمانہ رویہ کی نیسوں یا پہلی مہم ان کی کشت کرنے کے ہر دم تو فوجی رہا ہے۔ ہر روز ان کی تلوں میں مرقیوں و رشانی سرکاری ہویات برہانے کے کاسے قوانین مسئلہ برک عوام کا معاشی معاشرتی قتال کرتے رہے ہیں۔

عوامی اس پر ان کے شاہی خراجات کا بوجھ بڑھتا جا رہا ہے۔ پاکستان سرف حکومتی ولہ نے مرگات یافتہ شاہی طبقہ کا ملک بن کر رہ گیا ہے۔

نمبر ۹۔ حکومتی ستموں مجرموں کے ساتھ رہا مخلوم، مجبور، بس غلام و مرند۔ جب ش مغربی جمہوریت کے غم کے پنجرے میں بند و مقید عوام کے جسد سے قتل کی نوک پر معاشی خون کا آخری قطرہ نکلتا چلا رہا ہے۔ یہ وہ انتظامیہ و عدلیہ اور فوج کے ذریعے غاصبانہ ستموں قوانین کے تحت قرآن حکیم ۱۹۳۳ء کا آئین و سلام کے نفاذ کی بات کرنے و زانہ کے عوام کو غاصب رہا تا، سفیہ ہستی سے مٹا تا، فردی و اجتماعی قتال رہا تا، تھامیہ کے کسی بھی محب وطن کے خلاف رجسٹرڈ جموں کیس بنا تا، جموں کی فیکٹری و روڈ لرو تا، عدلیہ سے ان جموں کیسوں کی فیکٹری کے مطابق ان غاصب جموں کے بچے فیصد رہا تا، مذہب ش مغربی جمہوریت کے ستموں نہ مکتوب، بخت چلا رہا ہے۔ قرآن حکیم کا سدھی ندر یہ جمہوریت (شورنی جمہوری نظام) اس کا تذکرہ ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

پیشوا مسلمان ہے



10

صفحہ

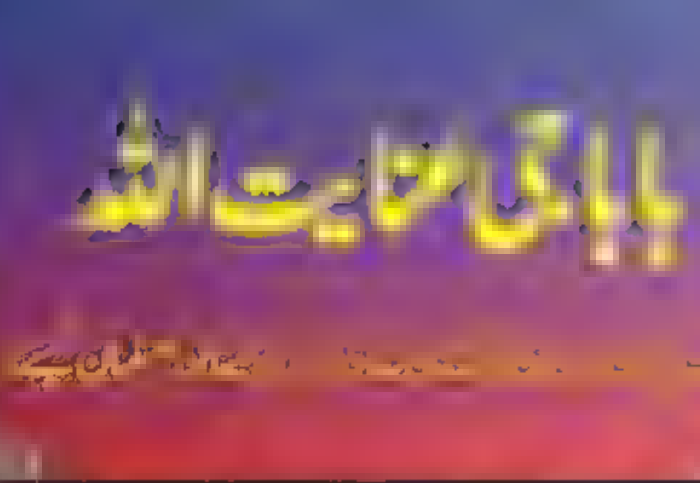
کیس نمبر ۲۔ کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۱۰۔ مذہب شمس مغربی جمہوریت کے کفر کے مجرمانہ استعمالی قوانین کے ذریعے سیاسی فوجی حکومتی دور، انتہائی مہمان کی تعداد، سدھ کی برتری کی کثرت رائے یہ فوجی ڈکٹیٹورس کے رد کی بنیادوں سے اپنی من مرضی کے مطابق بڑھاتا رہا ہے۔ اسی طرح یہ سپر نچرل حکومتی دور۔ اپنی طبقاتی شاہی تنخواہیں، سرکاری شاہی محل، شاہی ایوان، شاہی کاروبار شاہی سہولتیں، بانٹ پر وہ قیمتی کاریں، ہتھیاروں مراعات اور اپنی حفاظت کے پرہیزگاروں کا ان گنت ساف، ان کی زندگی کے شاہی لوازمات ہیں۔ پاکستانی عوام کو مذہب شمس مغربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی نئی کے پنجرے میں مقید اور اس کے قانونی شکنجوں میں بری طرح جکڑ رکھا ہے۔ صوبوں میں ایمری کے وفقی میں ایم این اے، سینیٹ میں اعلیٰ سلسلے کے سیاسی مجرموں کے مہمان کا جو ملکی خزانہ، ملکی، مال، دولت اور تجارت اور زندگی کی طرح چوٹ چکا ہے۔ جب پا میں جتنا پائیں اپنے والد امر مراعات یا فائدہ شاہی طبقہ اور تنخواہیں، سرکاری شاہی سہولتیں بڑھاتی خزانہ سے ملتے جلتے ہیں۔ ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں۔ عوام فوجی سیاسی حکومتی والدہ ان کی فوج شاہی منہ لف شاہی افسر شاہی کے شاہی طبقہ کے ماحولوں نے سوہ روہ عوام کو بری حال بنا رکھا ہے۔ پائیس رنجر فوج کی سپاہ کے ذریعے ہائیڈرو عوام ان کی کامیابی معاشرتی قتال جاری کر رہا ہے امیڈیا کے انٹرنیٹ، اخبار نویسوں، کالم نویسوں، تنقید نگاروں ذرائع ابلاغ کے مہنگوں و حقائق کی روشنی میں عوام ان کی کو بیدار کرنا، استحصالی دور، طبقہ امرائے استحصالی نئی حکومت کو قلم برنا ہوگا۔

نمبر ۱۱۔ ملک ان کی عدیت اور ملکی خزانہ ان کی پائٹ منی بن چکا ہے۔ جو چھان کے پاس منشیوں کی شکل میں ہے وہ سوہ روہ عوام کی عدیت ہے۔ آج تک مذہب شمس جمہوریت کے کفر کے استعمالی ملکی خزانہ حکومتی دور نے مذہب شمس مغربی جمہوریت کے مجرمانہ استحصالی نئی حکومت کے استحصالی طریقہ کار سے ملکی وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن، تجارت اور خزانہ کے محروم کرتا رہا ہے۔ ملک وہ سخت بر کے پر صوبائی حکومتوں اور ایک سینیٹ کے حکومتی عہدوں اور سرکاری عہدوں پر یہی دورہ اور ان کا مراعات یا فائدہ شاہی طبقہ کو بخش ہوا۔

[illegible]



نمبر ۱۴۔ اسی سیاسی مذہبی مجرمہ مقتولہ نے ۹۴ء میں رپہستانی سپاہ ہندوستان کی فوج کے سامنے ہتھیار پھینک کر مجبور ہو گئی۔ مادی تاریخ کو مسخر کر رکھا گیا۔ ۹۴ء میں رپہ فوج پاکستان کی سپاہ ہندوستان کی قیدی بنا دی گئی۔ حالات و واقعات کی روشنی میں عوام و دوسری تمام سیاسی جماعتوں کے سیاسی رہنما اس ذہنیات کی شکست و مرہہ نہ انھیں ملے جو وہ اس کسانو کی مارش کا ہیرو سمجھتے تھے۔ اس کے خلاف ایک خوفناک جتنی ٹیشن ملک میں ابھری۔

نمبر ۱۵۔ سیاسی مخالف رہنماؤں نے جنرل ضیا الحق کو ہاتھ دیا۔ جنرل ضیا الحق بھی مجرمہ مذہبی مصلحت کے مجرمہ سیاستدانوں کے ہتھوں میں بیٹھ کر پاکستان کا تیسرا مارشل لا ڈیکلار کیا۔ تمام سیاسی مجرمہ اپنی عافیت و قید و بند کی خاطر اس کے ساتھ جمع ہو گئے اور پھر اس حکومت میں شامل ہو گئے۔

اس مال ٹیکس کے ہاتھوں میں حکومت کے مزے و تے رہے۔ پہلے تمام معاشی و معاشاتی تہہ و تم و قتل کو حسب اتور مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے ہارس بریڈنگ و رنڈرینڈ ورت کے ذریعے معاف کر دے اور مزید اس مال ٹیکس کے ذریعے اس کی تان رقم کرتے رہے۔

نمبر ۱۶۔ اپنے دور حکومت میں فوجی ہیکینہ جنرل خیا حق نے مساجد تعمیر کروائیں۔ وہ اسلام کا امینی بن رہے تھے۔ انہیں اس نے بھی ملک پر مذہب
ش مغلربی جمہوریت کے جھنڈے کے تحت ملحقہ حکومت کو مہم پر مسلط رکھا۔ ایک منافق کی طرح ملک میں مذہب ش مغلربی جمہوریت کے غم کا نظم
اور جمہوریت کے غم کے بعد بے جا رہ گئے۔ بروقت سن حکیم و سلسلہ کا مین دور اسلام مانڈ رہا تھا تو اس کا نام مل وطن کا اور وزیر بن جاتا
انہیں یہ اس کا تعیب نہ بن اس نے بھی وطن میں نہ بھال نہ کیا۔ نہ ہی حکومتی نوں اور رعایا کی فلاح کا خیال نہ تھا۔ نہ ہی خزانہ کی بھرموں سے
محمود کیا۔ نہ ہی مغلربی پاستان کی اصل حکومتی نوں بھال کیا نہ مذہب ش مغلربی جمہوریت کے غم کے نظریات کو بد، نہ تحقیق کی مگوہ۔ وہ
بھی یہی ٹولہ کے بھرموں کا قہقہہ بن رہی ہو رہا تھا۔



نمبر ۱۸۔ اس کے بعد پیپلز پارٹی کی رہنمائی نئی پاکستان وپس لوٹیں۔ مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے تحت مناق ورفقہ پرور مجھ مانہ تھیں
نئی حکومت کے یٹشن ہوئے۔ تمام دن وقت جائیداد روئے پیپلز پارٹی میں شامل ہوئے پیپلز پارٹی نے ذوالفقار علی جھوٹو کی موت وکیش
روئے۔ ملک کے تمام زروری، بخاری، شاری جائیداد روئے، تاکہ بارہ تھیں حقیقی مجھ مانہ غریبوں کی پیپلز پارٹی میں آئے ہوئے۔ مسموم
، مادہ وچ موم ووتھو کہ اپنے کے یہ ذوالفقار علی جھوٹو کی پنے۔ ورہاں مانع وچہ تے وہ یا کیا۔ اس ملک میں مانع وچہ رقبہ جمع کی۔
مے محل جیسی، نیا جہ کی قیمتی ملاک خریدیں۔ روٹی پنے کے جہاں میں چھٹی جہتی موم کے پنے کے تارہاں سونکا ورہو کہ روئے۔ حکومتی شہی
چاگیر دار، سر مایا دار ٹوالہ نے مل کر ملک کو خوب لوٹا۔

نمبر ۱۹۔ عوام یک ہار پھر س گھنہ نے ہموکے میں سے۔ پیپلز پارٹی نے ان بنا پر کمیشن جیتا اور حکومت بنائی۔ زرداری، بخاری، شاریوں نے
وٹ مار چینی۔ زرداری نے وزیر مضمرباہ میں میں میں کے گھر سے باندھ دیا۔ ملک میں رشوت کاران چایا اور علی غرض نہ دیا۔ مسٹر آصف
علی زرداری مسلمان پر سنٹ کے نام سے دنیا بھر میں مشہور ہو۔ سوس بیک بھرے، ہر کے نکل شریہ۔ مذہب ش غریبی جمہوریت کے گھر کے
مجرمانہ نئی حکومت کے ورثوں نے قرآن حکیم کے نجات دہی ت میں بدل برزھوی۔ اس حتمی نو۔ ورن کے ماحات یافتہ شاہی طبقہ نے خوب
وٹ مار چینی۔ حیات پید ہوئے کہ ان کے اپنے منتخب شدہ دودھ مملکت مسند فروق محمد غازی نے ب نظیہ جسو کی پیپلز پارٹی کی حکومت کو ختم
کر دیا۔ مسٹر زرداری ورن نظیہ جسو ورن سے غسک مجرم ٹوایہ عوام کو ہوک لگ دے ہر ملک کا اس وقت تک۔ رہ بھاگ گیا۔ اس کے باب و
ہم قسین اس کے ساتھ غریب میں حاشا نہ زندگی نہ رہتے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامنِ ایمان میں نہ ہو تو اس میں کیا امن کیسے!

نوشتہ وقت

کیسل نمبر ۲۔ کیسل برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

صفحہ 14

نمبر ۲۰۔ مذہبِ شیعہ بنی جمہوریت کے نعرے مجرمانہ نئی حکومت کے پھر نکاشن ہوئے۔ نورث ایف نے چیپلز پارٹی کے صدر نوں کی دست کھوس، ان کے علم و وجہ کے خلاف وزیرِ حنی در حاکم کے خلاف کی بات کی۔ عدس و مساوت، عدس و انصاف، قلم کرنے کا نعرہ لگایا۔ عدس کے نام پر بہت بڑا مینڈیٹ لے کر کامیاب ہوئے۔ اس کی حکومت قائم ہوئی۔ ہندوستان نے سنی، مہاکہ کیا، عوام سنی، مہاکہ کرنے پر بند ہوئے۔ سنے پاس کوئی راستہ نہ تھا تو وہ "مہاکہ" بتایا، اپنی حکومت قائم رہا۔ اس جمہوری کی بنیاد پر سنے، مہاکہ لگایا۔ عوام خوش ہوئے۔ لیکن وہ اپنے وعدوں کو بھول گیا۔ اس وطن کے ساتھ یہ ہوئے وعدہ کیا۔ دستور کے ماتھے پر لکھا ہے کہ "مجموعہ ہندو" کے بارے میں کچھ نہیں لکھا ہے۔ وہ اپنے وعدے جھوٹے یا نپٹاتے نے اپنا عمل کر دکھایا۔ وہ ذلیل و خوار ہو کر رہ گیا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویر مشرف ملک پر مسلط ہو گیا۔

نمبر ۲۱۔ سیاسی و فوجی حکومتی حالات سے ۱۹۷۱ء تک پاکستان، غیر "میں" کے جمہوریت کے نعرے لگائے چکے ہیں۔ ۱۹۷۱ء میں "میں" عدس کی روشنی میں مرتب ہو جو "تک" پاکستان میں مذہبِ شیعہ بنی جمہوریت کے فوجی سیاسی رہنماؤں و فوجی مجرمانہ ڈکٹیٹروں نے رت نہیں ہونے دیا۔ مذہبِ شیعہ بنی جمہوریت کے نعرے لگائے گئے۔ تمام حکومت، اس سے معاشی و معاشی اثراتی اثر پذیر رہتے ہیں۔ جو ملک و مملکت کی تباہی کا باعث بنتے ہیں۔ اس کا تذکرہ رہا، اس جمہوری نئی حکومت کو "میں" رہا، ورق "میں" حاکم، تو مقدس مافذ عمل رہا، اس مذہب کش جمہوریت کے گیند کا، حق ہے۔ اس حقیقت سے اس میں نہیں ہے کہ۔

نت۔ کیا پیغمبرِ خدا کا دیا ہوا الہامی علم تمام علوم سے اولیٰ نہیں ہے! ب۔ کیا پیغمبرِ خدا پر نازل کی ہوئی جاہی کتابوں زبور، انجیل، تورات، انجیل مقدس یا قرآن حکیم کا الہامی تعلیمی نصاب یا مذہبِ شیعہ جمہوریت کے سیاسی، شعروں کا تخلیق کردہ تعلیمی نصاب افضل ہے!

پ۔ کیا پیغمبرِ خدا کی زبان سے نکلے ہوئے حقائق مبارک افضل ہیں یا سیاسی کاروں کے منہ سے نکلے ہوئے حقائق و اقوال! ت۔ کیا بزرگانِ دین کے فرمودات افضل ہیں یا سیاسی رہنماؤں کے تیار کیے ہوئے اسمبلیوں کے فرمان!



بابا جی عنایت اللہ

پیشوا، صدر اعظم، وزیر اعظم، قائد اعظم، قائد مسلم لیگ، قائد پاکستان



15

صفحہ

کیس نمبر ۲۔ کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۲۲۔ کیا قرآن حکیم کا معنی یہ ہوا کہ میں، ۱۔ توحیدیت، ضابطہ حیات، نظام حیات، نظریات، ازواجی زندگی کا نظام، نکاح مبارک، میاں بیوی، ماں باپ، بیٹی بیٹا، بہن بھائی اور خاندان کے تمام رشتوں کی آمانی، ان کی عزت و عظمت کا سیکھ، معاش اور معاشی ذمہ داریوں کا نظام۔ پھر پورا ریواری کا نظام، حقوق سواں اور شہرہ حیا کے جندوں کا نظام۔ سمیت و منیت کے تحفظ کا سبب نظام۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کا نظام۔ توحید پرستی اور حضرات ابراہیم علیہ السلام، ان کے دین، ان کی مسرت و تمام اہل کتاب و پیغمبران پر درود و مصروفہ کی عبادت کا سیکھ۔ نیکی اور بدی، گناہ و شائب کا نظام۔ یہ اثرات کا نظام، دنیاوی و بانی کا بنی۔ حقوق خدا کے لیے بضرر اور نفع بخش ہونے کی مبادی کا شعور۔ خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کے معنی کا علم۔ غور و فکر کرنے کا علم۔ اخوت و محبت جیسے اہم عظیم اصول۔ مافی تقدس کا سبب کا علم۔ انفرادی اور اجتماعی زندگی کے حقوق ادا کرنے کا دستور حیات، ضابطہ حیات۔ اس میں اترنے اور اترنے کے نظام حیات کا علم۔ قدرت کے اصولوں سے آگاہی اور ان کی نگہبانی کا علم۔ زندگی اور موت کے کھیل کا علم۔ انسان کا اس جہان رنگ و بو میں ایک مسافر کی طرح صرف کرنے اور جانے کا علم۔ ابد و احوال کا علم۔ کیا اعتدال و مساوات اور عدل۔ انصاف و قوت نمونہ کرنے اور اس کی افادیت سے کامی کے علم پر مشتمل قرآن حکیم کی اہم قیامی نصاب، اس کے نظریات اور اس کی تعلیم و تربیت، اسکے قیامی ادارے، بنی نوع انسان کی فلاح کے نصاب میں!

نمبر ۲۳۔ سپریم کورٹ کی عدالت میں آئین اور اسلام کے خلاف کایس طویل حصہ سے اتوار کی بھٹی میں مجلس رہا ہے۔ فوجی ڈکٹیٹ ہوں یا مغربی جمہوریت کے ایشیائوں کے باہر، اوروں، مایہ دار استعماریوں کے مظاہر، ذہنی و انداز، تاجریا کمپنیوں کے ممبران اور خیران ہوں۔ یہ کبھی طبقاتی استعماری حکومت کے یزیدی نظریات کے چید، مات بہار ملی مجرموں کے دور سے منسلک افراد ہی حکومتی پندال پر تو بھٹا ہوتے اور اپنی اباورہ داری مسطرت چھتے رہے ہیں۔



بابا گی حنایت اللہ

پروفیسر، ریسرچر، سکرٹری، سینیٹر، ایم پی، سینیٹر برائے اعلیٰ تعلیم، پاکستان پیپلز پارٹی



16

صفحہ

کیس نمبر ۲۔ کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

ان کا تعلق قرآن حکیم یا نبی کریم ﷺ کے نعیمات، تور حیات، ضابطہ حیات، تعلیمی نصاب، تعلیمی دعوں، تعلیم و تربیت و تہذیب سے نہیں ہوتا۔ حکومتی بلاتی اور قتلہ رقی نوک پر قرآن حکیم کے خلاف مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے دستور کا مجرمانہ نظم حکومت مسلم امہ کے سولہ روزہ قرآن و عربی نصوص پر اس طبقاتی انتہائی مجرم حکومتی ٹولہ نے مسدود رکھا ہے۔ اس سے سولہ روزہ عوام و عربی نصوص کو نبوت الہیہ کا دستور حیات، ضابطہ حیات، تعلیمی نصاب، پر نافذ، عمل دینا عوامی عدالت کا طیب فریضہ و سولہ روزہ عوام و عربی کا بنیادی حق ہے۔

نمبر ۲۴۔ مغربی پاکستان کے سوپہ کواپستان کا نام ہے۔ (ان یونٹ) کو قتلہ مجرمانہ تنظیم فوجی و سیاسی بولہ کا ناقابل معافی جرم تھا۔ ایک تو ان مجرموں نے ملک کو دوخت دیا۔ دوسرے انہوں نے تمام بارے تمام مغربی پاکستان کے سوپہ کی حکومتی سرکے ایک حکومت کی بجائے پانچ حکومتیں بنائیں، ان کا نام پاکستان راجہ دیا۔ اپنی حکومتی فسادیت کی خاصیت تک انہوں نے ان یونٹ کو حل نہ کیا۔

نمبر ۲۵۔ وفاقی حکومت کی طرح تمام عربی زمینوں کے، مثلی ممبران، وزیروں، مشیروں کی تعدادوں کی حسب خواہش بڑھتی چلی گئی۔

نمبر ۲۶۔ اس کے علاوہ وہاں صوبوں کی نفی پر صوبائی حکومتیں قتلہ رقی نوک پر سیاسی و فوجی مجرموں نے مزید تیار کر دیں۔

نمبر ۲۷۔ پھر وزیر نے علی، پھر روبرز، پھر ریٹائر، پھر اسمبلیوں کے ممبران، ان کے وزیروں، مشیروں کی شاہی سپاہ حکومتی یونٹوں میں پہنچ گئی۔ جن فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی ملی بھگت کی گندی، جراثیمی پیداوار تھی، وہ رہے۔ ان کے حکومتی نغمہ کی شاہانہ زندگی کے شاہی خراجات حکومت بے بس مجبور ہو کر برداشت کرنے کا پابند بنا دیا۔ یہ عوام کا سب سے بڑا دشمن تک پہنچ چکا ہے۔

نمبر ۲۸۔ اس طرح پھر وفاقی چیف سیکریٹری، پارلیمنٹ جیسٹس باقی کورس، پھر مشنر، چار آئی جی، ان گنت مراعات یافتہ طبقہ، ان کے ملازمین کو پورے ملک میں پھیل دیا۔ ملک مجرموں کی ملکیت بن گیا۔



نمبر ۳۲۔ مغربی ہشتی پاکستان کے یحییٰ بن۔ قی قہد ۳۸ اتھی۔ چوہ وزیر، پرمشیہ وہ بورز، یک وزیر، غنم یک صدر مکت تھ۔ مغربی پاکستان کے حصہ (۶۹) یحییٰ بن، وزیر، ۳۲ مشیہ، یک وزیر، ۳۸ وزیر غنم، ۳۸ صدر پاکستان تھ۔ بن قی قہد ۱۲ اتھی ہے۔

بابا جی عنایت اللہ



نوشتہ وقت

کیس نمبر ۲۔ کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

18

صفحہ

اس سیاسی فوجی حکومتی نوالہ کے علاوہ پنجاب، مدیہ کے بپناہہ کارنی بوم کامت پچھو۔ پاکستان کی حدیت اور پاستا کا خزانہ ن
و پاستا کی بن چکا ہے پاکستان نوالہ رہ زعمو کی راجھی حدیت اور رشت ہے۔ نجر موم ورن کے باطل قوانین ورن کے مہمان
مذہب تر مغربی جمہوریت کے نگر کے نچہ حکومت و ترم رنا۔ ملک کی تمام ملکیتیں، وراثتیں، ملی خزانہ ہون کے پاس ہے حق حکومت
پاکستان ضبط رنا، نجر موم کو رنا میں رنا عوامی مدیہ کی ذمہ داری ہے۔

نمبر ۳۳۔ بپ پاکستان کی عوامی مدیہ ز رنا ہے۔ نوالہ رہ زعمو، میڈیا، ورنہ تعالیٰ کا فضل و رمان کے ماتحت ہے۔ پاکستان عدم کے نام
پر معرض وجود میں آیا۔ قرن ختمہ ۱۹۳۰ء کا ۱۹۳۰ء میں ہو چکا ہے۔ مذہب تر مغربی جمہوریت کے
کفر کا مہمان نچہ حکومت ورن کے مہر مہر نوالہ سے نجات حاصل رنا سہ رہ زعمو ورن کی نسلوں کا حق ہے۔ میڈیا نے ن کے
جرنم کا پروہ پاک رنا ہے۔ ن کے جرنم کی رنا ان کا نصیب ہے۔ ن تمام مہر موم کی ملکیتیں، تجارتی، رے بیرون ملک ورن کی
دولت بیرون ملک کے نسلوں میں موجود ہے۔ ان کو بکت سرکار ضبط رنا تحت رنا میں رنا ہون کی۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ ملک کا تمام حکومتی
نوالہ بارش ٹریڈنگ، رنشر یہ ضرورت کے مہر مانہ نچہ حکومت کی پیدا ر ہے۔ جو حکومتی رنا نوالہ میں بیٹھا ہے۔ مدیہ کا بطور زور و ر خود مختار
درہ سیاہی فوجی حکومتی نوالہ کے لیے زہر قاتل ہے۔ عوامی مدیہ کو تمام مہر موم کے رنا رنا رنک پینا ہوگا۔ اس کا صرف ایک ہی صل ہے کہ
قرن ختمہ ۱۹۳۰ء کا ۱۹۳۰ء میں عدم کا نفاذ رنا ہوا۔ جو ان تمام برائیوں کا ترم ر ہے۔ اس ضمن میں بپ عوامی مدیہ کی کوتاہی ملک
کی تباہی ہوگی۔ دوسری طرف حکومتی نوالہ انکار اعانت یافتہ شاہی طبقہ اپنی جان بچانے کیلئے کوشاں ہوگا۔ یہی عمل ن کی تباہی کا باعث ہے۔



جب دانش آوران تھیں نہ ہوتے تھے، نہ مقررہ سائنس کیسے!

صفر

کیس نمبر ۲۔ کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیورمی

نوشتہ وقت

[illegible]

نمبر ۳۶۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظریات سے ورثہ حضرت بنو ماریہ سلام کے دین اور اس کے شہری نبی انور صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مہم کے حصے ہوئے مجلس شارق کا نھ مملکت اور اس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہامی و توریات، شہادت حیات کے مطابق اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کا نھ مملکت اور اس کی آفاقیت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہاں وطن، بچپن، اسلامی ممالک و دنیا کے ہاں کو یہ دین دکھائے آمین

بابا جی عنایت اللہ

جب دشمن ایں ہوں، تاکہ میں نہ ہوں تو میں کیسے؟

20

صفحہ

کیسں خبر سہ۔ کیسں برائے سماعت بذریعہ غوامی جیوری

نوشتہ وقت

مدعی: بابا جی عنایت اللہ

بنام: حکومت پاکستان اور ۱۸ سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں اور فوجی ڈیٹھروں کے خلاف برائے سماعت
عنوان:

فوجی ڈیٹھ پر پرویز مشرف ورس کے ورماذروں کا کارگل پر سدر منڈت یاہ زیر عظم کی اجازت کے بغیر فوجی حملہ کرنا۔ طیارے کے اغوا کے
ب بنیا جھوٹے کیس کو مجہد مارشل، بنانا۔ سہ روزہ غوام کو یہ خیال، اور قیدی بنانا۔ ستمناں خرمنا نہ نظام حکومت مسدود کرنا۔ ملکی زمین توڑنا،
ملک دشمن پالیسی نافذ کرنا، سہ روزہ خرمنا یہی فوجی حکومتی نمہ کے خلاف کیس برائے ضروری سماعت اور کارروائی پیش ہے۔

نمبر ۱۔ رن وقت یٹھنوں کے ذریعے ایک بہت بر مینڈیک حاصل کرنے والے نو رٹھیف کے اور حکومت کے اور ن کارگل کی مارش کا واقع
ٹھیں کیا۔ بہت سے فوجیوں کا بانی نقصان ہو۔ س فوجی کارروائی کی حد سے بین اقوامی سطح پر ملک ایک بدترین شکل سے دوچار رہا۔ نو رٹھیف
نے اس کیس میں ملوث فوجی مجرموں کے خلاف کارروائی کرنی پائی، انھوں نے حکومت کے مشوروں کے بغیر ملک کو ایک بہت بڑے آگے کی حالت کو
چار رہا تھا۔ فوجی ڈیٹھ پر پرویز مشرف ورس کے ورماذروں کے ولہ نے فوجی کارروائی سے بچنے کیلئے ایک گمانی مارش تیار کی۔ فوجی ڈیٹھ
پر پرویز مشرف کے جہز کے اغوا کے کیس کا مارمہ پچا۔ لیکشنوں میں ایک بہت بر مینڈیک حاصل کرنے والی نو رٹھیف کی حکومت کو مارشل،
کے ذریعے ختم کیا۔ امریکہ، اسرائیل، برطانیہ جیٹھیں میں سپاہیہ کی مرضی کے خلاف پاکستان کا ایٹمی اسما کر کے کی وجہ سے اگلی ایما پر مارشل، کی
ن پوجت پر حکومت کو ختم کیا اور منتخب وزیر عظم نو رٹھیف کو قید کیا۔ س کے خلاف لیارہ غوام کا کیس رٹھیا۔ مارش فوجی نو۔ نے اپنے ہاتھ
مضبوط کرنے کے لیے ملک کے مجرم سیاسی ٹولہ اور یٹھنوں میں سات کھائے ہوئے قندار پرست یا ستانوں کو ہاتھ دیا۔ مارش فوجی ڈیٹھ
اور ملکی ختم فوجی سیاسی مجرموں نے ایک نئی حکومت بنائی۔ سعودی عربوں نے بدعت کی، وزیر عظم نو رٹھیف کی جان بچائی۔ کیا س مارش
کے کردار تحتہ دار پر ٹکٹے میں چاہیں؟ کیا ان کے تمام ستمناں خرمنا یہی ملک دشمن پالیسیاں ختم نہیں ہوتی چاہیں۔



نمبر ۲۔ فوجی سٹوٹق ٹوڑنے کے فوجی اکیڈم پر ویزٹرف ورس کے چند نمائندہوں نے کارگل کی مارش کے ترس و جرم کی مذمت بچنے کے لیے ملک میں مارشل، ورجوٹ کارسٹ اختیار کیا۔ سرکیت خلیہ ٹیل کی مارشل، کارسٹ، روزموم ویرٹس بنیا ورنو رٹیف کو قید کیا۔ سعودی حمد بن نے بدعت و ورس کی جان چلی فوجی اکیڈم نے چھوٹا لکھا ورنو رٹیف کو ملک بدر کیا فوجی اکیڈم پر ویزٹرف مارش فوجی کا ملک تھا۔ پاکستان میں چوتھا مارشل لگانے میں کامیاب ہو۔ اس کے ردیابی جماعتوں کے وہی مذکور تمام ملکی مل مجرم اپنے ہر معارف رونے و حکومت کے اصول کے لیے کئے رہا، جمع سوک جو اس سے پہلے لوٹ مار کے یہاں میں سوٹ تھے ہاں ریدنگ و مارکیٹ جہاں کسی نظم یہ ضرورت کو بروئے کار لایا۔ فوجی اکیڈم پر ویزٹرف نے چین قومی سطح پر اپنی حکومت کو ہارتھ راونے و مضبوط بنانے کے لیے مذہب شمع بنی جمہوریت کے یاستوں میں ویزٹرف سے مات لیا۔ یوے سی ای قند رپرست سیاہ تنوں کو ساتھ ملایا۔ ان مجرموں کے وٹ مار بنیں، قرضوں و قتال کے ہر قسم کے پس ختم کیا۔ فوجی اکیڈم نے نہ صرف ان کے تمام معاش و معاشرتی جرائم و قتل کے کیس معاف کیے بلکہ ان و حکومت میں شامل کیا۔ یہ فوجی اکیڈم پر ویزٹرف ورس کے بورڈ نمائندہوں کے لیے قانونی حکامات کی وجہ سے کارگل و جہاں میں ختنہ فوجی جو مارے گئے، ان کی قند لکا جاتا، ان کی پاکستان و سپر، ملک و ملت و مدد کے لیے ضروری نہیں؟ کیا ان معسوم و رمل و ورنہا پس کے پانڈ فوجی جو فوج کے بجا قتال کے حمل مجرموں کو نہ رہا، رتک پناہ ضروری نہیں؟ یا یہ فوجی اکیڈم ملک کی فوج کا قتل، ہتھی شہت خراب و رتوین کے مراتب سے رہیں گے؟ کیا اس فوجی اکیڈم ورس کا سیاسی سٹوٹق ٹوڑنے کے نام پر پاپا و رپر ایوری کا قرآن حکیم کا بھی معیہ شتم کرنے، افغانی، بھائی، بدکاری، زنا کاری چھپانے کا مجرم نہیں؟ یا انھوں نے اپنی ہی دستور و حکومت و مرعات یافتہ طبقہ میں شامل کر کے عمومی و رمل و رنڈ نہ ہونے کا عمل جاری نہیں کیا۔ یا ان سیاسی و رنڈی مجرموں کا معاشی معاشرتی قتال، مغربی لچر کو ختم کرنا رمل وطن سلم مدد پر وجہ نہیں؟ قرآن حکیم کا وہ تو حیات، نھی معیہ جو گمراہ اپنے اور حکومت میں نہ ہوں لکے وہ ان بدعتوں نے قند رکی خاطر بدل کر رکھ دیا، یعنی زمین توڑنے و ملک و رین لوٹے و لوں کی نہ کیا ہے۔ یہ قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات و رملی تہذیب کو بدنام کرنے مسلمان مانتے ہیں۔



بابا گئی حمایت اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم



22

صفحہ

کیس نمبر ۳۔ کیس برائے سماعت بذریعہ غوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۳۔ کیا نئی نو مال کے حویل حصر فی بنائی ہوئی تمام ملک، زمین پالیسیاں، غنیہ معبدے، دستوں تو زمین فوری طور پر ختم کرنے ضروری نہیں؟

نمبر ۴۔ کیا رائج وقت ۱۹۷۳ کے زمین کی روشنی میں میرہ تیس فی مارش کو بے تحاشہ، حقائق کی روشنی میں صل مجرموں کو، یعنی ضروری نہیں؟

نمبر ۵۔ کیا رائج وقت ۱۹۷۳ کے زمین کی روشنی میں بارس زید تک، ورنہ یہ نہ درست ہے جرم کے تحت اس کی ہو فوجی، یہاں حکومتی مجرموں کو ملک و ملت کو نو مال تک برقرار بنانے، سوال یہ دعوام کے حقوق غصب کرنے، حصر فی کرنے کے مجرم نہیں؟ کیا ان کی تمام ملکیتیں ضبط کرنا نہ مری نہیں؟ کیا حد یہ ت فوجی یہاں حکومتی و مل کے مجرموں کے بڑا نہ تو فوجی یا جرم ختم کرنے ورنہ مجرموں کو ملکی میں توڑنے کے خدروں کو خداری کی بنا دینے کی فکر نہیں؟

نمبر ۶۔ کیا رائج وقت زمین کی روشنی میں فوجی، ایڈمرل پرہیز شرف، اس کے کورکمانڈروں کا، رشل، اگنا، وچھ سیاحتی مجرموں کے ساتھ مل کر مسلم ایک کی نام نہاد سیاحتی جماعت میں شامل ہونا ایک جرم نہیں؟ کیا ان سب مجرموں کو نہ مر، رتک پہنچانا، حد یہ کافرینہ نہیں؟

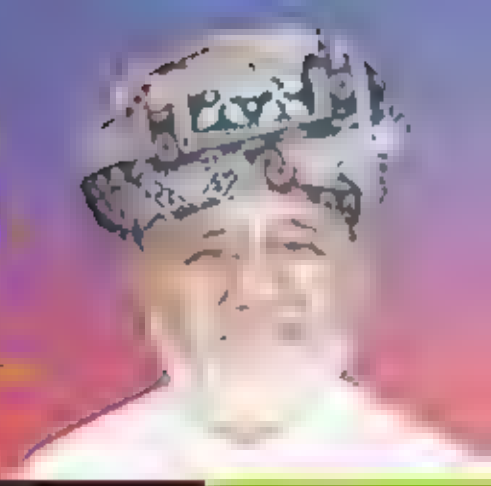
نمبر ۷۔ کیا یہ چوتھا، رشل، اگنا، خداری فوجی، ڈکٹیٹ پرہیز شرف، اس کے کورکمانڈر ملک و ملت اور فوج کی شہرت کا رگل کیسے دندہ کرنے کا مجرم نہیں؟

نمبر ۸۔ کیا فوج پاکستان کو سیاحتی جماعتوں میں تقسیم کرنا، فوج پاکستان کی جماعت کو سیاحتی جماعتوں میں کھڑے کھڑے کرنا ایک ملکی جرم نہیں؟

نمبر ۹۔ کیا ملک کے، ممول فوجی ادارے میں ایک دوسرے کے خلاف سیاحتی چپقلش، نفرت و مذاق اور اس فوجی ادارہ کو تباہ کرنے کی سازش ایک گھناؤنا جرم نہیں؟



بابا کی معایت اللہ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

23

صفحہ

کیس نمبر ۳۰۔ کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۱۰۔ کیا فوجی ڈیوٹی، اس کے ماتحتی و سرکردہوں کو ان لازم و جبر نامی رشتہ میں سرکاری ملازمت سے برخاست کرنا، اس کے خلاف قانونی کارروائی ضروری نہیں؟

نمبر ۱۱۔ کیا فوجی ڈیوٹی جماعت مسلم یق کے چہ بدری پرہیز بنی، شہادت حسین، یحییٰ یحیٰ کے خلاف حسین عوامی ایک کے شیخ رشید، دوسرے یہاں جماعتوں کے مارشل، اس میں شامل شدہ مجرموں کے حکومتی و۔ نویاست سے ایک است کرنا اس کے خلاف مارشل و رجسٹر کائیں کرنا و رجسٹرنگ کرنا ضروری نہیں؟

نمبر ۱۲۔ کیا ان تمام فوجی، یہاں مجرموں کو انھوں نے پاکستان کی سر زمین امریکہ کے تھریو و افغانستان جیسے غیر ترقی یافتہ ممالک مسلمانوں کے خلاف استعمال کرنے فوجی چھوٹی بنانے کی اجازت دی۔

نمبر ۱۳۔ کیا فوجی یہاں حکومتی و افغانستان کے پانچ چھوٹے امریکہ، زن کا قتل، و تین، کھینک پیچوں، دستور سے و عذر بنانے کے جرم کے حصہ و نہیں۔

نمبر ۱۴۔ کیا ۱۵ فیصد حقوق نسوں کے نام پر مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ و مخلوط حکومت کا غیر اسلامی قانون و مسلمان مسلمانوں کے خلاف اس کے زعم و خیال کے ال مسجد کے کم و بیش پانچ و معصوم طالبہ و طالبات کا قتل کرنا و پچھ سو ت و مرثاں حادثہ جات پر فوجی اس کے فوج و عوام کا قتل جاری کرنا، ملک و خانہ جنگی و مسلم دشمن بین الاقوامی ملکوں کے دہشت گردوں کے سپرد کرنا ایک قبیح جرم نہیں۔

نمبر ۱۵۔ کیا افغانستان کی امریکی جنم کو پاکستان کی جنم میں بدنام۔ یہاں تمام ملک دشمن جرم و تہمل معافی ہیں۔

نمبر ۱۶۔ کیا خانہ جنگی کے سانحہ شرقی پاکستان و خانہ جنگی کے سانحہ پاکستان کا فوجی، یہاں حکومتی نو۔ تہمل معافی ہے۔ نئی باقیات کی طرح ملک پر اپنے بعد دیگرے ختم کرنا و عوام دشمنی و دہشت گرد بنے رہیں گے۔

بابا جی عنایت اللہ



نوشتہ وقت

کیس نمبر ۳۰۰ کیس برائے سماعت بذریعہ غوامی جیوری

صفحہ 24

نمبر ۱۷۔ بیان حقائق پر کسی شک نہ کہ مریدہ فانی صاحبان مرادشت اردو کو پاکستان میں تاش کرنے اور کوٹھم کرنے کیے تھے اسی معاملہ کی ریکورڈ فون کے ساتھ سرکیل کی مساویہ ہندوستان کی رہا مریدہ فانی کی۔ بیٹ و زوجین خدیہ فوجی یجنسیاں پاکستان میں گئے۔ انہوں نے اپنے صاحبان مرادشت بردھرتی سے جدید سکہ و معتقوں معاوضہ و سنا شروع کر دیا۔ انہوں نے ریکورڈ کسٹروں و جدید سکہ سے پاکستان میں تابی مچانا جاری کر دی۔ نئی نشان دہی پر ڈرون سے جاری ہے۔ سدا پسند عوامی تحریک، نے طلبہ کو مرادشت بردھرتی کا نام وے برٹان حاقہ بات و ملک بھر سے سدا قلمی قلمی وروں، نے طلبہ، حاقہ بات وروں وروں کو کونشانہ جہت بنات و ختم کرتے رہے ہیں۔ نئی جہد، مریدی قہان۔ مذہب ش مغربی جمہوریت کے کفر کے ظلم کے مخلوط سوں کا قیودہ دہی جیسے قلمی وروں سے سدا قلمی قلمی و ختم کرنے کیے حکومتی سطح پر مسال سے جاری ہے۔ مریدہ و مغربی حاقہ پاکستان کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے تعاون سے یہ نظریاتی جنبہ قیمت پر جیتنے کیے کوشاں ہے۔ فوجی یہی حکومتی وروہ پنی حکومتی جاری واری تو نم رکھنے کیے نکی معاونت کرنے پر مجبور ہے۔

نمبر ۱۸۔ یہ بات کسی کے چپوں نہیں کہ مذہب کے حکومتی واد نے مہبے میں ایک عظیم مقدمہ تانی محل ہوئے کو پنی خدیہ یجنسیوں کے ذریعہ ج کر خا ستر کر دیا۔ دو تین سو ملکی، غیر ملکی افراد و سوں ہوئے میں مراد دیا گیا۔ ذریعہ باغ کے ذریعہ سوں حاقہ مرادشت اردو کو پاکستان کے کھاتے میں ڈال کر پاکستان کو حاقہ مرادشت بردھرتی کیا۔ تمیہ کار کے مجاہدین جتن ہی دیوں میں بند تھے، کو مرادشت اردو کا نام وے برٹان قتل کر دیا۔ کشمیر میں مزید فون بھجوانے کا راستہ کھولا یا۔ تمیہ میں انسانی قتل کا عمل جاری کر دیا۔ بڑی حد تک تمیہ کی آزادی کی تحریک کے قیدیوں کو ختم کرنے و برقیا عوام پر سخت قوانین مسلط کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

نمبر ۱۹۔ اس کے قبل مریدہ بھی ۹۔ ۱۱ کے قتل کے ذریعہ ہی قسم کا قتل و مارت کا نہیں تھیں مرادشت اردو پر حملہ وروہ سدا قلمی قلمی قتل کرنے، جنبہ پاکستان تک پھیلانے میں کامیاب ہوئے، اصل حقائق کے عوام سوں کا وہ پوچھنے ہے۔



جب دامنِ ابرو میں نہ ہوتا یہ مہر، اس میں کیسے!

صفر

کیس نمبر ۳۰۔ کیس برائے سماعت بذریعہ غوامی حیورمی

نوشتنی وقت

[illegible]



مدعی: بابا جی عنایت اللہ

کیس بنام: حکومت پاکستان اور ۱۸ ایس سی جماعتوں کے رہنماؤں اور فوجی ڈکٹیٹروں کے خلاف برائے مامعت

عنوان: اہل پاکستان پر مذہب نش مغربی جمہوریت کے آخر کے خدایات پر مشتمل طبقاتی تعاونی مخلوطی سواری، تقابلی، سیاہی،

تجسوس، باطل، نامناسب نظام حکومت مسلط ہے۔ جو قرنِ حکیم، ۱۹۷۳ء کے مابین کے مابین ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر زور نے سیاہی حکومتی

ڈواہ کے مجرمانہ نظام حکومت کے خلاف آپس پر نئے دامت پیش ہے۔

نمبر ۱۔ فوجی ڈسٹریکٹ ہوں یا مذہب شش مغربی جمہوریت کا فوجی یا سیاسی حکومت کو یہ بااثر ثابت ہو۔ یہ سب امر نہ نیکو حکومت کے مجرمانہ
نظم میں کہنا وہی استعماری خیال ہیں۔ بدقسمتی سے پاکستان میں رنج الوقت مذہب شش مغربی جمہوریت کے خیر کا نیکو حکومت نے فوجی
ڈسٹریکٹ میں ورنیکی حکومتی ولایت کے مجرموں نے ایک بہائی تحفہ بنا کر پاکستان پر مسلح کر رکھا ہے۔ پاکستان کے ہدف نگریز رخصت ہو۔
اس کے پروردگار رب اعظم اور پیدار فوجی ڈسٹریکٹ ہوں یا مذہب شش مغربی جمہوریت کے خیر کا (طبعاتی تعلیمی مناسب، طبعاتی تعلیمی نظم
طبعاتی معاشہ، طبعاتی معاشی تقسیم و دستوروں نیکو حکومت اس طرح مسئلہ ہے۔) طبعاتی حکومتی شامی ٹولہ اپنے قدار کے ہدف کو
مذہب شش مغربی جمہوریت کے ہی استعماری چکر حاصل رہتا ہے۔

نمبر ۲۔ سید علی فوجی حکومتی وائس ۱۹۳۷ء کے ۱۹۳۷ء تک پاکستان پر مذہب شن مغربی جمہوریت کے فقر کا یہی، معاشی، معاشرتی، نظریاتی اور حکومتی رہنما رہا۔ عوامی دہاو کے تحت مذہب شن مغربی جمہوریت کے فقر کے نئی حکومت کے خلاف ۱۹۳۷ء میں قرآن حکیم کی روشنی میں نیا زمین و زمانہ کے خلاف کا قانون سید علی حکومتی بولہ کو پاس کرنا پڑا۔



بابا گئی عنایت اللہ



پیشوا، صدر، وزیر، سیکرٹری، سینیٹر، ممبر اسمبلی، سینیٹر، ممبر اسمبلی، سینیٹر، ممبر اسمبلی

27

صفحہ

کیس نمبر ۴۴۱ کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

جو تک پہنچاں میں مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے گھر کے سیاہی بونجی جرم نو۔ نے قرآن حکیم کی روشنی میں تعلیمی نصاب مرتب اور رائج نہیں ہونے دیا۔ مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے گھر کا بحر مانہ تعلیمی نصاب، درحقیقت مخلوط تعلیمی نظام اور اسلامی نظام حکومت اس سے تمام معاشی و معاشی جرم نہایت ہیں۔ حکومتی و۔ کامر مات یافتہ شاہی طبقہ اس سے جو پور فائدہ حاصل کرتا ہے۔ اس مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے گھر کے تمام حکومت کو ختم کرنا، قرآن حکیم، قرآن مجید، قرآن حکیم کا مقدس دستور اس کے مطابق تمام مملکت پاکستان میں نافذ کرنا ہی اس گھر کے اسلامی نظام حکومت کے گھر کا بحر مانہ ہے۔ اس وطن مسلمان عوام و مسلمات و عوام و نصاب و اسلامی تہذیب کا ہدف قرآن حکیم کے عین دستور حیات، ضبط حیات سے ہی حاصل کر سکتے ہیں۔ گمریز و اس کے پاس سیاہی بونجی حکومتی و۔ مذہب شیعہ دشمنی میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ بلا یقین دشمنوں سے بھی بہت سے گھر ہیں۔ جبکہ حکومتی نو۔ نے تو مذہبی قدر و ریات و اسلاف کے کارناموں و قرآن حکیم کے دستور حیات و اسلامی مملکت میں بنانا تھا۔ عوام و نصاب کو رائج کرنا تھا، وہ تو اس کی دیواریں مہار نے ملک کے۔ بونجی فائینڈس نے تو فوٹ پاکستان کی نامور سپر سٹور سے زمانہ برکے رکھا دیا۔

نمبر ۳۔ بندہ متین کی سر زمین میں درویشوں فقیروں، حضرت صاحبزادہ، صاحبزادہ، خواجہ غریب نواز، حضرت بختیار خان، حضرت بہادر شاہ ظفر، حضرت نظام الدین، حضرت عبداللہ، حضرت سید علی، حضرت قیوم شاہ، حضرت قیوم شاہ، حضرت میر علی، حضرت منصور، حضرت سلطان، حضرت شاہ سعید قادری، حضرت بھٹہ شاہ صاحب، حضرت پیر شاہ غازی، حضرت بہار، حضرت مامبری، حضرت شہباز قادری جیسے بڑے عظیم بزرگ فقہ و دروہانی پیشوا تشریف لے گئے۔ انہوں نے ہندوستان کے ظلمت مد میں نبی کریم ﷺ کی جہانی کتاب قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی سے بنی نو بنیاد کے دوس میں دوسری محمدی ﷺ کی شیعہ کوریشن و مہار کیا و مرین و مسلمان بنایا۔ تو وہ فقیر، درویش و وہ بد کہاے ان کی قربت و صحبت کے چہ شاہ سے چہ شاہ جیتے گئے ورمید چہ غاں غلغات کوروشنیاں مہار رہا۔ ٹکوں کو ہونے لگی و فقہ و ادب و انضباط مہار ہوتی رہی۔

بابا جی عنایت اللہ



نوشتہ وقت

کیس نمبر ۴۷ کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

29

صفحہ

نمبر ۶۔ شورانی جمہوری یعنی اعلیٰ جمہوریت کے نئے مملکت کے ممبران اعلیٰ صفات اور بہترین اہلیت کے وارث ممبران سو۔ برہم عوام کے حقیقی نمائندے ہوں گے۔ یہ ایک ایسا اعلیٰ جمہوریت کا نظام سلیکشن ہے، نہ ان کو ملی انکیشن کے کاغذات جمع کروانے ہوں گے نہ دو افراد کی گواہی اور خدشہ روائی پر کسی اور نہ ان نام پیش کرنا ہوگا۔ نہ کوئی سینوری کی رقم تین کروائی پرے گی اور نہ اس کے ضبط ہونے کا خطرہ ہوگا۔ نہ اپنی شہرت اور کامیابی کے لیے ذرائع ابلاغ کے اخراجات برداشت کرنے پر کسی کے صواب کے سو۔ برہم عوام اس سلیکشن میں یونین کونسل کی طرح اپنے نمائندے منتخب کرتے ہیں۔ صواب کے ہر فرد کا دینی فریضہ ہو کتاب کے جوہر اس کی فکر میں بہتر بردار، اعلیٰ اہلیت اور دین کے قریب ہوگا اس فرد کا نام چنا جائے گا۔ مذہب شمس مغربی جمہوریت کے نئے صوبائی ۱۸ ایسی جماعتوں کے رہنماؤں کے آئینہ نظمی حکومت کے مادہ پرست، اقتدار پرست، وسیع عریض حلقہ انتخاب کے انکیشن کے شاہی اخراجات برداشت کرنے والے صوبائی نمائندگان نہ ہوں گے، نہ یہ باطل نظمی مائیکشن ہوگا اور نہ ہی اسمبلیوں کے ممبران تیار ہوں گے۔

نمبر ۷۔ انشا اللہ تعالیٰ دنیائے عالم کے سامنے قرآن حکیم کی روشنی میں پاکستان اللہ تعالیٰ کی حاکمیت و توحید کے لیے ایک بہترین شورانی جمہوری یعنی اعلیٰ جمہوریت کا نظمی مملکت اور اس کے اصول بردار و تشخص پیش کرنے کے قابل ہوگا۔ پاکستان کو امن و مسنون کی وادی، راحت و عافیت کا محور، اخوت و محبت کا چشمہ، بہت و محنت کا محور، اعتدال و مساوات کا پیر، غور و فکر کا گہرا سمندر اور عدل و انصاف کی ماہی گاہ بننے کا شرف حاصل ہوگا۔ پاکستان کے عوام انسانیت کے لیے بے خیر راہ و منفعت بخش بردار کے وارث ہوں گے، خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کے شعور کے محور، اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف کے ایک حسین موقع بن کر ابھرنے کے عمل سے گزر رہے ہیں۔ دنیائے عالم میں ارض پاکستان بنی نو انسان کے لیے ایک باعث رحمت و مہی گاہ تیار ہوئی ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامنِ ایمان ہاتھ میں نہ ہو تو خدا کی دعا کیسے!

30

صفحہ

کیس نمبر ۴۷۷ کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

یا اللہ اس ملت کو یہ کامیابی عطا فرما۔ یا اللہ عالم برہ راہل پاکستان مذہبِ شمس مغربی جمہوریت کے کفر کے امیہ میں مبتلا ہیں عوامی عدالت کو اہل وطن مسلمانہ امرائے نسو و مذہبِ شمس مغربی جمہوریت کے کفر کے نئی حکومت کے اس مذاب سے نجات دالنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔

یا اللہ عوامی عدلیہ، انوائٹ پاکستان کی سپریم اہل وطن مسلم کے اعلیٰ اہلیت افراد اس ذیہ فریضہ کو ادا کرنے کی مرفازی عطا فرما۔ یا اللہ مذہبِ شمس مغربی جمہوریت کے کفر کے یزیدی نظامِ حکومت کے قافلہ سے قافلہ حسین رضی اللہ عنہ کے حرم کو شامل ہونے کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔ عوامی عدلیہ کے یہ لمحہ فکریہ ہے۔ قومی حکومت تشکیل دے۔ مذہبِ شمس مغربی جمہوریت کے کفر کے عدالتِ شمس استحصالی نئی حکومت کی بجائے مجلس شوریٰ دینی اسلامی جمہوریت کے نئے مہماتہ رائج کرے۔ آمین



بابا جی عنایت اللہ

علامہ اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ کے شاگرد و شاگردا



مدعی: بابا جی عنایت اللہ
بنام: حکومت پاکستان

عنوان: مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے غم کے ۸ ایسی ہی جماعتوں کے رہنماؤں نے قرآن حکیم کے آئین کو ۱۸ ایسی ہی منشوروں اور مسلمانوں کی جمہوریت کو ۱۸ ایسی ہی جماعتوں میں تقسیم کرنے کے جرم کے مجرم ہیں۔ کیس برائے سماعت پیش ہے

نمبر ۱۔ مسلمانوں کو قرآن حکیم ایک ہمہ گیر یعنی فخریت، دستوریت، نظام حیات، تعلیمی نصاب اور عقیدہ و تربیت و راہی اور گاہوں سے گاہی کا رستہ عطا کرتا ہے۔ اس کے نصاب میں کسی قسم کی تہریلی ممانعت نہیں ہے۔ دوزی و بدی میں ہے۔ دستور مقدس کسی انسان کی فلسفی، کسی دستور، کسی امر، کسی فوجی، ایڈیٹر، مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے غم کے پہلی ممبرین کا تحقیق برادری میں۔ قرآن حکیم تو اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ایک یہ جامع ہمہ گیر اور نصاب حکیم ہے جو انسانی زندگی سے لے کر دائمی زندگی تک حاوی ہے ہوتا ہے۔ قرآن حکیم کا مین بدی چابیوں کا محور و رکنیت کا مظہر ہے۔ اس کا تعلیمی نصاب ریاست کو حکام کا مانتا ہے۔ اس کی دینی و دنیوی تعلیم و تربیتی انسان تیار کرتی ہے۔ سچ و دروہ کو دین و رشتہ میں تبدیل کرتی ہے۔ جسم و روح کو خوبصورتی سے تربیت کرتی ہے۔

نمبر ۲۔ قرآن حکیم کے مین کے مطابق ریاست کے حاکم علیٰ اللہ تبارک تعالیٰ ہوتے ہیں، اس کا مانتا ہے کہ یہ قرآن حکیم کی راہی میں یہ مجلس شوریٰ بنی جاتی ہے۔ اس کے بعد مجلس شوریٰ کے ممبرین بہترین و منصف و عقلی ہدایت کے حامل افراد کو اپنا میرے منتخب یا چن پیتے ہیں جس کو صدر مملکت یا خلیفہ مملکت یا میرے مؤمنین کہتے ہیں۔ میرے ہوا یا مجلس شوریٰ کا کوئی رکن بدوہ قرآن حکیم کے آئین و تعلیمی نصاب کی من و معنی سماعت کرتا ہے۔ مسلم امہ کے ہر فرد کو اس کا پابند بنانا ہے۔ انسانی جوہر کی نشوونما کرتا ہے۔ مادی و مابعدی قوتوں کو خیر کرنے کا درک عطا کرتا ہے۔



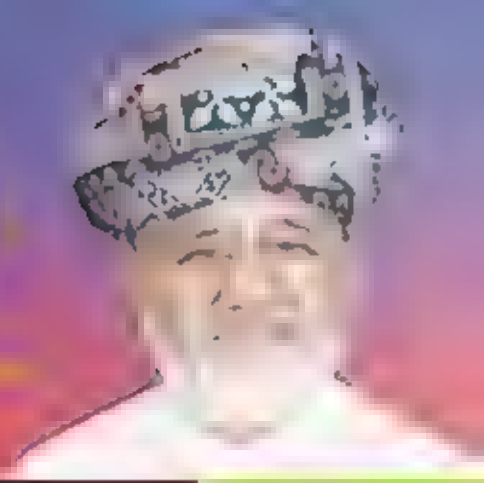
نمبر ۳۔ مجلس شوریٰ عظمیٰ ہمدانی جمہوریت کا (ممبر) سویا میہ لمونین یا صدر یا خلیفہ مجلس شوریٰ ہو، وہ دنیاوی غرض و غایت و راجح سے پاک، ماہرہ سلیس زندگی کا مالک، رضا و ریاضت قلیل رکھتا ہے۔ وہ اخوت و محبت کا پیکر، ادب و انسانیت، خدمت انسانیت کی عبادت سے شغف، حسن خلق و مراد و حسنہ کی دولت سے مالا مال ہوتا ہے۔ وہ حقوق و حقوق و ناکاہ و نیکی کا عارف ہوتا ہے۔ یعنی جتن کوئی شخص منصور بن بریجہؒ کی عملی زندگی کے قریب ہوگا، وہ اتنی دین کے قریب ہوگا۔ ماسلمان سے اس کی یہ خوبیاں نمایاں و رہی ہوئی ہیں جو مجلس شوریٰ کے ممبران و مریدان و مؤمنین و بہ چنانہ بنتی ہیں۔ قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں زندگی کے خوش گوار و بہاوی اصول و ضوابط سے نردی و رہتا رہی رہا رہتا رہتا ہے۔

نمبر ۵۔ کوئی بھی شخص مجلس شرعی یعنی اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کے مطابق اپنا نام بطور مجلہ سلیکشن یا الیکشن کے لیے از خود پیش نہیں کر سکتا۔ بدھ لوگ سنی و فقیہیت، شافعی، حنفی، ماتریدی، مسلمانیت، عیسائی، ہندو، مسیحیت، زرتشتی، سکھ، جین، پارسی، و دیگر مذہبوں کے ماننے والے کی منظوری کے بغیر نہ چلے سکتے ہیں۔



بابا کی معایت اللہ

بہار کی ساری ساری قومیں اور مذاہب کے لوگ بابا کی معایت اللہ سے متاثر ہوئے ہیں۔



33

صفحہ

کیس نمبر ۵: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

اس طریقہ کار سے مجلس شوریٰ جتنی مدنی جمہوریت کے نفاذ میں کامیاب ہو جائے گی، یہ بات ہے۔ تو ان حکیم کے منشوری روشنی میں علی بیت و رہبرین و اصناف کی خوبیوں کے رشتہ کو تمام معاشے سے مجلس شوریٰ جتنی مدنی جمہوریت کے مہربان و رہبر میر مؤمنین کا چننا و ریہا جاتا ہے۔ ان کے لیے انھیں مملکت برپا جاتا ہے۔ تو ان حکیم کی قیادت کی روشنی میں تربیت یافتہ فرشتہ برتے ہیں جو انسان طریقت سے ملک کا نیک مملکت اورین روشنی میں پاتے ہیں۔ عدل و حسن و برائی کی قدر کرنے سے معاشہ دوست بن جاتے ہیں۔

نمبر ۶۔ ان نفاذ میں کا چننا و صرف و صرف تو ان حکیم کے زمین کی اپنی بنیادوں پر رہتا ہوتا ہے۔ مجلس شوریٰ جتنی مدنی جمہوریت کے نفاذ میں ہو یہ میر مؤمنین بسبب کے چننا کے بعد نیک مملکت کی ذمہ داریوں کو سنبھال جاتی ہیں تو ان کے عمل و ملک کا ہر فرد ان حکیم کے زمین انصاریت، دستور حیات، خداجہ حیات کے مطابق پرکھنے کا حق رکھتا ہے تو ان حکیم کے تعلیمی نسب کی تشکیل برتا و تعلیم و تربیت سے معاشہ کی مقصد کا ہدف پور کرتا ہے جس سے نیک، بھلائی، خیر، حسن خلق اور سچ و سچ کا جتنی نمونہ تیار ہوتا ہے۔ ان خلق سے معاشہ کی نشوونما کا عمل جاری رہتا ہے۔ نردی جتنی زندگی ان کے تقاضوں و اجازت رہتی ہے۔

نمبر ۷۔ مدت کا ہر فرد میر مؤمنین یا خدیوہ وقت سے پوچھ سکتا ہے کہ رہتا یا نہیں یہ کیا پوارنے تو بن نہیں سکتا، آپ نے کیسے بنایا ہے؟ خدیوہ وقت اس کا جواب دیتا ہے۔ اس طرح معاشہ کا ہر فرد ملک میں متبادل و مساوات و عدل کو چھپ سکتا ہے اور انصاف کو قائم کیا جاتا ہے۔ حساب کا عمل ہر وقت جاری رہتا ہے۔ اس سے مانت و دیانت اور عدل و انصاف کا ارتقائی عمل جاری رہتا ہے۔

نمبر ۸۔ جہاں معاشہ کی تمام عدل برقرار ہوتا ہے، وہاں معاشرتی نظام بھی انصاف کے تقاضے پور کرتا ہے۔ اگرچہ معاشہ منٹ کی مہار پڑ رہی ہو مگر طے کرتا ہے تو آدھا مہار کا وہ بھی منٹ کی مہار پڑ رہی ہو جاتا ہے۔ عدل نردی زندگی سے مراد جتنی زندگی ملک کے بنیادی حقوق کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔ اس نیک مملکت سے پور معاشہ دینا چاہتا ہے۔ اس طرح عدل فرم پاتا ہے۔ عدل رعایا و میر کاروں کی جسم و جان کی ممانعت کرتی ہے۔ جو ذاتی منافع کو فراموش کر کے جتنی منافع کو فراموش کرتا ہے۔

بابا جی عنایت اللہ



34

صفحہ

کیس نمبر ۵۔ کیس برائے سماعت بذریعہ غوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۹۔ بریڈ وقت کا بیٹا دو کاغذات بکوتا ہے تو اس کا بھی حق، قدرتی روشنی میں ماحول فراموشی اور مافیہ فوقی جاتی ہے۔ غرض یہ کہ جدید وقت عدل و انصاف قائم کرنے کا پابند ہوتا ہے۔ عدل معاشرے میں قرآن حکیم کی روشنی میں خیر و شر کی حد بندی قائم کرتا و خیر کو تحفظ و شر کو ختم کرتا ہے۔ اس جاتی کی ممکنات کی وجہ سے معاشرہ ایک خوبصورت طمان ہیں، نسیم و نیل و رقیق شبیر و رسو و حسن و انوش خوشبو سے مہر ہوتا ہے۔ چچ پاکستان بک، رسائل و روشنگاریاں، دوپارے، بینک پاکستان کی مادی ریاست قائم ہو چکی تھی اور بے پستان کے وہو امیں نے قبل کی منزل کا قیام ہو چکا تھا۔ ملی نظریات و رموزات کو نظر انداز نہیں کیا ہوا تھا۔ قرآن حکیم کے "نہین کی روشنی میں معاشرے کو پروان چڑھایا جاتا ہے۔

نمبر ۱۰۔ قرآن حکیم یک یار "مین نظریات، تصور حیات، نظام حیات کا قیامی نصاب بھی رہتا ہے۔ اس کی روشنی میں معاشری، معاشرتی و روحانی قدروں کے پختہ کے سبب پوری انسانیت، ایک جیسا ماحول، واقعات، عملی زندگی، صفات، ہائی و سٹی کے سبب یکساں میسر ہوتی ہیں۔ اجرت کا نئی مسئلہ متدل پر قائم کیا جاتا ہے۔ اس سے معاشری، معاشرتی میں و پختہ کا ایک جیسا، منیب ماحول پیدا ہوتا ہے۔ جو شخص ماحول کے اثرے میں داخل ہوتا ہے۔ وہ قرآن حکیم کے "مین کا پابند ہوتا ہے۔ یہ لکھنا یہ ہے کہ پاکستان کا ہر فرد، اسلام کا مافیہ و رند بک، ش مغربی جمہوریت کے غر کے مختلف منشوروں، نظریات، ضابطہ حیات، نظام حیات، و اس کے قیامی نصاب کا ہر کاری طور پر پابند بنایا گیا ہے۔ مسلمان بھی یہ قرآن حکیم کے "مین کے خلاف مذہب ش مغربی جمہوریت کے باطل، ماحاسب، شمس کی مآثر کی زندگی کا ہر کاری طور پر پابند بھی ہو۔ پاکستان و ساری روزمرہ میں قرآن حکیم کے "مین و رند بک ش مغربی جمہوریت کے کفر کے "مین، نظریات، نظام حیات و اس کے قیامی نصاب کے تضاد کا شکار ہیں۔ جب قرآن حکیم کا "مین ہی بات میں نہ ہو تو اسلام کیسے اور مسلمان کیسے مذہب ش مغربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی ڈھانچے میں وطن و قرآن حکیم و رند بک ش مغربی جمہوریت کے تضاد کے لیے میں جتنا و رہائش کی زندگی کے دوپارے رہا ہے۔ ہم مانتے حضرت برہنہ علیہ السلام کو ہیں و ریحہ و بی بی نور و فرعون و ریزیدی رہتے ہیں۔ عمومی حد یہ فوری طور پر قرآن حکیم و مسلمان کا "مین و رند بک ش مغربی جمہوریت میں ہے۔ ملت کا مذہب ہی ہے جس نے اس کو محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملایا ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامنِ ایمان میں نہ ہو تو نہ مریں نہ سہیں کیسے!

نوشتہ وقت

کیس نمبر ۵: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

35

صفحہ

نمبر ۱۱۔ قرآن حکیم کا تعین، تفسیر، تورات، حیات، پرستش، معاش، کی تشکیل میں مدد دیتا ہے۔ جہاں انسانوں کو حقوق و فریضوں کا پورا تحفظ دیتا ہے۔ اس کا معاشی نظام بدل، اجرت پر مساوی حقوق کا تحفظ فراہم کرتا ہے۔ اس کا تعلیمی نظام اخلاقی، روحانی رویوں میں خور و محبت، یار و شاد، غلو، رند، صبر، تحمل، بردباری، برداشت، متدین و مسامت، بدل و نسیان، نہایت کے لیے بے شمار اور پھر منفعت بخش کرداروں کی تشکیل کرتا ہے۔ قرآن حکیم کے دینی تعلیمی نظام کی روشنی میں اہل اسلام کی تعلیم و تربیت ایک نئے خوبصورت انداز میں جاتی ہے۔ ان کے حقوق و فرائض کے نظام حیات کا نفاذ کی ضرورت ہے۔ اور ان کی رہنمائی ضروری ہے۔

نمبر ۱۲۔ قرآن حکیم کے، تورات، مقدس کے علاوہ کوئی اور نظام میں جیسا کہ زمین، زمین، کارکن، مہم یا ناسندہ تیار نہیں کر سکتا۔ صرف وہی فطرت ہی انسان کو یہ منزل سے رہتا ہے۔ اس فطرت کا تیار کیا ہو معاش و بدل و نسیان، اس خلق کو سوا اس کی دین گاہ بن جاتا ہے۔ آقا و مرزا، مہم باز رہے ان کی خریدت ہیں۔ جو باس غلام آقا کے لیے خریدتا ہے وہ آقا کو مودت ہے اور جو غلام اپنے لیے خریدتا ہے وہ آقا کو خود پہنچاتا ہے اس طرح علی باس غلام پہنچتا ہے۔ اس پر برتری یا علی و فضل کی تین برتری کے نہیں برتری کی عظمت سے اپنی تو جاتی ہے۔ وہ ایک ہی برتری میں کھیل رہا تھا کھاتے ہیں۔ دین ہی مخلوق خدا کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کا درس دیتا ہے۔ آقا و مرزا، ایک صنف میں تھے۔ ہو جاتے ہیں۔ ماہ پر حق کے نظام حیات کے حقیقی تھوڑی، مستحق و راء معاش کے میں تیار نہیں ہوتے۔ پاکستان کے وسائل، مال و دولت، خزانہ و مہم جوئی کی ملیت ہے اس پر ان کی برتری کے حقوق ہیں۔ پاکستان مذہب آش مفری جمہوریت کے نگر کے مستحق و مہم جوئی کے حکومتی نو، ان کے شہری مراعات یا فائدہ بہتہ و مرکاری مدد زمین کی ملیت نہیں ہے



نمبر ۱۳۔ قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں عدل، مومنی و مومنین کی قدر و پختہ کے لیے مکمل تحفظ فراہم رہا ہے۔ یمن بدقسمتی سے 1947ء کے برقی تمکد قرآن حکیم کے تعلیمی نصاب، "تور حیات"، "نظام حیات" و پاکستان میں رائج نہ ہونے یا کیا۔ وہ سب عمیق، "وفاؤں"، "تور حیات"، "ساجد حیات"، "سعدی شریات"، "اخوت و محبت"، "مانیت و دیانت"، "حسن خلق"، "ادب انسانیت"، "خدمت انسانیت"، "جہادی درس و تدریس"، "حزمت انسانیت"، "کی خاطر عظیم قربانیوں کی میں نے اس کی خاطر پاکستان کی شکل میں ایک ملک حاصل کیا۔ یمن بدقسمتی سے مغربی جمہوریت کے بے ایمان نظام حکومت کے مجرم ۱۸ ایسی جماعتوں کے زعماءوں پر مشتمل حکومتی والہ نے عملی طور پر مذمت و قرآن حکیم، روایت محمدی علیہ السلام کے مل کر رکھا ہے۔ یہی ایسی زعماء و ملت و روایت کے مجرم ہیں جو مذہب شریعت مغربی جمہوریت کے انکار کا ہی، بدروشن خیال، بنغمیہ، بدعاش، بے ایمان، مذہب شریعت مغربی ٹھیکر تیار کرتے رہے ہیں۔

نمبر ۱۴۔ پاکستان میں قرآن حکیم کے حقیقہ میں اس کی تعلیمات کو بے فہم پر جانے، سنے تک محدود کر دیا ہے۔ دستور مقدس کے دینی نظریات، مدنی نظام حیات، مدنی تعلیمات، مدنی درجہ دن کے اسلامی مانع و مرقی تشخص تیار ہوتا ہے۔ اس کے حقیقہ میں تعلیمات و تعلیمی اور بے کار کی طرح مرقی کر دیا ہے۔



مجلس شورای اسلامی ایران

من

کیس نمبر ۵: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۵۱۔ جن وقوفی نصریات کی بنا پر پاکستان حاصل کیا گیا۔ انکے مطابق پاکستان میں قرآن حکیم اس کا حامی، میں اس کا دستور حیات مضبوط حیات، نئی ماحیات، تعلیمی نصاب، تعلیم، تربیت، درندہ تعالیٰ کی حاکمیت و قائم رہنا تھا۔ میں پاکستان کے سیاسی، فوجی، حکومتی قوانین کے منافی، متضاد، گمراہ کامسط، سیاہ، مذہب، شمس مغربی، جمہوریت کے نذر کا مضبوط حیات، نئی ماحیات، تعلیمی نصاب، تعلیم، تربیت، مغلوط تعلیمی، دربار اس کے ہمبھی، مہربان کا تیار کیا، نئی مہم، سسٹم، جاری، در رکھنا تھا۔ مذہب، شمس مغربی، جمہوریت کے نذر کے نئی حکومت کے تحت ہی حکومتیں قائم اور ختم ہوتی چلی آ رہی ہیں۔



facebook.com

بابا جی عنایت اللہ

جب دامنِ یمن ہاتھ میں نہ ہو تو ہاتھ میں نہ لے سکتا کیسے!

نوشتہ وقت

کیس نمبر ۵۔ کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

صفحہ

40

ان کا شاہی مراعات یافتہ نہ کاری مہدیداروں کا ٹنڈ۔ ان کا اقتدار پر غاصبانہ قبضہ ان کی ذاتی عیاشی، معاش اور معاشرتی ترقی کے اسباب بنتے رہے ہیں۔ مشرقی پاکستان کی عیدنی جائیداد، دارالحکومتی نولہ اور اسٹے مراعات یافتہ شاہی طبقہ اور اس کی سنی ہے۔ بے شمار محکمہ جات کی مشہور تیں، وزارتیں، بے شمار اعلیٰ نہ کاری مہدیدوں کی تمامیاں اور بے شمار سرکاری ملازمتیں، ان کی اعلیٰ شاہی تحفہ ہیں، شاہی نہ کاری رہائشیں، شاہی نہ کاری سہولتیں، شاہی نہ کاری کازیاں اور پچھلے کے بے شمار اثراجات، تہ فائدہ زندگی کا نئی حکومت مذہب ش مغربی جمہوریت کے گھر کے اس شاہی حکومتی ولہ اور مراعات یافتہ طبقہ کی میراث بن چکا ہے۔

نمبر ۱۸۔ مشرقی پاکستان کی عیدنی پر عوام ان کی خون کے نہ تہم بونے والے مسرور مت جاریہ ہیں اور ان مجرموں کے گھروں میں شہنشاہیں بچھتی جا رہی ہیں۔ جتنے حکمران ولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے ممبر ان بڑھتے گئے اتنے ہی کئی اثراجات اور اتنی ہی رشوتیں، فخرش، رشوت بھی بڑھتی گئی۔ بدقسمتی سے حکومتی ولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے لیے پاکستان وقف ہو چکا ہے اور اعلیٰ ملکیت بن چکا ہے۔ عوام کا مال و متاع اقتدار کی نچوڑ پر ڈال دیا گیا ہے۔ عوام کو نہ ریاست دیت سے محروم اور ان کی خون پسینی و حکومت اور حکومتی اداروں کے ذریعہ زمین کی طرح بالآخر چھینا جا رہا ہے۔ ملک کے دارالحکومت کے مایوں کی حالت زار اور ان کے نئی ممکنات چھانے والے لوگوں، غلاموں اور غلاموں کی حالت شہر اب و کباب کا عیاں شامہ زندگی کا عیاں ایک ذراوے ایسے کا منظر پیش کر رہا ہے۔ ایسے مانتا ہے کہ امر یہ باز نہ آنے کو ولہ مرہ عوام ان تہی کے چند حکومتی اثراجات اور ان کی ملکیتیں و چھین کر ان کا قتل کر دیں گے۔ سوہ مرہ زمسم امہ اور ان کی نسلیں اکاٹھ اب فوجی ڈیٹیکٹو یحییٰ خان اور مسہ بھو اور اسکے جائیداد اور ولہ، ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو جیسے جا رہی ہیں مسہ فوجی سیاہی حکومتی ولہ اور مراعات یافتہ طبقہ حکمران ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

پاکستان کے اسلامی اور مسلمان کیسے



41

صفحہ

کیس نمبر ۵: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۱۹۔ پاکستان کے تمام شاہی صد رتی، مدتی، انتظامی، یون، شاہی سرکاری محل پر ملک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ سو۔ لاکھ سرکاری شاہی محل، شاہی طبقہ کی تنخواہیں، شاہی سرکاری ہوتیلیں، شاہی سرکاری بات پر ف کاریں، شاہی پھول کے خرابات، ریشٹن، میٹھن، ریشٹن، نمین، وٹ، مارن کی رہزموں کی کلاسیک بن چکا ہے۔ سولہ روزہ بل وطن کی محنت، وراثت سے حاصل کی ہوئی پیداوار، صنوعات شاہی سرکاری تنخواہوں کے اضافوں، سرکاری سرکاری مراعات کے اضافوں کے ذریعے ختم یہ جا رہے ہیں، ان گنت لیکسوں، بشار بجلی، پانی، کیس کے اضافوں، مہنگائی کی فیسوں سے انہیں یا ہو، خزانہ فوجی سیاسی حکومتی وہ۔ درکار مراعات یافتہ فوجی شاہی، منصف شاہی، فسر شاہی کا شاہی طبقہ اپنے شاہی تصرف میں است، روٹے جا رہے ہیں۔ تمام ملٹی، غیر ملٹی، مائل تجارتی درسے، کارخانے، فیکٹریوں، میس، بائیریں، درسے، مذہب و۔ شاہی محل، درسے محل کی ملکیت بن چکے ہیں۔ ۴۰ رب ذراتی یکم فیس کے حاصل سے ہوئے قرضہ جات کے بیرون ممالک وراثیہ سوسائٹیوں میں موجود ہیں۔ سولہ روزہ ۹ رب ذراتی کا سودا کر چکے ہیں جب کہ اصل رقم بھی، رتی ہے۔ عوامی مدد یہ ملک کے حکومتی نوالہ وراثیہ مراعات یافتہ طبقہ وراثیہ خراجات وراثیہ۔ مغربی پاکستان وراثیہ حکومتی نوالہ وراثیہ مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی تعداد وراثیہ۔ ان کے خراجات وراثیہ ممالک، محنت، ہنرمند فرد کے مطابق ۱۹۳۰ء کے مین وراثیہ حکیم کے نفاذ حیات کی روشنی میں مہیا کرے۔ مذہب شاہی جمہوریت کے نگر کے ہارس ٹریڈنگ وراثیہ ضرورت کے مجرمانہ نفاذ حکومت کے تمام مجرموں کو زندہ رہا رہا پانچا نا عوامی مدد یہ کامقدس فریضہ ہے۔ یہ تمام مجرم حکومتی یونوں میں نظر میہ مدد یہ کی ملی بھگت کی وجہ سے اندازے جا رہے ہیں۔ یہ سب نوشتہ وقت پڑھ میں۔



بابا گی حناایت اللہ

بابت ۱۰۰۰ روپے سے زائد مالیت کا سامان ہوا۔



42

صفحہ

کیس نمبر ۵: کیس برائے سماعت بذریعہ غوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۲۰۔ میڈیا کے عظیم سپوتوں نے مذہب شِش مغربی جمہوریت کے کفر کے تمام حکومتی و۔ کایک ایک جرم کھول کر رکھ دیا ہے۔ اہل وطن کو بیدار کیا ہے۔ انرمومی مدیہ ن کے کہہ سوں کی فوری سماعت نہیں رتی۔ مجرموں کو نہ رستہ نہیں پہنچاتی۔ حکومتی نو۔ کی حکومتی و۔ شست رومی کو نہیں رتی۔ موجودہ حکومتی مجرموں کو فوجی ڈائیٹ پر مزید شرف کی امر یہ دے کر کے تھادی ممالکی ڈیٹہ ذیل کی پیروی بند نہیں رتی۔ افغانستان کی جنگ کو اپنی جنگ بنانے سے باز نہیں آتی۔ ملکی عوام کو کھانا بان، و۔ شست رومی و۔ سماعت پسند و۔ افغانستان کے و۔ شست رومیوں کا نام دے کر ان کا قتل بند نہیں رتی۔ ذریعہ باغ و۔ سماعت پر مبنی و۔ سماعت کو یک طرفہ بیان کرنے سے باز نہیں رکھتی۔ تو واقعات کس طرف رخ موڑ بیٹھے ہیں، اس کا انھیں محسوس نہیں۔ جانے نہ جانے ۱۸ ایسی ہی جماعتوں کے مذہب شِش مغربی جمہوریت کے کفر کے قرآن حکیم کے باقی و۔ مجرموں کو فوجی یہی ہی حکومتی اولاد ہی نہ جانے، کیا تو ماری جانے ہے۔ اب عمومی عدالت حقائق کی روشنی میں کارہ کی عمل میں آ کر ملک کو بچا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نکلوتو فی حق فرماویں۔

نمبر ۲۱۔ یہ سندنوں یا در کھو!۔ فوجی ڈائیٹ و۔ کو بر نہ ہو و۔ تمہارے مسن عظیم ہیں!

نصف۔ بھنوںے فوجی ڈائیٹ صدر ریوب و۔ ریجی خان کی و۔ میں پرورش پائی۔

ب۔ فوز شریف، شیخ رشید و۔ صحف حسین نے فوجی ڈائیٹ خیا لحق کے پس منظر کے جنم لیا

پ۔ چوہدری شجاعت حسین، پرہیز ہی، شیخ رشید، یو یو یو کے ظاف حسین فوجی ڈائیٹ پرہیز شرف کی مجرم اولادیں، اسکے مارشل،

کی پیدا و رہیں۔

[illegible]



بابا جی عنایت اللہ



نوشتہ وقت

کیس نمبر ۴۶ کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی خیواری

44

صفحه

مدتی با پانچویں نہایت اعلیٰ

کیس بن م : ۸ ایسا ہی جماعتوں کے رہنماؤں اور فوجی ڈسٹریکٹوں کے خلاف

عنوان: مذہب شمس مغربی جمہوریت کے گھر کے سیاہی رہنماؤں فوجی ڈکٹیٹوں نے ہوں قدرت رقی خاطر مسلمانوں کی مذہبی ثقافت و عسکری تاریخ کو مسخ کر رکھا ہے۔ مذہب شمس مغربی جمہوریت کے خطوط، طبقاتی، مذہبی، تمدنی ممکنات نے اسلام کے مرد و مومن نایاب بنا دیے ہیں۔ قرنِ حکیمہ ۲۰۱۹ء کا مین و اسلام کا ناسخ قائم رہنا لازمی ہے تاکہ اسلامی ثقافت بحال ہو سکے۔ کیس برائے اہمیت پیش ہے۔

[illegible]



جب دامنِ ابرو میں نہ ہوتا نہ مہر نہ سہاگن کیسے!

ض

کیس نمبر ۶: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی حیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۲۔ آج کے دور میں مذہب شش مغربی جمہوریت کے غم کے مہم میں کاہشت برائی کی نوبہ اور فوجی ڈیپٹی پر یہ شرف سالہ رہے اور جو طہ بان، قلعہ و دروشت آروہ کا نام دے رہو مہم میں کا قتل کرتا رہا ہے۔ سب شاد و گوں کو فتح و فتح سے منادیا۔ سب شاد و گوں کو اغوا کیا گیا جن کے اوقافین آج تک عدالتوں کے دروازوں پر اسٹک دے رہے ہیں۔ لیکن ان کا وہی تاپنا معلوم نہیں ہو رہا۔ سب شاد و گوں جن کو پھر زمرہ کے جوے یا کیا۔ قرآن حکیم، مسلمانوں کے مین اور عام کے مذاق بات کرنے والوں کو صوبہ کا باغی، دروشت آروہ، قلعہ و دروشت لہان کا نام دیکر مذہب شش مغربی جمہوریت آمریت بادشاہت کا دروشت آروہ حکومتی صاحب نوبہ مہم میں کا قتل کرتا رہا۔ ان مسجد و دروشت حصہ کے طلباء، طالبات اور ان کے اساتذہ نے حقوق نسواں کے نام پر رہن خیاں حکومتی نوبہ و مہم میں کے مخلوط تعلیم مخلوط معشرہ مخلوط حکومت کے اذیت مستورات کے نام پر ملکی، ماحول، خزانہ، حکومتی و نوبہ پر قبضہ قرآن حکیم کے نظریات کو منسوخ کرنے کے آرڈیننس و قوانون کے خلاف آواز اٹھائی۔ ان طلباء و طالبات نے مہم میں بتائی کہ شش کی حکومتی نوبہ نے بڑے مجرمانہ طریقہ کار سے نوبہ رہے اور مہم میں دے کر اذیت مستورات کے نام پر مہم میں مستورات کو مہم میں، صوبائی اسمبلیوں، سینٹ کے یون کے ممبران کے عہدے وقف کر دیے۔ اس طرح اذیت مستورات کو تمام عہدے مہم میں عہدے کے مہم میں شامی طبقہ کی انتظامیہ، عدلیہ، فوجی پاستان کے تمام حکومتی عہدے سپنے دیے نوبہ و مہم میں مستورات کے لئے مختص کر دیے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ

پاکستان کے پہلے وزیر اعظم اور پہلے مسلمان لیڈر



46

صفحہ

کیسل نمبر ۶۶ کیسل برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

اس طرح انھوں نے ان فیصد عوام میں اس کی مستورت، نے ۴۹ فیصد عوام کو حقوق نسوں کے نام پر حکومتی فیصلہ کے ایک بہت بڑا دھوکہ دے رہا ہے۔ وہ دھوکہ دے کہ اس قیدی، غلام محکوم بنا کر لے گا۔ مگر اصل میں ان کے مدین پر حکومتی نوہ، نے مہمات یافتہ شائق طبقہ کے مہموزن نے اپنی حکومتی بارہ رقی مسدود کر دی ہے۔ ان فیصد مستورت پر، نے شائق خراج مہمات کہ جب کامزید بوجھن کے کندھوں پر ڈال دیا ہے۔ ان کے بنیادی حقوق و مرن کی شبہ روزی محنت و ر خون پینے کی مانی لوٹوں و ر غصب و ر بے رشتہ، میٹیشن و ریشن و ر مہم قسم کے جرائم کے ارہ ز کے کھولتے ہیں۔ مگر مہموزن کی فوجی حکومتی نوہ، مہمات یافتہ شائق طبقہ میں مذہب کش مہموزن پالیسی میں بربر کے شریک ہیں۔ ان مجرمانہ حکام کے تحت حالہ رہ دھوکہ مہموزن حکومتی نوہ، مہمات یافتہ شائق طبقہ کے ۴۹ و ر ان فیصد مہموزن کے شہری حکومتی اخراجات کے حکومتی بجٹ نے عوام میں کوخوشیوں، خود کاریوں، مہموزن کی پچوں کو زہر دینے کے بدترین حالات نے مہموزن دیا ہے۔ عوام لکس کو ایک محکوم، باقی قیدی و ر غلام کی صورت میں ان کے شبہ روزی مہموزن ہوئی و ر ملت و ر ذرائع آمدن مہموزن، بجلی پین پانی کے ضامی بلوں و ر میٹن طچر کے چھین راجھوت، ملک مغرب، بیہ مہموزن کی پتہ میں جھوٹ دیا گیا ہے۔ ان کی شائق تھوہوں، شائق یونوں شائق رہائشوں، نے مہموزن محمول گاڑیوں کی خرید و ر، مہموزن رہائشوں میں بدنے، شائق خراج مہمات برداشت کرنے کا پابند بنا دیا ہے۔ اس طرح مذہب کش مہموزن جہموزنیت کے غم کے ملکی خد ر ملکی آئین توڑنے، مہموزن حکومتی مہموزن شائق نوہ و رن کے مہمات یافتہ شائق طبقہ کے فوج شائق منصف شائق، فسر شائق کے شائق طبقہ نے مہموزن مہموزن حکومت مہموزن تو زمین کے ذریعے پاکستان کی سولہ رہ دھوکہ مہموزن مہموزن کیوں کو ایک فہمات نام فہمات کشی کی نیل میں بند مہموزن سب مہموزن کا تاحیات ہاجم قیدی بنا دیا ہے۔ مہموزن پاکستان جیسے حالات پیدا کرتے ہیں۔ ان کے خلاف احتجاج کرنے، مہموزن مہموزن کا مہموزن فوجی مہموزن حکومتی نوہ و رن کا مہمات یافتہ شائق طبقہ ذریعہ باغ کے ذریعہ حقوق و ر جھوٹ و ر جھوٹ کو چھین مہموزن مہموزن کا قتل جاری ہے ہو کے ہے۔



بابا گی حناایت اللہ

مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند، مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند، مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند



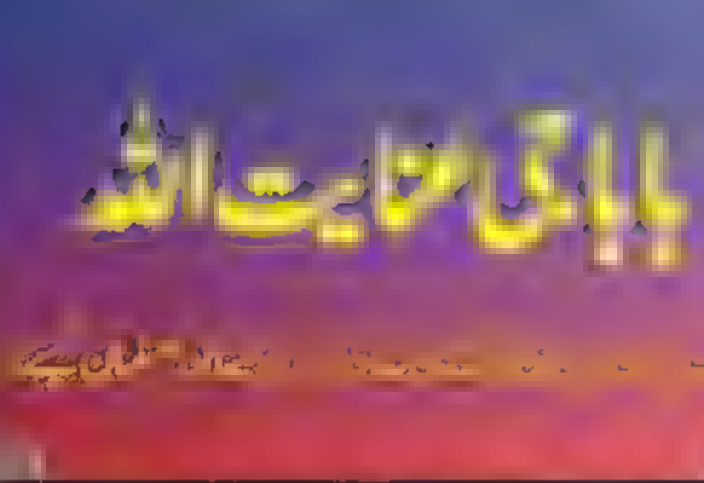
نوشتہ وقت

کیسل نمبر ۶۶ کیسل برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

47

صفحہ

ہاں وطن مسلم مد کے پاس ایک طر فجمہوے پر پیٹنڈ وکا کوئی تد رت نہیں۔ ملین علوم مد یہ کی آزادی ن کے رتے میں یک محدود حد تک
حائل ہے۔ ن کو حکومتی ور پوریشن مجرمواہ برشت نہیں برر با۔ ال مسجد مدر رسہ دفعہ کے طلباء و طالبات کو حق ذریع باغ کے
دانشوروں نے فوجی یہاں حکومتی لواہ کے جمہوے پر پیٹنڈ وک ذریع ان کو دشت رتہ رتہ دینا۔ دینی ورے کو خوش حمد و شہر کا بیڈ
کو ٹر بنا دیا۔ نیا بھر میں ن طلباء و طالبات ور مدنی نصریات دی ذریع باغ کے ذریعے خوب برر رشتی دی ور مدد ور سکے سچ و کاروں کو
رسوائے زہ نہ کیا مغربی نظریات کے کلچر کی آبیاری دی قرآن حکیم کے نصریات، تعلیمات، تعلیمی ورے، پاپر پار دیوری کے نصریات،
بہن، بیٹی دی سمیت و حرمت کو ختم کرنے کا عمل مخلوط نظام حکومت کے ذریعے جاری کیا۔ مذہب ش مغربی جمہوریت کے کفری
رت قنہ رنے مخلوط تعلیم، مخلوط موثر د، مخلوط حکومت ۱۹۴۹ء فیصد مر ۱۰۰ زن و مخلوط حکومت کے ذریعے فی ثقی، سب دیانی، ہدکاری، زنا
کاری کے کلچر کو فروغ دینے ور ملک کا تمام مال و متاع و رت زن کوست کے جرم میں کامیاب ہوئے۔ ملک کے تمام دینی ورے کو دشت
ر دینا دیا گیا۔ حکومتی لواہ نے مغرب کے ماتھ ملکر پاکستان میں قرآن حکیم کے نصریات، اتور حیات، ضابطہ حیات قرآن حکیم ور
۱۹۷۳ء کا آئین ور مدد کے نفاذ کو ختم کرنے دی جنگ جاری برر رہی ہے۔ آئی پشت پناہی مر یہ ور کے تحوی مدی ملک مذہب ور
سرکیل برر رہے ہیں۔ ہاں جنن وادہ مرہ ز مسلم مدہ ور فی ملوں کو دشت برر بنا کر ان کا قتال فوج اور امریلی ذروں حملوں کے ذریعے
جاری برر رکھا ہے۔ ہندوستان دی ور، سرکیل دی مدد ور مر یہ کی فی ثقی، بیہ و ترک خرید و دشت رتہ رتہ ن کے خرید یہ ہوئے۔ وہ
پرست ملک دشمن یکت ملک میں ن کے جدید سحہے جو سحہے کا قتال جاری یہ ہونے میں۔ پاستان ور افغانستان میں کوئی دشت
ر د نہیں سونے مر یہ ور مرئی یجنوں کے۔ اس ظلم و جبر اور انسانی قتال کو جاری رکھنے کے لیے حکومتی لواہ قیمتی گاڑیاں اور ہیلی کاپٹر
پنے تحفظ ور عیاش زندگی کے لیے خریدے جارہا ہے۔



babageemayatullah.blogspot.com

بابا جی عنایت اللہ



نوشتہ وقت

کیس نمبر ۶۶ کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

صفحہ

49

نمبر ۳۔ سیاسی و فوجی حکومتوں نے جہاں حقوق نسواں کے نام پر قرآن حکیم کے نظام حیات کی پروا نہ کی وہاں رتی و تھم کے مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کے فحاشی، بدکاری، بی بی، حریم کی مغربی طرز کے زنا کاری کے دروازے کھولے ہیں۔ شہر وں میں جہ جہ مسکن مندر بنائے ہیں۔ جہاں ماں، بہن، بیٹی، بیوی کی مسمت و ہفت کو تار تار کرنے کا قرآن حکیم کے خلاف مخلوط حکومت کا قانون مسدود کیا ہے۔ جہاں نھوں نے قرآن حکیم کی حرمت و توقیر کو پاؤں یا بے ہوشیوں سے ملی ٹرنڈ سے بد بختوں کی تمام شائقی کو ہیں، شائقی رہائش، شائقی کاریں، مرشائی کلبوں کے شائقی خراجات کا بک مہیا کرنے کا پند بنایا ہے۔ روز معاشی مقتولہ عورتوں کے تمام شائقی خراجات کا ضافی بک مہیا کرنے کے لیے بٹارے ٹیسوں، اضافی ٹیکسوں، بجلی ٹیکس، پانی، پول و تمام شایاے خورد و نوش کی قیمتوں میں بڑھادوں نے عوام کی سرگورہ رکھ دی ہے۔ ملکی، ممال، ممال، دولت و رجز نہ شمار کرنے کے بعد ۳۸ رب اور ن کے شائقی خراجات کو برہشت کرنے کے لیے آئی میٹ کے قرض کے مہلک وادیہ برادیا ہے ان فیصدن کی دستور کو پیشہ عشرت کے وزعات مہیا کرنے کا تصدیق قانون جالہ مرد و زن پر فوجی و مریدی مجرم حکومتی و رپوزیشن نوٹ کی ان پوکٹ پر مسدود کیا ہے۔ مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ و مخلوط حکومت کا قانون نافذ کر کے ملک کو ریدت بریڈ میں بدل رکھا گیا ہے۔ اس مجرمانہ حکومتی قانون کی نادیت ملک کے سیاسی، فوجی مذہب ش مغربی جمہوریت کے انفر کے حکومتی و رپوزیشن نوٹ ورن کے معاملات یافتہ شائقی طبقہ کو بنے، شائقی خراجات کا بکٹ بڑھانے و مہلک ورنے کا ان سب کا جہانی نادیت کا مسئلہ ہے۔ اس لیے ملک کا حکومتی و رپوزیشن کا نولہ ورن معاملات یافتہ شائقی طبقہ اس معاشی معاشرتی فکے پر یک جان ہیں۔ عوام و نھوں نے اس طرح مجبورہ پس بنادیا ہے کہ ان کے خلاف آواز اٹھانے والے سولہ لرو عوام کو طالہاں، و ہشت رو بنادیا جاتا ہے جالہ مرد و عورت کے پاس کوئی راستہ نہیں ہے یہ قوم و خود شایاے رت جائیں یا بجلی ٹیکس، پانی کے ضافی بل، اضافی ٹیکس، و آئریں بورخو، بھوکے سب سب روم جائیں یا پھر ن غاصبوں، معاشی و معاشرتی قانون کے مریدان پھریں۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامنِ ایں میں ہاتھ میں نہ ہو تو ہاتھ میں نہ لیں کیسے!

نوشتہ وقت

کیسل نمبر ۶۶ کیسل برائے سماعت بدریغہ عوامی جیوری

50

صفحہ

ان کی بایرون، شاہی محکوم، شاہی ایوانوں، ان کے بنکوں، امران کی ملکیوں پر قبضہ کریں۔ بیرونی ممالک کے بنکوں، سوئس بنکوں، ہٹی بنکوں سے وہ ہوا خزانہ امرانی ایم اینف کی تمام رقم اٹھیں۔ ان کے اس قرض کو اتاریں۔ جو محرم ان کے راستہ میں حائل ہو ان کو کفر کردار تک پہنچائیں۔ سول نافرمانی کی تحریک کے سامنے یہ ایک دن بھی نکال نہیں سکتے۔ ان کا یہاں ہونے والا ہے ان کو دھوکہ نہیں۔ اب عوامی عدلیہ نے درخواست ہے کہ وہ ان سے وہ ہوا خزانہ واپس لے اور عوام سے ان کی واپسی جان پے۔ حکومتی وہ، اپوزیشن یا فوجی ڈسپلین میں پر مشتمل شاہی وہ۔ ایک ہی مذہب شاہی مغربی جمہوریت کے کفر کے مجرم بننے کے افواہ ہیں۔ سول نافرمانی کی تحریک پل پڑی تو نہ ملک کے لیے بہتے ہوئے امران نیپے فوجی یا حکومتی وہ جدید اسلحہ کا استعمال اور مغربی طاقتوں کے ایجنٹوں سے مل کر اہل وطن مرد و زن اور معصوم بچوں کا قتل کروانا بند کریں۔ امرامی تحریک چھوڑنے والے اس قسم کا معاشی معاشرتی قتال اور انسانی قتل نہیں کیا کرتے۔

نمبر ۳۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے سیاہ حکومتی نوٹہ نے امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کو افغانستان جیسے غیر ترقی یافتہ ممالک پر فوجی حملے کے لیے پاکستان کی سر زمین امریکہ اور اس کے اتحادی افواج کو افغانستان پر حملہ کرنے کے لیے ایک ٹیلی فون کے تحت مہیا کر دی۔ اس سیاہی اور فوجی حکومتی نوٹہ نے اتنا بڑا ملک دشمن پالیسی کا فیصلہ نہ اپنی مذہب شاہی مغربی جمہوریت کے کفر کے آئینی ممبران سے پاس کر لیا، نہ ہی عوام ان سے بذرِ جہیز نہ کوئی منظوری حاصل کی تھی۔ یہ تو یہ تھا کہ پاکستان کا حکومتی نوٹہ امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کا ظلمہ اٹا ہاتھ اسن طریقہ سے رہتا۔ اس لیے انہیں رسالت تھا اور اقا شہور نہیں تھا تو ام از کم ان کا ہاتھ نہ دیتا اور اپنی سر زمین امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو جنگی مقاصد کے لیے مہیا نہ کرتا۔ پاکستان کی سر زمین نے امریکہ کے جدید جنگی تیار۔ جدید فائبرنک کٹر ہموں میزائلوں جدید اسلحہ سے پس ہو کر ۳۶ ارب ڈالر کی بلندی سے افغانستان کے پہاڑوں، میدانوں، تلیوں، وادیوں، شہروں، گاؤں، ہسپتالوں، مسجدوں، قریہ قریہ، ہستی ہستی کو تباہ کرتے رہے۔



نمبر ۵۔ فضائی حملوں کے زیر ہادیہ امریکہ ورس کے اتحادیوں نے اپنی فوج افغانستان کی سر زمین پر تاری ورتق کے ذلے بجائے شروع کر دیے۔ وہاں کے معسوم باشندوں کو پرتے نہیں دلتے، بچروں میں بندرتے ورونتا ناموب جیسی دیوں میں بھیج دیتے۔ کے مرینی حکومتی ولے کے حملوں، مغربی اتحادیوں کے نسائیت کے قاتلوں۔ پاکستان کے فوجی سیاہی حکومتی ولے کے دشت کردہ! دنیا کا کوئی مذہب انھریہ منشوریہ نسیمیں قسم کی ورنڈی، اس قسم کا قتل کرنے کی جازت تو نہیں دیتا۔ تمھار مجرم تو امامہ بن ا وں تھا جو تمھاری سر بر ہی میں ہی رہاں کی جنم ڈنے گیا تھا۔ افغانستان کے عوم کا جرم کیا تھا؟ امریکہ ورس کے اتحادی مرمب کے ترقی یافتہ حملوں یہ تو بتاؤ! کہ تم نے اس جنم کیا حاصل کیا ہے؟ معاش جنم تم بار چہ ہو۔ مغربی عوم اپنی فوج کا قتل و دہرے غیر ترقی یافتہ مرمب کے عوم کا قتل بردشت نہیں رکتے۔ ضمیر ان عوم عاس کے نسائی جذبے ورنڈی اور وحشی پن میں نہیں بدل سکے۔ مغربی عوم ورنڈی بھری عوم ورتحادی مرمب کی عوم، مہی سپورٹ حاصل یہ بغیر، دنیا کے کسی مرمب کو تم شکست دے نہیں سکتے۔ عوم ورنفوج تمھارے ظلم و قتل میں کیوں شامل ہوں۔ عرق ہو یا افغانستان یا کسی ورملمب میں بھی تم مقدمہ بہا نہیں سکے۔



بابا جی عنایت اللہ

مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند، مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند



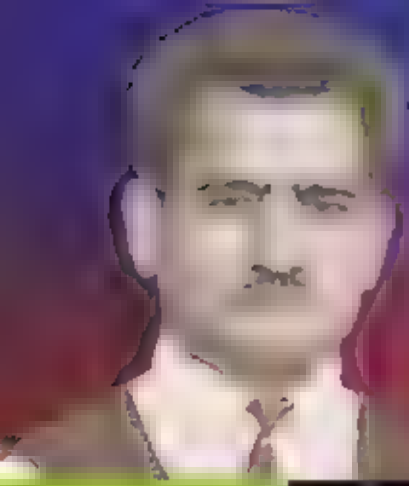
نوشتہ وقت

کیسل نمبر ۶۶ کیسل برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

52

صفحہ

مغربی حکومتوں کے، شورہ! مغربی حکومتی طبقہ کے، مانند کاٹھ اندھ بکس جمہوریت کے غفلت کدہ کے چند آمروں،
 ناسیوں، تنہا، نمرہ، بی، فرعون، فر، پر مشتمل حکومتی ڈالہ عوام، غاس کے، لوں پر حکومت نہیں سکتا، جسوں پر حکومت کیسے کرے گا۔
 دوں پر حکومت کرنے کا عمل حضرت برنیم فیصل اللہ علیہ السلام، حضرت احمق علیہ السلام، حضرت ایل فوج اللہ علیہ السلام، حضرت
 دوامیہ اسلام، حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی اہم کی
 تعلیمات ورنہ کے، ماننے، وں کی صحبت سے میرے کتاب۔ اس مذہب شش مغربی جمہوریت کے غر کے فتنہ، مرا اسکے حکومتی ڈالہ کو روکنے
 کیسے تمام متوں کے بل، شورہ، ایک مہر پر لٹا ہوا ہوگا۔ مغربی ڈالہ کے صدر نوں! تمہیں یہ معلوم ہے تمہاری کٹھن کی
 ہوئی ایٹمی طاقت تمہاری سب سے بڑی دشمن بن جو تمہارے صدر وں میں پل رتی بن۔ تمہارے کٹھن بھی پٹ ہیں، تم بہتہ جانتے ہو!
 گرن ٹیٹھی پانوں میں کوئی جاپانی، جرمنی، حرق، افغانی دل برداشتہ فریاد، جو تمہارے فتنہ، قتل و ماری، دشت ردی سے تھکے
 ن تھکے رہانی حاصل کر رہا ہے تو خود بخود خود خد و ایسے ہی سو گئے۔ صدر نوں یہ مر بات بن جو تمہاری سمجھ میں نہیں ملتی۔ فطرت
 کے پاس بہت سے اسباب ہیں۔ کوئی زلزلہ، کوئی زلزلہ، کوئی بجلی، کوئی طوفان، کوئی فطرت کا عمل تمہارے ٹیٹھی پانوں میں ٹھس جائے تو اس
 جہن رنگہ کو کو تباہ ہونے کے کون بھی سکتا ہے۔ رنگہ دے رہا ہوں! اپنے بہت بڑے دشمنوں کو جو تمہارے گھم میں پال رکھے ہیں۔
 ن سے تمہیں کون تحفظ دے گا۔ مخلوق خد پر تم رہو تمہارے کام۔ رنگہ فطرت کے عمل و رنگہ فطرت عمل کو کوئی روک نہیں سکتا۔
 نمبر ۶۔ یاد رہے! افغانستان کے عوام کا یہی جرم تھا کہ وہ نے ہم پانوں، مغربی، نیکی شہرک تک پہنچنے کیلئے افغانستان جیسے غیر ترقی
 یافتہ ملک کو فتح کرنے کیلئے حملہ کیا تھا۔ افغانستان کی عوام نے، نیکی سپر پاور وہیں جیسے طاقت کا راستہ رک دیا۔ اس جنگ میں پاکستان
 اپنی بھائے نے وہیں کے خلاف جہادی تنظیموں کے ذریعے افغانستان کی مدد کرتا رہا۔



بابا کی معایت اللہ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

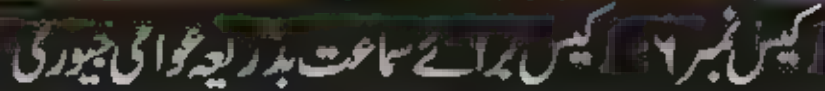
53

صفحہ

کیس نمبر ۶۶ کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

اپنے تحفظات کے لیے امریکہ اور مغربی ممالک کے تھیوریوں نے افغانستان کی مدد کی۔ مدنی ممالک کے مجاہدین کو اپنے مقاصد کے حصول کے لیے لٹا دیا اور ان مجاہدین کو جدید سونوں اور فریٹنگ دیتا، علمہ میاں رہتا اور افغانستان کی جنگ میں جموں تک دیتا۔ ان مجاہدین اور افغانستان کی عوام نے روس جیٹن ٹیم کے وقت کو شکست دی، اس نوپاش پاش دیا۔ روس بارہ ریاستوں میں بکھر گیا۔ روس کی شکست کے بعد امریکہ کی سپر طاقت بن کر بھر۔ اس کے مار۔ ہاکنڈ کاروں نے ایک مارش تیار کی اور امریکہ کے پارٹنروں کو جنگی جہازوں کے ذریعہ دستہ بنایا اور دیا۔ پارپاچے خیر فرما۔ رقمہ اچال بنے۔ اس ۹۱۱ کے دشت برائی کے واقع کا نامہ بن، دن اور اس کی تنظیم قاعدہ و جو افغانستان میں مقیم تھی بحر مقرر دیا۔ امریکہ نے افغانستان کی حکومت کا نامہ بن، دن و خطاب کیا۔ افغانستان کے حکمرانوں نے امریکی حکام کو گاہ کیا کہ وہ اس ۹۱۱ کے ایہ کا مجرم نہیں ہے۔ نامہ بن، دن افغانستان کا ایک ایسا مہمان ہے جس نے برسہ وقت میں رہنے کے خلاف جنگ میں افغانستان کی مدد کی تھی۔ اگر کوئی اس کے خلاف ثابت ہے تو بتا میں قوم و نامہ بن، دن کو ن کے جوے برادیں گے۔ امریکہ کے حکمران ولہ نے اس جواب اور جوہر درست تسلیم کیا اور اس واقع کو مجاہدین امریکہ نے اپنے تھیوری ممالک کو ماتھ دیا۔ افغانستان پر حملہ کر دیا۔ پاکستان امریکہ کا تھیوری ملک بن گیا۔ پاکستانی عوام حکومتی نوے کی اس پالیسی کے حق میں نہ تھی۔ عوام جو اس پالیسی کے خلاف بات کرتے ہیں حکمران ان کو امریکہ کے اشارے پر قاعدہ و مرط بان کا مودے برہو مائی اس کا قتل مرہ سے رہتے ہیں۔ یہ عمل حکومتی ولہ کی مجرمانہ پالیسی بن چکی ہے۔ حکومتی و۔ سے پوچھا جائے کہ تم کوئی جنگ اپنے ہم وطنوں سے لڑ رہے ہو۔ کیوں نہ کا بجا قتل کر رہے ہو۔ سب تک تم حقوق کو چھپاؤ گے۔ اس ملک میں کون دشت رہا ہے۔ فوجی سیاحتی حکومتی ولہ یہ مسمم مداورنگی نسلیں!



نوشتہ وقت

54

صف

نہ ہے۔ اسی دوران ال مسجد کے طلبہ، صاحبزادے، مراد علی خان کے حقوق نسواں کے رائے رائے رائے کے خلاف آواز اٹھائی۔ حکومتی ٹولہ نے حقوق نسواں کے نام پر مخلوط تعلیم، مخلوط معاشیہ، مخلوط حکومت کا قانون پاس کیا۔ اپنی مستورات و ان ایسڈ حکومتی عہدے، مرمرات، یاتہ طبقت کے تمام تنظیمیہ، عدلیہ، درنوں، پاکستان کے عہدوں پر اپنے ٹولہ، مرمرات، مستورات کے لیے بھرتی کے دروازے کھول دیے۔ قرآن حکیم و تعلیمات، درنوں، تعلیمات و ان مجرمانہ قانونی پالیسی، مرمرات کے خلاف ال مسجد کے طلبہ، صاحبزادے نے ہجی ٹیشن شروع کر دی۔ ان کی ایک ہی ایجنڈہ تھی کہ حکومتی و ان قرآن حکیم و تعلیمات کے خلاف ال حقوق نسواں کے لٹائی بی بی، عہد کاری، زن کاری کے رائے رائے رائے، رفقہ قانون کا خاتمہ کرے۔ مسیح سنہ، لٹائی، زن کاری کے خاتمہ کرے۔ طبقاتی مخلوط تعلیمی دروازے بند کرے۔ مخلوط طبقاتی معاشیہ، مخلوط طبقاتی، ان ش حکومتی و ان کا مذہب ش مغربی، جمہوریت کے غر کاروں، خیال زن کاری کا مغربی ظفر پاکستان میں ختم کرے۔ ان کے تمام شہی اخراجات کے بجٹ کا اضافی، ہتھ مٹ پر نہ ڈالے۔ قرآن حکیم، در سنہ ۱۹۷۱ء کا آئین، در اسلام کا نفاذ، عمل میں آنے والے ان کی خاطر یہ ملک پاکستان، معرض وجود میں آیا تھا۔ بین حکومتی ٹولہ، وہ بات سب رس آتی ہے۔ وہ بیوں اپنے تعلیمی، سندوں، نئی حکومت، در حکومتی با، اسی ٹولہ میں، حکومتی ٹولہ، در غرض مرمرات، یاتہ شہی طبقت نے حقائق بدلنے کیلئے حسب طریقہ، ذریعہ، باغ کو استعمال کیا۔ ان کی شہرت کو خراب کیا، دوران کا قتل جاری کر دیا۔ کیا پاکستانی عدلیہ، در فوجی و مر کمانڈر، بری، بحری، ہوائی فوج کے سربراہ، یہ مجرمانہ لٹائی، عہد کاری، در طبقاتی نئی حکومت کو بدل سکتے ہیں؟ اگر عدلیہ، در فوجی سربراہان، یہ مرجعات ہیں تو ان کا نام تاریخ، اسلام میں روشن دستور، محمود، کامران زبان، بن جائے گا۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامنِ ایمان میں نہ ہو تو ہر مومن کی زندگی کیسے!

نوشتہ وقت

کیسل نمبر ۶۶ کیسل برائے سماعت بدریغہ عوامی جیوری

55

صفحہ

نمبر ۸۔ مذہبِ شِش مغربی جمہوریت کے انفر کے یابی ترموں و فوجی ذمہ پرہیز شرف نے اس مسجد میں سے غصب کی تعمیری درگاہ
حفظہ کا چھوڑا۔ طویل عرصہ تک میسرہ یہ رکھا۔ فی وی دروہ سے ذریعہ باغ کے ذریعہ حکومتی ٹولہ ان کی ایجنسی ٹیشن کو ختم کرنے کے
یہ مختلف طریقہ کار سے نئی شہرت کو برقی طرح نقصان پہنچا رہا۔ ان کو دہشت گردوں کا بان و ملک کے امن کو تباہ کرنے کے قاعدہ
کے خواہش حمد و مر جیت بدن سرمانہ ناموں سے نو رہا رہا۔ یہ بنیادہ تعلات جھوٹے کلمات کوئی وی دروہ سے ذریعہ باغ کے ذریعہ
یک طرفہ فی وی دروہ میں مسلمانوں کی برادری میں اتقویٰ سطح پر رہا رہا۔ حکومتی تمام مشینری نے اس مسجد و دروہ حفظہ کے خلاف
پر پیانڈہ کی میڈیا و رجاری برادی و روٹیا کو خواہ ثابت رہے رہا۔ پاکستان ایک عامی دہشت گرد ملک ہے۔ ایک طرف حکومتی وزیر و مشیر
و سرکاری علی عہدیدار، علماء سے تحریک کو ختم کرنے کے لیے مہم چلتیں رہے رہا۔ دوسری طرف نئی شہرت ذریعہ باغ کے ذریعہ
دنیا بھر میں غربت رہے رہا۔ جو کوہ و دروہ اس ایجنسی ٹیشن کو ختم کرنے کے لیے فی وی دروہ ذریعہ باغ کے ذریعہ اس مسجد و دروہ حفظہ کی
درگاہ کو افغانستان اور تمام دنیا کے طالبان و قاعدہ کے دہشت گردوں کا فرینٹ سٹو بن کر رکھا دیا۔ فوجی ذمہ دروہ کا یہ فی حکومتی ٹولہ
نشریاتی طور پر دین، امن، ملک، امن و دعوہ، امن میں برقی طرح ملبوث ہوتا رہا ہے۔ قرآن حکیم کے نصیحتات، تعلیمات کے
خلاف مغربی جمہوریت کے انفر کے مغربی چھوڑا چھیلنے کے لیے محو و تعلیم، محو و معاشہ اور مخلوط حکومت کا لاشی، بدکاری کا محم ملک پر
مسلط کر دیا۔ قرآن حکیم کی تعلیمات اور ملی خزانہ لوٹنے میں مذہبِ شِش جمہوریت کے انفر کے ۱۸ ایسی ہی جماعتوں کے رہنما، نے پہلی
ممبران جینی حکومتی و رپوزیشن ٹولہ و رکازہ کاری مراعات یافتہ شائق طبقہ کے فر، حکومتی و دروہ پر اس قانون کے ذریعہ ملی خزانہ کو ۴۹
و راہ فیصد مردوزن مل روٹے لگے۔ ان اخراجات کو برداشت کرنے کے لیے روزمرہ و خورد و نوش کی اشیاء کی قیمتوں میں، بجلی، گیس، تیل کی
قیمتوں میں اضافہ، ٹیکسوں میں اضافہ، کاری و مزد میں کمی، وغیرہ میں اضافہ جو مسلمانوں کے معاشی قتال کا سبب بن چکے ہیں۔



بابا گی حناایت اللہ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

58

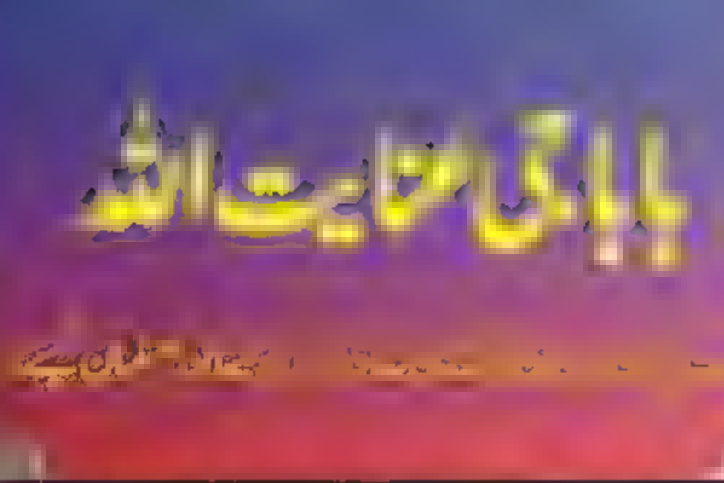
صفحہ

کیس نمبر ۶۶ کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات کے منافی، متضاد مغربی جمہوریت کے کفر کا ایک محکوم ملک پر مسلط کیا ہو۔ متعدد نیک حکومت کی طرح جاری رہا۔ بائیں و دھرمیہ و حکومتی خد روئے کی طرح حکومت چلا رہا۔ ۱۹۵۱ء سے ۱۹۵۷ء تک گمریز کا دستور ملک پر مسلط باطل نیک حکومت کی بھی کی طرح جاری رہا۔ ۱۹۵۷ء سے ۱۹۵۹ء تک حکومتی خد روئے ملک کا "مین مرتبہ نہ رہا۔ عوامی انتخابات کی روشنی میں ۱۹۵۹ء کو پاکستان کا "مین مرتبہ" دستور دیا گیا، مگر حکومت پر راج کرنے کا قانون پاس ہوا۔ جو "نیک" ملک کی حکومتی خد روئے کی فوجی ڈکیتوں نے ملک پر راج کرنے میں دیا۔ قرآن حکیم کا بائیں جمہوریت کے کفر کا پجاری یہی حکومتی فوجی ڈکیتوں نے ملک، ملت کا دینی، معاشی، معاشرتی تباہی کا ذمہ دار و مجرم بنایا۔ عوامی حدیث مجرموں کو قوانین کے مطابق نہ دے۔ قرآن حکیم، ۱۹۵۹ء کا "مین و مردم کا قانون" میں لے۔ بائیں جان بخشی کا کوئی ذریعہ نہیں وقت کی طور سے سر پر کھڑی ہے۔

نمبر ۱۰۔ کی دہریس یہی حکومتی خد روئے نے اس مسجد کی دینی اور کادکے چار پانچ بنیادیں رکھا، طباہیات و رن کے ساتھ جو مردم کے لئے قرآن حکیم، ۱۹۵۹ء کے "مین کی حق کے یہ بیگی میشن رہ رہے تھے مانتاں رہے رہا دیا۔ گمریز کے جیوں کے بائیں کے زادی کے شہیدوں کی یاد تازہ دہریس۔ سولہ رہ دعوے ان بارس فرید ملک "رنگریہ نہ دیت کے یہی حکومتی عیاش مجرموں نے درخند رنگوں کے مے خانے کی پیدا و فوجی ڈکیتوں پر یز شرف و رس کے مائے سیر نریوں "رہیہ خد روئے کے خلاف نیکہ مڑے ہوئے۔ اس حکومتی خد روئے کے مجرموں و فوجی ڈکیتوں نے فون کے نموں و رس کو اپنے ہم وطنوں کے قتل کے یہ ایک بار پھر بھونک دیا۔ فون پاکستان کی ماست و مشرقی پاکستان کی طرح ایک بار پھر بری طرح مجروح کیا۔ عوام الناس کے دلوں میں فون کے خلاف نفرت پھیل گئی۔ اس فوجی بیہ کے بعد ان صلب و رطوبات کے متعاقبین و دعوے نے مشرقی پاکستان کی ملتی جلتی کی طرح فون پر جسے شامت و روپ۔ فوجی ڈکیتوں پر یز شرف و یہی حکومتی خد روئے نے مشرقی پاکستان و نفرت و نفق و رشتہ رانی "گ" ملک میں پھر پھینکی۔



babagesmayatullah.blogspot.com

بابا جی عنایت اللہ



نوشتہ وقت

کیس نمبر ۶۶ کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

صفحہ

59

نمبر ۱۱۔ کیا مریدہ ورس کے تھوڑی دیر پاستانی فوج کی بندوق کی گولی توپوں و گولوں کے گولے، نیکی کا پتہ، شینڈ، جنگی جہازوں سے بمبارمنٹ و مارہاں جسے رکے جانے یا تھوڑا دیا مریدہ ورس کیل ورنڈیا کے یگانوں یا خود شہدہ ورس کو تاش برکے ن و تم مرتے ہیں یہ عوام کا ہستی قتال کیا جاتا ہے۔ تمیں ا کھونپے پتیاں ہر روز ن سات سے ہر وقت ہر کے عوام ہجرت برکے ملک کے مختلف محفوظ مقامات پر اپنی جان بچانے کے لیے پختہ رہے۔ ہر بھی تک یہ عمل جاری ہے۔ عوام میں ورن فوج پاستان کی سپہ دہم بھل بنتے ہر رہے ہیں۔ مریدہ نے فوجی ڈسٹیٹ پر ویز شرف ورس کے سیاسی حکومتی مجرموں سے خفیہ ذیل برکے افغانستان کی جنگ کی گک کو بڑے عین رنڈ طریقے سے پاستان میں چھپا دیا ہے۔ حکومتی وادعہ عوام کو حقائق سے ہر رکھنے کے لیے حالت کو بھی ہر تمہید بن عوام کا قتال جاری ہے نہ ہونے ہے۔ کیا ملک کی عدلیہ کا یہ فرض نہیں بنتا کہ وہ مسئلہ ہر عوام کے جذبات کی رانمانی برے ورن فوجی یا کسی نولہ کے مجرموں کا تدارک کرے۔

نمبر ۱۲۔ ذرا اس سیاسی ورن فوجی مجرم حکومتی وادعہ سے پوچھو ایا جائے کہ بھل ہر جہاں کیا ہر نفس نے یہ خیال رکھنا کہ ہر مسدہ کیوں ہر رکھی ہے۔ یہی ورن فوجی حکومتی سربر ہوا یہ تو دیکھ جائے کہ ہر بات، اتحاد و مولوی عمر، سونی محمد ورن مذہبی سیاسی فرقہ پرست سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کا سد متو حکومتی وادعہ نہیں مانتا۔ لیکن یہ رکھو اقرآن حکیم ۱۹۷۳ء کا ۱۹مین ورن سد م کا لٹا تو پاستان کی عوام کا بنیادی مسئلہ ہے کیا حکومت کے پاس ملک کی تمام ریورسٹیوں میں قرآن حکیم کو سمجھنے والا کوئی فرد نہیں؟ کیا پاستان کی عدلیہ میں قرآن حکیم کے قوانین و ضوابط کو جاننے والا کوئی نہیں؟ کیا پاستان کے سولہ ہر عوام میں بھی اسلامی منشور کو سمجھنے والا کوئی نہیں؟ خدا کا خوف رہے۔ اگر سد م کا لٹا ممکن نہیں تھا تو قرآن حکیم ۱۹۷۳ء کے ۱۹مین ورن سد م کے لٹا پر پوری قوم متفق کیسے ہونی تھی۔ پاستان کا شخص سیاسی مذہب ش مغربی جمہوریت کے لٹر کا حکومتی ورن فوجی ڈسٹیٹوں کے ہر رہا رنڈا صاب نولہ کا یہ کیا مایہ جو زب کے کون سے فرقہ کا سد م نافذ کیا جائے۔



جب دامنِ ابرو میں نہ ہوتا، نہ مہر، نہ سہاگن کیسے!

ضفر

کیسل نمبر ۶۶ کیس برائے سماعت بددیواری عوامی حیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۱۳۔ حق غدر رٹوجی ڈائیکٹر پرویز مشرف نے فون کے پیچھے دست و پا بیاہنے کے متعدد درجن بڑا فسران کو قلعہ میہ مددیہ کے علی عہدوں پر قینات کر کے ملک فوجی ٹیٹ میں بدل کر رکھ دیا۔ ریٹشن، سفارش، رشوت و ہبہ میں پھوٹ پڑی اور ارجح ہوئی جو رقی ہے۔ پیٹر میہ سینڈل، LPG سینڈل، گندم کا سینڈل، مثیل مل کا سینڈل، برقی کاریوں کی خریداری کا سینڈل، مٹی و مائل امانے پونے دھوس فروخت کرنے کے سینڈل، مجرمین یا سندنوں کے معاشی لوٹ مار بجز نہ دینے کے سینڈل، فوجی ڈائیکٹر پرویز مشرف کو حکومتی مجرموں کا تاحیات مسم یق کا سر برہنہ کرنے کا سینڈل، سولہ روزہ مسم کے متوقع نصب کرنے کا سینڈل



بابا جی عنایت اللہ

ایسا محفل نہ ہوگا سلام کیا اور مسلمان کیسے



61

صفحہ

کیس نمبر ۶۶ کیس برائے سماعت بد ریعہ غوامی جیوری

نوشتہ وقت

جنس فخریہ بدری پر یکم کورٹ آف پاکستان کان جرم ورہ نے فی وجہ سے غوامی سے برخواستہ رہنے کا سینڈن۔ نے حج و تہجد کے اپنے جرم کو بدری رخصتے کا سینڈن جو مہاشیہ شہرت کے برسر یکہ کے پر اور نے کا جرم، اس پر حتمی فیصلہ کرنے کا اور غوام کا رپہ میں قتل رو نے کا جرم، بشارتوں کو غوام کے ن و غوامی کے مائے کا جرم۔ امریکہ کے بنے پر ملک کے عظیم ہیوت و رنامہ امریکہ ان ڈسٹرکٹ ہد تقدیر خان کورشت، برپشن، کمیشن و رانی آید یا نوینی و فداخت رہنے کے خط، بے بنیاد غرامت اکا برن فی شہرت و ثواب رہنے کا جرم۔ پھر ان کو امریکہ کے بنے پر باجو ز قید رہنے کا جرم۔ ایک محسن عظیم قومی ہیو و غوام کے زمانہ رہنے کا جرم۔ ان جرم کے خلاف وکالے تحریک پرانی۔ غوام کے راجہ کے فوجی ڈیٹیل پر ویز شرف کے پاس کوئی رستہ نہ رہا کہ وہ اپنی جان ہی مر ملک سے بھاگ گیا۔ یہ مجرم سیاہی حکومتی فائدہ بہاں سے ایک پر۔ پر ویز شرف فوجی ڈیٹیل نے ہارس برید تک و رخصت کے خواہ مخواہ قانون کے ذریعے تمام ملکی مجرموں کو غوام میں سے غوام بنایا اور اپنی جان بچا۔ مدیہ و آزادی ایک حج فخریہ بدری و جنس، وکالہ و غوامی اس جنس میں شہوت کا شہر ہے یا مدیہ عدل کے شر کا پھل غوام تک پہنچا سکتی ہے و مجرم حکومتی لوہ و لہ و رتک پہنچا سکتی ہے۔ یا فوجی سیاہی حکومتی فائدہ تمام فوج، پولیس، ریجنل سپاہ مجرموں کو تحفظ فراہم کر سکتی۔ یا تمام مائل مجرموں کو بچا سکتے۔ یا یہ غلام فوجی میں ہوتا نہیں تھے۔

نمبر ۱۴۔ فوجی ڈیٹیل پر ویز شرف ملکی زمین تھانے و امکی مدد رہا، امریکہ سے ملک دشمن نیکو معبد کے رہنے والے مجرم، ملکی شہرت و راس نہایت کا قاتل، اپنے تھانے مجرم سیاہی سندھوں سے مل رہی پلاز پارٹی کی چور میں بقیہ بھوت قتل یا۔ جاے و قوم سے تمام قتل کے نشانات مٹا دیے۔ حکومت چھوڑنے سے قبل پر ویز شرف نے مین آرو و غوامی شہرت کا ایک رہا کا قانون بنایا و ملک پر مسلط کر دیا۔ اس کے ذریعے و ملکی حکومت یہ سیاہی فوج کے مجرم ہاتھوں میں رکھے گیا جن کا رورہ شخص برپشن و جرم غوامی وجہ سے ملک میں ہی نہیں بہت تمام دنیا میں جانا پہچانا جاتا تھا۔ اس نے نصف ملکی زروری جو بقیہ کا خاتمہ تھا۔



بابا جی عنایت اللہ

بانی و سربراہ تحریک اسلامیہ پاکستان



نوشتہ وقت

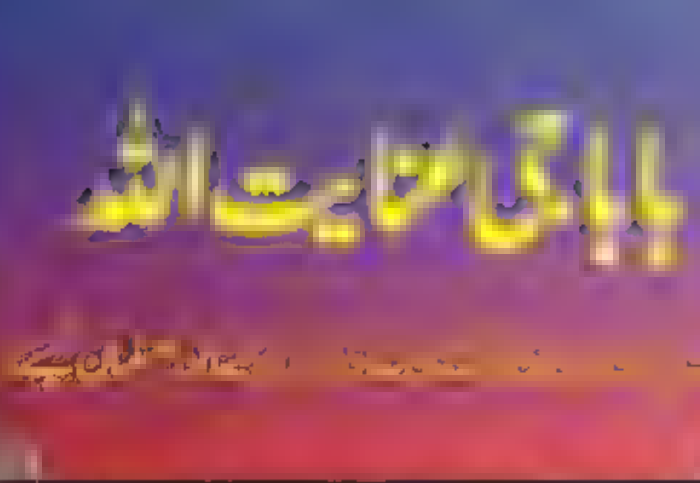
کیس نمبر ۶۶ کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

62

صفحہ

ہم کو انہوں نے اپنی حیات میں نئی مملکت سے لے کر رکھا تھا۔ جن کے آپس میں ناگہانی حالت بھی درست نہ تھے اور آپس میں ایک دوسرے سے دور ہو چکے تھے اس کو حکومت پر مارنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے تمام معاشی معاشیاتی قتال کے آپس معاف ہے۔ سزائے محل کا آپس معاف کیا۔ غبن کے کئی آپس معاف ہے۔ اس دن کوئی ہونی ۶۰ برس دن کا رقبہ جو اس ملکوں میں پڑی تھی۔ اس کا آپس ہونڈ کی عدالت میں چل رہا تھا۔ اس کے علاوہ ہر قسم کے جرائم کے آپس معاف ہے۔ صرف علی زرداری کی بنیادی قید صرف میڈیکل تھی وہ کسی سرکاری دوسرے میں زیادہ سے زیادہ رہا، ان میں راجہ سپہی یا ذریعہ پھرتی ہو سکتا تھا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے صرف علی زرداری کے لیے ملکی قانون بدل کر رکھ دیا۔ پیپلز پارٹی کے متعلقین اور نامور شخصیات کو پیپلز پارٹی کی قیادت سے فارغ کیا اور ان کو گمان کی زندگی میں بھٹیل دیا۔ پیپلز پارٹی کا ناتواں فوجی ڈکٹیٹر نے امریکہ کے شہر پر اپنی جان بچانے کے لیے ایک ذیل طے کی، ان کے قانون بنایا۔ باقی طور پر ملکی سیاستوں کے تمام معاف ہے۔ تمام ملک دشمن ملکی اندرونی مجرموں اور سپہ فوجی سیاسی حکومتی قوا کی باقیات کو ملک پر مسلط کر دیا۔ جو اس کو اور امریکہ کی پالیسی کو تحفظ فراہم کرنے اور جاری رکھنے پر رضامند ہوں۔

نمبر ۱۵ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، جس کے تمام فوجی سیاسی حکومتی جرائم کے مجرم کھٹے سے۔ باہمی مشورت کی۔ پابندی تھی فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اس عوامی مینڈیٹ حاصل کرنے کی حکومت پر شب خون مارا تھا۔ اس کے صدر رفیق تارڑ کو بلاتا اور اس کو حکومت سپرد کر دیتا۔ اس نے بہت بڑی مینڈیٹ کی حکومت کو جس کرنے کی بجائے نے نیشنل روائے کا فیصلہ کیا۔ صرف علی زرداری کو حکومت تک پہنچانے کے لیے ہر قسم کا حربہ استعمال کیا۔ تمام ملکی مجرم فوجی اور کمانڈر انہوں نے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے ساتھ مل کر ملکی دشمن قوا کے ساتھ مل کر ملکی دشمنی کی۔ ملک کو امریکہ کے ہاتھ فروخت کیا۔



نمبر ۱۱۔ فوجی اسٹیٹ پر وزیر شرف تو جہاں بھی ہے میری بات غور سے سن لے۔ یہ امریکہ جیسی بین الاقوامی طاقت، اس کے اتحادی تمہیں یہ تمہاری حکومت کو بچاتے ہیں۔ یہ امریکہ، اسے اتحادی، ورتم افغانستان کو شکست دے سکتا ہے۔ نہ رزنی ورنہ پاکستان کا مغربی جمہوریت پسند حکومتی ٹولہ افغانستان میں قزاقان حاکم جمہوری نظام یعنی، مدنی جمہوریت کی بجائے مذہب شمس مغربی جمہوریت کے غر کا طبقاتی نہی مسکومت طبقاتی نہی تعلیم، طبقاتی تعلیمی، ورنہ، طبقاتی معاش و مخلوط مسکومت مخلوط تعلیم معاش ورنہ یہ ضرورت کی بحر ماہ مغربی سیاست ورنہ اس کا حکومتی ورنہ ورنہ کامر مات یافتہ شاہی طبقہ، طبقاتی معاشی تقسیم ورنہ میکن، ورنہ ٹرین، ورنہ کے صدر یہ، اتھلی میہ کے طبقاتی، کار، پاپ ورنہ پاپ ورنہ ری کا خاتمہ، ورنہ ورنہ بجائے گمریزی زبان کی سرکاری برتری، قزاقان حاکم ورنہ مغربی دانشوروں کا نہی مسکومت نافذ نہیں ورنہ سکتا ہے۔

بابا جی عنایت اللہ



64

صفحہ

کیس نمبر ۶۶ کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

یہ نظم یاقی جنگ افغانستان و پاکستان کے مابین رہنمو مکی جنگ میں نہیں۔ یہ خیمہ اور شاہ کی جنگ ہے۔ یہ نمبر ۱۰۰ حضرت برہنہ علیہ السلام، یہ مہوی علیہ السلام، فرعون، یہ تہا علیہ السلام ورنہ کی عبادت گاہوں ورنہ کی قیامت کو تہ کرنے کی باطل قوتوں ورنہ مہوی علیہ السلام حضرت امام حسین علیہ السلام ورنہ کے نظریات کی جنگ ہے۔ دنیا کے ممالک پر تمام پیغمبر ان کی الہامی کتابوں کے نظریات اور تعلیمی نصاب کو ماننے والوں ورنہ کو تہ کرنے کی باطل قوتوں کی جنگ ہے۔ اس جنگ کی شکست کی شرمندگی ان کا نصیب ہے۔ مسلمان جانتے ہیں کہ جان مقدس کی بی بی ہوتی مانت ہے۔ وہ اس کی بارگاہ قدس میں پیش کرنا ایک افضل ترین عبادت سمجھتے ہیں۔

نمبر ۱۔ اس نے قبل شرقی پاکستان کے لیے کے بعد ان مجرم سیاق و سباق کی حکومت نے مغربی پاکستان کے مین وینٹ کو توڑ کر اس کے پانچ پاکستان بنائے۔ پانچ صوبائی حکومتیں، ایک مرکزی حکومتی ادارہ کے مینڈٹ کا ادارہ بھی خوب پھیلتا پیوست رہا۔ ان صوبوں میں بے شمار یمنی، پانچ گورنرز، پانچ گورنر سب سے اعلیٰ، پانچ بلایاں، بے شمار وزیر، مشیر، بے شمار ان کے تمام حکومت کو چالنے والے، مراعات یافتہ شاہی طبقہ ورنہ ان گنت سرکاری عہدہ۔ وفاقی حکومت کا حکومتی ادارہ مراعات یافتہ شاہی طبقہ۔ مینڈٹ کے شہنشاہوں کا بادشاہ ورنہ، بے شمار وزیر، مشیر، وزیر محکمہ صدر پاکستان۔ ان کا شاہی مراعات یافتہ سرکاری طبقہ۔ ان کا اقتدار پر عہدہ بے قسطنطنیہ کی عیاشی، معاشی و معاشی ترقی کے سبب بے قسطنطنیہ چلے آ رہے ہیں۔ شرقی پاکستان کی عید کی نورس آگنی۔ بے شمار محکمہ بات کی مشورہ رتیں، بے شمار اعلیٰ سرکاری عہدہ کی آسامیاں، بے شمار سرکاری ملازمتیں، ان کی اعلیٰ شاہی تختوں ہیں، شاہی سرکاری رہائشیں، شاہی سرکاری سہولتیں، شاہی سرکاری گاڑیاں اور پٹرول کے بے شمار خرچات، تنہ فائدہ زندگی کا اندھ مسومت، مذہب شاہی مغربی جمہوریت کے کفر کے اس شاہی حکومتی ادارہ و طبقہ کی میرٹ بن چکا ہے۔ سارے رہنما مسلم مہور غی سبوں کو ان کی عیدیت۔ محرم ورنہ کی شب و روز کی کمائی ہوئی دولت، وسائل، ملکی خزانہ پر تہا، جس ہونا عوام الناس کو بنیادی ضروریات حیات۔ محرم ورنہ کی مذہب شاہی مغربی جمہوریت کے کفر کے تمام حکومت کے حکومتی ادارہ ورنہ مراعات یافتہ شاہی طبقہ کا دستور حیات ہے۔



جب دامنِ ابرو میں نہ ہوتا نہ مہر نہ سہاگن کیسے!

صفی

کیس نمبر ۶: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی حیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۱۸۔ ان کو فیصد سہاں، محنت، محرومی، رہنمائی، مال، مال، تجارت، ملکی ملکیت، ملکی خزانہ اور اجتماعی ورثہ سے محرومیوں ہیں۔ نہ ان کے یہ وہی سرکاری محسوس کوئی رہائش، نہ وہی کلب، نہ شاہی تھوڑا نہ سرکاری گاڑی نہ ڈرائیور نہ حفاظت کے لیے گن مین۔ ان کے ساتھ ان کو قمر بن حیدر کے زمین، قطعات، تعلیمات کے باغی، مغربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی نوالہ، فوجی ڈائیٹوں، نال مرہاں، حسن نوالہ، مزدوروں، ملکی، مال، خزانہ کے محرومی، بیماری، تشدد، بیروزگاری، ضروریات حیات سے محرومی کی بنا پر خود کشیوں، خودکشیوں، مرپنی والوں کو زہم پانے پر مجبور کر رکھا ہے۔ آزاد یہ عوام کے تعاون سے ان اینٹ کو فوری طور پر بحال کرے۔ ملکی وسائل اور خزانہ ان وہشت گردوں سے بچانے، انھیں مہمکت چانے کے لیے عوامی حکومت قمر بن حیدر کے قطعات، تعلیمات کی روشنی میں یونین کونسل کی سطح پر تھم کرے۔ حسب ضرورت چند رکان بھی مہمکت کو چانے کے لیے مہیا کرنا ایک بہتر شیون ہوگا۔



بابا جی عنایت اللہ

پیشوا مسلم لیگ پاکستان



66

صفحہ

کیسل نمبر ۶۶ کيس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

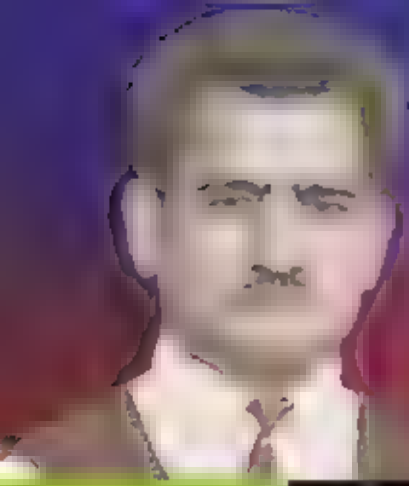
نوشتہ وقت

مذہب شِش مغربی جمہوریت کے غر کے فوجی اکیڈم پر پین شرف ورس کے بارس ٹریڈنگ و رنٹھ یہ نہ ورت کے مہر سکوتی نوالہ کانسائی
قن و رمعائی قن کا ر حساب زمانہ وقت کی بنیادی نہ ورت ہے۔ عوامی حکومت کے رکان و یک ماسک، عز و رحمت شِش بہت مند
کے مطابق نہ وریات حیات مہیا رنا ایک وینی فریضہ ہے۔ کیونکہ کوئی مالک اپنے کسی ورم و اپنی حیثیت سے زیادہ تھو گائیں یا رتا۔
سوالہ بر زحوم کے ورمین و ان کی حیثیت کے مطابق نہ وریات حیات مہیا رنا۔ ورنہ پاکستان کی معیشت وچہا ہو مذہب شِش مغربی
جمہوریت کے نظام حکومت کے غر کا نہ ملک و ملت کے سد و ثتم رنے کا کھانا و عمل جاری رکھے گا۔ مذہب شِش مغربی جمہوریت کے
کفر کے س ستمند نظام حکومت ورس کے سکوتی بلین وولہ کے سپہ و ملت و ملت ورنہ سوالہ بر زحوم و رنٹھ نسلوں کے بنیادی حقوق کا
قن و پاکستان کو ختم رنے کے مت و ف ہوگا۔ مذہب شِش مغربی جمہوریت کے غر کے ۱۸ ایسی جماعتوں کے قن مجرم و قن حکیم کے
باقی ورنہ رنٹھ کے تمام مذہب شِش مغربی جمہوریت کے غر کے مجرم و نظام حکومت کی باری باری حمد فی رتے تر رہے ہیں۔
مذہب شِش مغربی جمہوریت کے غر کا نظام حکومت کیا ہے ورس طرح سہم تیار رتا ہے ملک کے تمام سہم کہلیوں تک کیسے پہنچتے ہیں؟ اور
ماہظہ فرمایے انور نیچے کے حقوق کو پر کھنے وریان رنے میں وئی غلطی تو نہیں!

نمبر ۱۹۔ پاکستان میں مذہب شِش مغربی جمہوریت کے غر کے جائیداد و رہہ مایہ و رچہ مات ہر رفر و پر مشتمل گمریز سہارہ و دھند ر نوالہ کا
ایک ستمند نظام حکومت ہے جو نہیں ورنٹھ میں ورنہ گمریز نے س مفتوحہ ملک کے عوم و مقبوم بنانے کے یہ نالذ کیا تھ جو تین تک
پاکستان کی عوم پر مسط ہے۔ کسی ایک یمرین کے حلقہ انتخاب میں ایک لاکھ وٹ موجود ہیں۔ کم و بیش ۱۸ ایسی جماعتیں نیشن
میں حصہ لیتی ہیں۔ ان میں ایک جماعت کا نمائندہ ۲۰۰ روٹ لے رکھا گیا ہو جاتا ہے۔ تقیاً ۸۰ روٹ دوسری یا تکی جماعتوں
کے میدہ روٹ کے پاس ہیں۔ تمام جماعتوں کے میدہ روٹ کے قس کے وٹ زیادہ ہیں۔ لیکن دوسری تمام سیاسی جماعتوں کے
میدہ روٹ کے پاس ۸۰ روٹ موجود ہیں۔



نمبر ۲۰۔ پاکستانی سولہ روہر مسلم مد کے فرزند و قمر ان حکیم کے منشور کے خلاف کم و بیش ۱۸ سیاسی جماعتوں کے سیاسی فرقوں، سیاسی منشوروں کی عملی زندگی میں جھٹلا کر دیا گیا ہے۔ قمر ان حکیم کے نظریات کے متنازع مغربی جمہوریت کے کفر کے پہلی مبینہ کے تحقیق کردہ قوانین منسوخ کر کے کلچر کی مخلوط تعلیم مخلوط معاش و دھرم مخلوط حکومتی بنیاد و ماحولیات یا نہ شامی طبقہ تیار کیا جا رہا ہے۔ پاکستان میں چادر اور چادر دیو رو کے نظریات کو قمر کے مریخی، افحشی، بدکاری، زنا کاری کا مغربی کلچر کا قریبی طور پر مسدود کر دیا گیا ہے۔ جس کے ذریعے مذہب، شمس مغربی جمہوریت کے کفر کے سیاسی، فوجی حکومتی بنیاد ملت اسلامیہ کی نسلی و قمر ان حکیم کا باقی، منکر، منافق بن کر رکھ دیا ہے۔



بابا کی عنایت اللہ



بہارِ نبویؐ میں سچے سچے پیغمبرؐ کی آمد

68

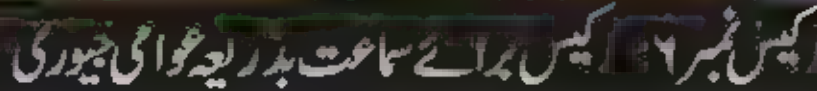
صفحہ

کیس نمبر ۶۶ کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

اقتدار کی ٹوک پر سوال رہزموں کے ۲۹ فیصد حقوق نسواں کے نام پر مستورات کا اقتصادی بوجھ حکومت کو۔ تیار کیا جا رہا ہے۔ اس پالیسی کے ذریعے انتظامیہ مدد یہ امر انوائٹ پاکستان کامرعات یافتہ شاہی طبقہ کے مرد و زن تیار ہوتے اور پھیلتے رہے ہیں۔ قرآن حکیم کا باغی، منکر، منافق حکومتی والے امر مرعات یافتہ شاہی طبقہ طلب کے اقتدار پر قابض ہو چکا ہے۔ ملک کے تمام مائل، تجارت اور ملکی مسیتوں کو اپنی وراثتوں میں بدتر اور ملکی خزانہ کو پالٹ مٹی بنانا چاہا جا رہا ہے۔ ملک کے سوشل رہزموں کو انگریز کا پروردہ حکومتی والے امر ان کا شاہی مرعات یافتہ طبقہ مذہب شمس مغربی جمہوریت کے غم کے نظام حکومت کے ذریعے اہل وطنوں کو محکوم، غلام، قیدی اور بے بس بن چکا ہے۔ یہی فوجی حکومتی والے کے قرآن حکیم کے باغی امر اس کے نظام حیات کے دشمن مجرموں سے نکلنے والی سہ خدمت کا تحفظ کیا اور نہ ہی مذہبی اقتدار سے اہل وطن کو رہنمائی دیا ہے۔ یہ حکومتی والے مذہب شمس مغربی جمہوریت کے نئے حکومت کے غم کے امر اس کے نامزد ہونے کے سبب ذرائع اہل ان کے ذریعے گمارتا ہے۔ اس باطل، غاصب سفر کے نئے حکومت کے خلاف آواز اٹھانے والوں کو طہان اور مذہب بردار کا نام دے کر ان کا قتال کیا جا رہا ہے۔ اپنی حکومتی برتری اور اجارہ داری کو مضبوط سے جا رہا ہے۔ یہ عوامی مدد یہ پاکستان میں اسلامی جمہوریت کا نئی مملکت فوری طور پر رائج کر سکتی ہے۔ اس کی خاطر یہ ملک بنایا گیا تھا سو یہ رہزموں کو حکومتی والے امر ان کے مرعات یافتہ شاہی طبقہ کے خلاف سول نافرمانی کی تحریک کے ذریعے از خود یونین بننے کی سطح پر اسلامی جمہوریت اور اسلامی نظام مندرجہ قلم کرنے اور چلانے کا عمل جاری کر لے۔

نمبر ۳۱۔ ستر فیصد سمن، آتش فیصد مندرجہ شمس، مزدور، مزدور اور عوام الناس ملک کے مائل، مملکت، تجارت، ملکی منیت، ملکی خزانہ اور اہل وراثت کے محروم رہے گئے ہیں۔ ان کو غربت، بیماری، تشدد، بیکارگی، مذہبی حیات کے محرومی کی بنا پر خود کشیوں، خود سوزیوں میں مبتلا کیا جاتا اور اپنے بیوی بچوں کو زہر پلانے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ عوامی مدد یہ عوام کے حق من سے من و نیت کو فوری طور پر بحال کرے۔ نئی مملکت چلانے کے نئے عوامی حکومت و یونین بننے کی سطح پر قلم کر لے۔



نوشتہ وقت

69

صفر

نمبر ۲۲۔ قرآن حکیم کے تفسیرات، تعلیمات کے باقی بہ کثرت وفاق مذہب کش مغربی جمہوریت کے غرضی ۱۸ ایسا ہی جماعتوں کے رہنا اور ان کے کم و بیش ۲۰۰۰ مردان مصلحتی مہمان واران کے ہم نوا ہونے کی وجہ سے یہاں فوجی دیکھتے ہیں کہ چند بزرگوار واران کے مشیر، وزیر، فیہ، وزر نے علی پٹیالہ، گورنرز، وزیر مختص، صدر پاکستان سولہ روز پہل وطن رہائش میں، مزدوروں، محنت کش، ہندو مندوں، عوام الناس کے معاشی، معاشرتی و مدنی حق کے مجرم ہیں۔ خوں نے قرآن حکیم کے منشور کو ۱۸ ایسا ہی جماعتوں کے منشوروں میں تقسیم کر کے قرآن حکیم کے منشور کی وحدت کو ختم کر کے ۱۸ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے منشوروں میں منقسم کر دیا ہے۔ اسی طرح سولہ کروڑ مسلمانوں کی جمعیت کو ۱۸ ایسا ہی جماعتوں میں تقسیم کر کے صفت کی جمعیت کو ۱۸ جماعتوں کے سیاسی فرقوں میں تقسیم کر کے رکھ دیا ہے۔ کیا مولوی مدنیہ مجرموں کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں آسکتی ہے۔ کیا مولوی مدنیہ قرآن حکیم ۳۵-۱۹ کا تعین و مراد کاغذ برستی ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامنِ ایمان میں نہ ہو تو اللہ کی رحمت کیسے!

نوشتہ وقت

کیسل نمبر ۶۶ کیسل برائے سماعت بدریغ عوامی جیوری

صفحہ

70

نمبر ۴۳۔ فوجی ڈسپٹر پر ریڈیو شرف کے ماتے بارس فریڈ ٹک، مرنظر یہ ضرورت کے مجرموں کا یہی حکومتی شاہی خد رنو۔ مرس کامر مات یافتہ بن وقت شاہی طبقہ ہاتھ جوڑے کھڑ رہتا۔ اس بد مردار، بھلی بھلی خد رتلی زمین توڑنے والے یہی فوجی ڈسپٹر مرس کے حکومتی نوالہ نے ۱۵ فیصد حقوق نسواں کے نام پر ملے، روز مسلم امہ، مرنان کی سلوں کی دینی زندگی کے پار و پار دیواری، پردہ ورثہ مہ دیا کے کھڑے موقوف رہا۔ ملک دشمن ملی خد ر، مذہب دشمن مغربی جمہوریت کے کفر کے چند سمبیوں کے خد ر یہی فوجی مجرم حکومتی نوالہ کے ممبران کی مدد کی برتری سے عدلی تہذیب و چل بر کھو گیا ہے۔ قرآن حکیم کے، توریات، ضابطہ حیات، نظریات، تعلیمات کے خلاف مذہب دشمن مغربی جمہوریت کے کفر کا مخلوط، طبقاتی، استعماری ماسب روشن خیال، عدم دشمن نوالہ مرس کا حقوق نسواں کے نام پر مجرمانہ فی شی، بے حیائی، بدکاری، زنی کاری کے ضابطہ حیات کا کھڑے حکومت سونہ رورٹیل پاکستان مرنان کی سلوں پر مسدود کیا گیا۔ تمام ہائے تمام حقوق نسواں کے نام پر ۱۵ فیصد سپنے کی شاہی حکومتی نوالہ، مرنان کی طبقہ کی مرنات یافتہ مستورات کو رکاری سطح پر ۱۵ فیصد حقوق نسواں کے حکومتی حقوق مہیا دیے گئے۔ اس طرح موجودہ سمبیوں کی تعداد کے ذیل کے بھی زیادہ پٹی کی شاہی نوالہ کی مستورات کے یہ صوبائی، وفاقی، مرینیٹ کے ممبران کی تعداد بڑھانے کا درہ زکو سوال آیا۔ ملک کی معیشت، دین کی مہم، دنیا کی مقدس دیو رپ درہ پار دیو رکی کورہ ندر کھو گیا۔ یک طرفہ مستورات کو میانی کا باس، لے رہ نہیں نکا، مرنہ رورٹیل۔

نمبر ۴۴۔ دوسری طرف اپنی مستورات کے ذریعے ملی، مال، مال، مالیت، خزانہ کو کھنے کا عمل کی مجرم نوالہ نے جاری کر دیا ہے۔ لیوی و در دوسرے ذریعہ باغ پرنگی، ہنسی کھ بھڑکانے، رچھیلانے، ملی حکومتی جہدوں پر ناز مستورات کا نام پاکستان نہیں۔ نہ ہی سولہ روز موم کا یہ تلچر ہے۔ یہ تو حکومتی نوالہ، مرنات یافتہ طبقہ کی چند رہنما، مرنانہ کھنے کی حکومتی نوالہ، مرنان کی مستورات ہیں جو سمبیوں، مرنی کی پرچھائی ہوئی بے حیائی چیل رہی ہیں۔ جو حقوق نسواں کے نام پر ۱۵ فیصد مستورات کے حقوق کھنے ورڈ کھ ڈنے میں مصروف عمل ہو چکی ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ

مولانا محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی



71

صفحہ

کیس نمبر ۶۶ کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

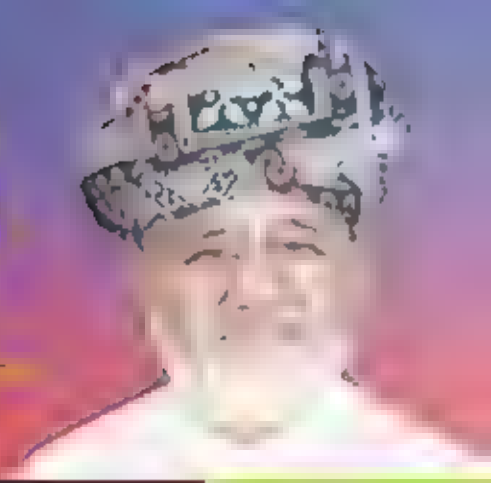
نوشتہ وقت

جن کے شاہی شرجات، شاہی محل، شاہی رکاری یون، معمول قیمتی کاریاں، من کی سعادت بن چکی ہیں۔ حکومتی نوالہ کے مردوزن ملک کی معاشی معاشرتی تباہی کا باعث بن چکے ہیں۔ ملکی ملیتیں ان کی وراثت، ملکی خزانہ کی پائٹ مٹی بن چکا ہے۔ یہ پس گھروں کوٹ جا میں بہت ہوگا۔ یہ قمرین حکیم کی پارہ پارو ریوی، یورقو زر ملک میں میانی لٹائی، بدکاری، زنا کاری کے دروازے کھول رہی ہیں ان کا یہ اپنی ورنہ کی جرم پنی۔ کا مظہر ہے۔ قمرین حکیم کے متنا، مغربی جمہوریت کے کفر کے بھرمانہ کی حکومت کے بھرموں کے حقوق نسواں کے تنصا، کام نہ قمرین حکیم کا کفر یہ یا سنجہ ب، رنہ ہی نی رہا ہے۔ مذہب ش مغربی جمہوریت کے کفر کے بھرمانہ حکومتی نوالہ نے پاکستان کی عدلی ریاست و مغربی کلچر کے کفر کا ریڈ، ات ریڈ بنا کر رکھ دیا ہے۔ اس روڈ ٹینس، رقی نون و منسوب، رنٹم رن کے دین کی پارہ پارو ری کے کفر مانوں، اس رن کے مردوزن، ملکی خزانہ بچا، ملک کی عزت و ہست ہے۔

نمبر ۲۵۔ عوام بہتر جانتے ہیں کہ انہوں نے اپنی مستورات و دن کی تعلیمات، رن لہیہ مخلوط تعلیمی، رن سے دینی ہیں ورن کے حقوق ورن کی عصمت، عفت و آیت تحفظ دینا ہے۔ حکومتی نوالہ مذہبی قدر کی حفاظت نہیں کا۔ حقوق نسواں کے حقوق یا بیٹی، ماں، بہن، بیوی کے حقوق قمرین حکیم کے ماہ و رن بہتر، کے سکتا ہے۔ رن قوانین کو قمرین یا یا تو آتی یہ عینک کے قریشے ن کے اہل کے بھی زیادہ شرجات برداشت کرنے کے یہ مزید بینے ہوں گے۔ بکلی آتیں، پانی، رن میں ضابطہ، رن ورن کی ضابطہ، ریات ہیات کے ریوں کا بہ پناہ ضابطہ، ان کی شاہی تنخواہوں و مرمریات کا ضابطہ ملک میں خد رکاو، رن ورن کا چکا ہے۔ کسی وقت بھی حالات یا رن ختیا رن رن سکتے ہیں۔ عوام ان میں بھوک، رن ورن شیوں کے تلب، رن رن ان نوالہ و مرمریات یا فہ طبقہ کے مردوزن کا قتل جاری کر سکتے ہیں۔ حکومتی نوالہ و مرمریات یا فہ طبقہ کی میا شادہ زندگی ملک کو ویہ رہ چکی ہے۔ عوام اس کو مزید تباہی کی جتا میں نہ دیکھیں۔ اگر عدلیہ انصاف کا دامن پکڑے۔ تو ملک بچ سکتا ہے۔ عدلیہ بھر حکومتی نوالہ و رن، رن پشیا سکتی ہے۔ نہ بھوگے تو موت جاوے۔ چمن و او۔ ورنہ عوامی عدلیہ میں گندہ انصاف ہوگی۔



نمبر ۲۔ پاکستان میں ظلم، نا صواب و مستحسوس سیاسی و مذہبی حکام کی بوجہ کرنا چلا جائے۔ آزاد عدلیہ کو حقائق کی روشنی میں ملت کی ذمہ داری کو پورا کرنا ہے۔ یہ قرنِ حیدر ۱۹۷۳ء کا عزمین اور سلام کا نفاذ عمل میں لانا ہوگا۔

[illegible]

بابا جی عنایت اللہ



نوشتہ وقت

کیس نمبر ۶۶ کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی بیوری

صفحہ

74

نمبر ۲۸۔ جہاں فوجی سیاسی حکومتی واپس لے کر سامنے لیا گیا تھا۔ یہاں کے خلاف عوام کا ظہور خیال جرم بن جائے۔ جہاں سولہ رہنماؤں کو بغیر کسی جرم و بغیر کسی جواز کے دہشت گرد بنا دیا جائے۔ جہاں اس قتل کے خلاف واپس لے کر سامنے لیا گیا تھا۔ جہاں بے گناہ، معصوم، طالبات کو پولیس، رینہ، ریفوز، ال مسجد، رسالت، اس کے ساتھ ساتھ، قاتل کے قتل کا سبب بنایا جائے۔ جہاں مسلمان محمدی مسلمان کے گناہ کا نام لینے کے لیے مسجد کے، یعنی عوام کی درگاہوں کے معصوم، بے گناہ، بچے، بیکس، طالبات، درجہ لب علموں، عوام کے ساتھ دہشت گرد کا نام لے دیا جائے۔ جہاں پانچ لاکھ ماہانہ نفوذ ورشہ کی مراعات حاصل کرنے والے، اٹھارہ لاکھ سے لے کر دہشت گردی باٹ پر وف کازیوں پر حکومتی یونٹس لے جانے والے حکومتی واپس لے کر سامنے لیا گیا تھا۔ جہاں غریب، تنگ، دست، بیروزگار، پانچ، معتد، بیمار، عازج، محرم، بھوکے، بچے، معاشی بد حال عوام، اناس پر ظلم، نا صبر حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی فوج، انتظامیہ، عدلیہ کے نوادہ اس کی فوج معاشی ٹون پونے کے لیے مسدود کر دی جائے۔ جہاں حکومتی ٹولہ اپنے تحفظ کے لیے سولہ رہنماؤں میں دہشت گردوں کے بچنے کے لیے پولیس رینہ، فوج، تمام ملکی ذرائع کے استعمال پر ملٹی ٹرینڈ سروس کا جب اپنے قدر و تحفظ کی خاطر ضائع کر دیا جائے۔ جہاں مذہب، شریعت، مہموریت کے نعرے مگر نہ مستحق دروں کے خلاف واپس لے کر سامنے لیا گیا تھا۔ اس کو ایک عرصہ تک فی، می، اخبارات، دہشت گردوں کے ذرائع، بلاغ کے ذریعے جھوٹے بنیاد، یوٹس، غیر مصدقہ، نرہات کو مہموریت کے رہن خیال، کاری، بیوں، علما، مشائخ، عوام کے ذریعے چھلایا جائے۔

نمبر ۲۹۔ جہاں معصوم، بے گناہ عوام، اناس کو ذرائع، بلاغ کے ذریعے مجرم بنا کر ان کی زندگی اتیان بنا دی جائے۔ جہاں پوری دنیا کے سامنے سدم کے نام سے یوں دہشت گرد سدم کے گناہ کے لیے سامنے لیا گیا تھا۔ دہشت گرد کا نام دے کر سولہ زمانہ دہشت گرد قتل جاری کر دیا جائے۔



جب دامنِ ابرو میں نہ ہوتا نہ مہر نہ سحرانِ کیسے!

صفی

کیس نمبر ۶: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی حیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۳۰۔ جہاں حکومتی والے قرآن حکیم، ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے نفاذ کی بات کرتے ہیں۔ مسجد وارس کے منسلک حلقہ کے دینی دارالحدیث کے طلباء احادیث کو بین الاقوامی نشستوں کا ٹریننگ سنٹر ثابت رہا ہے۔ جہاں حکومتی والے کئی بار تک ملک کے تمام ذرائع باغ کے ذریعہ جھوٹے پریسٹنڈے کی قرآن حکیم، ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے نفاذ کی تحریک کو کچلتا چاہتے ہیں۔ جہاں فوجی مجرم ڈیٹیڈ پرویز شریف ورس کا سیاسی و فوجی کورمائنروں کا مجرم حکومتی ٹی۔ جھوٹے بنیاد، غلط بات و مختلف نوعیت کا مہذب پریسٹنڈے کرتا ورن کو مجرم ثابت رہتا ورنستان کو نیا کاؤشٹ رہا۔ کاسٹیل لگانے والی ماحولیات کو بین الاقوامی سطح پر نشانہ رہتا رہتا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

علامہ اقبال، علامہ اقبال، علامہ اقبال



76

صفحہ

کیس نمبر ۶۶ کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

کب تک حکومتی و۔ امیلی اینٹوں کے ذریعے ملک سے بیرونی ممالک کے سرمایہ داروں کو ملک سے بھگنے پر مجبور کر کے ملکی معیشت کو تباہ کرنے کا عمل جاری کرتا رہے۔ پاکستان میں اسے ہوتے ہوئے کسی دشمن کی ضد و ملت نہیں۔ یہ یہی بنو جی مجرم حکومتی اور اپوزیشن و۔ مسلمان کہا سکتے ہیں؟ کیا صدر ان معاشی، معاشرتی اور قرضین حکیم کے نظریات اور قیامات کا قتل کرنے والے داشت برد ہیں یا قرضین حکیم اور ۱۹۳۳ء کا مین اور اسلام کے نفاذ کی تحریک چلانے والے مجرم اور داشت برد ہیں؟ کیا ان مسجد کے طلباء و طالبات اور عورتوں کے عوام کے قتل کا مجرم یہی بنو جی حکومتی و۔ ملک میں اس طرح اندھا داری کا یہاں بارس نریڈنڈ اور نڈنڈ یہ نڈنڈ ورت کا پڑا اور وہ جو وہ مجرم حکومتی و۔ اس مجرم نے جنک کو عوام الناس پر اس طرح طویل دیتا اور جاری رکھے گا۔ یہ ملک کے تمام مجرم باری باری ملک کی عوام کا معاشی اور معاشرتی قتل اور قرضین حکیم کے نظریات کی سبب جرمی اس طرح جاری رکھیں گے۔

نمبر ۳۱۔ یہ ان تمام مجرموں کو زائد عدلیہ کے لیے۔ میں جہاں ایسا نہیں جاسکتا۔ یہ ان معاشی، معاشرتی، عینی قوتوں کے خلاف کوئی کارروائی کی نہیں جاسکتی۔ ملک و انتہوں نے خانہ جنگی میں مبتلا کر رکھا ہے۔ عدلیہ کو خود بھی قرضین حکیم اور ۱۹۳۳ء کا مین اور اسلام کا نفاذ اور عدل کا سرخاب مہینا ہوگا۔ حکومتی اور اپوزیشن و۔ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ و بھی پانا ہوگا۔ ورنہ سب کو نوشتہ وقت پر سنا پڑے گا۔ انسانیت و دوست انسان کبھی کی شخص کے ماتھے زیادتی کا عمل سے متعلق نہیں سکتا اور نہ ہی کسی ظالم کے ظلم و برداشت سے سکتا ہے۔ یہ چھ بات ہزار افراد پر مشتمل حکومتی و۔ ان کا انتظامیہ، عدلیہ اور انوائس پاکستان کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ، ان کے سرکاری کلاس تھری اور فورس کے ملازمین، خدائیں ہی پاکستان کے باشندے ہیں۔ سوائے ہزار افراد کے بجلی، پانی، تیس اور نہ ریات حیات کی اشیاء کے سب پناہ اضائف اور ان گنت ٹیکسوں اور ہر قسم کے جرائم کے اٹھا کیا ہوا مال و دولت، مائیں، خزانہ مذہب، شمس، شمس مغربی جمہوریت کے غم کے اس نئی حکومت اور اس کے حکومتی و۔ اور طبقہ کی عیاشیوں کی جینٹل جہ متا جانے گا۔



77

صفر

کیس نمبر ۶۶ کیس برائے سماعت بد رلیجہ عوامی حیورگی

نوشتہ وقت

نمبر ۳۳۔ فوجی ڈسٹریکٹ پریزیڈنٹ صاحب اور کانوچی سیاسی حکومتی وفد نے وہی حربہ استعمال کیا جو سریک نے عراق کو بین الاقوامی سطح پر ذبح کرنے کے ذریعہ ملزم و رماہ و مائن ہوں کو تیار کرنے کا مجرم بنانے کا عمل جاری کیا تھا۔ کتنی بڑے ظلم کی بات ہے کہ یہ امر سرکاری طور پر منوطاً حق کا علم ہونے کے باوجود بھی انھوں نے عراق میں جنگ جاری کر رکھی ہے۔ یہی عمل افغانستان اور پاکستان میں جاری ہے۔ اسی طرح مقبوضہ کشمیر میں ہندوستان کے سلاخوں کا قتل جاری ہے ہوتے۔ فوجی ڈسٹریکٹ، اس کے چند فوجی اور مائندوں، سیاسی مٹلی ہندو رقتہ رپرست فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مجرموں نے خبرت، ملی می و دوسرے ذریعے ذریعے اس مسجد کے منسک بدر و دفعہ کی دینی درگاہ کو دہشت گردوں کا قاعدہ بنادیا۔ ملک کے سب سے نام نہاد قاعدہ مفت کرنے کے لیے پولیس، رینجرز و فوج بلان فوجی پریشن کے حکام جاری کر دیے۔ فوجی کارروائی نو دن تک جاری رکھی۔ ہزاروں معصوم طالب علموں، طالبات، بچے بچیوں، مرنے والے ساتھ دوسرے موجود یہ مہذب عالم سے قتل مرتے، مرنے کی، شاش کو ذرا فہم سے جانتے مرنے شدہ شاش و سمجھنے کے کاتے رہے۔ تعدد نہ ہونے کے برابر بتاتے رہے۔ دنیا کو یہ مٹلی و رماہی دہشت گرد مل رہا و مردہ تے رہے کہ اسلام دہشت گردوں کا دین ہے وروغنی و رگاتیں دینی علماء کے دہشت گردوں کی پناہ گاہیں ہیں۔ ابھی تک یہ عمل جاری ہے۔ یہ ملک دشمن ملکی غدار، ملکی آئین توڑنے والے دہشت گرد، امن کے بھت ہیں وروغنی ہیں۔



بابا کی معنویت اللہ



بہارِ نبویؐ میں رہنا اور اللہ کے ساتھ رہنا

78

صفحہ

کیس نمبر ۶۶ کیس برائے سماعت بد رلیج عوامی جیوری

نوشتہ وقت

نہ۔ کیا موجودہ فوجی سی سی حکومتی والہ اور پزیشن رہنماؤں یا فوجی سربراہوں نے ملٹی منڈ رتی مجرم فوجی ڈائیکٹر پرہیز شرف کے چند اور نمائندوں، ملک دشمن ملٹی سٹیمین توڑنے والے مسلم یپ کے شجاعت حسین، ایم کیو ایم کے حلف حسین عوامی یگ کے شیخ رشید اور دوسرے ملٹی حکومتی والہ کے سی مجرم کو بیسٹ سی ای مقدمہ چلایا کوئی نہ دیتی ہے؟

ب۔ کیا فوجی ڈائیکٹر پرہیز شرف کے تمام ساتھی اور نمائندوں، فوجی سی سی حکومتی والہ کو سرکاری جہدوں سے برخاست کیا گیا ہے؟ کیا ان کی پزیشن ختم کی گئی ہے؟ کیا ان کا ورٹ مارشل کیا گیا ہے؟

پ۔ کیا جنرل عباسی ورس کے ملک ساتھیوں، انھوں نے اسلام کے نامہ کے سید فون میں ہم خیال فوجیوں کو کٹھا کیا۔ ان کو جہاد کے تیس میں ملوث کیا، ان کا ورٹ مارشل کیا، ان کی نواری، پزیشن، تمام سماعت ختم کر دیں۔ انھوں نے نہ تو ملک پر ان ماحولوں کی طرح نو مال تک مجرمانہ طریقہ کار کے نہ حکومت کی، نہ نہ ملٹی ملٹ کو نقصان پہنچایا تھا۔ اس فوجی ڈائیکٹر پرہیز شرف کے چند اور نمائندوں اور کچھ فوجی سی سی حکومتی والہ نے تو دلہ رہ رہ کر، ہم نو مال تک بری حال بنا رکھا تھا۔ ملک کو سرحد کے ملٹی دہشت گردوں کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ بٹھارنساؤں کا قتل کیا۔ ملک کو نامہ رہاؤں فریڈنگ ورنس یہ ضرورت کا مجرمانہ نچھڑا کر دیا۔ انھی جرم میں ملوث چند رہنماؤں، ملٹی دہشت گردوں، ملک لوٹنے والے رہنماؤں کو ملک کی حکومت سپرد کر دیا۔ قوم کو ملٹی بد امن کا شکار ہو چکے ہیں۔ بٹھارنساؤں نے انہیں لہا ہے۔ مذہب شجاعت پریت کے نعرے مجرموں کی نام نہاد حکومت پنی طاقت کو چیلنج کرنے لگا ہے۔

ت۔ کیا فوجی ڈائیکٹر ورس کے حکومتی فوجی سی سی ملٹی منڈ رتی فوجی جماعت مسلم یپ ق، ایم کیو ایم عوامی مسلم یپ اور ملٹی ملٹی سی جماعتوں کو بیسٹ سی ای مقدمہ چلایا کوئی نہ دیتی ہے؟

بابا جی عنایت اللہ



79

صفحہ

کیس نمبر ۶۶ کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

ٹ۔ قرآن حکیم کی بڑھتی وڑھتی درس کی نسوں و سب برہمنی کے جرم کا پابند بنانے کا اپنی جہاد و ناجرم۔ حقوق نسوں کے نام پر ملکی و سائل، مذہب، زبان، تہذیب، نژاد پر قبضہ کرنے، لوٹ کھسوٹ کرنے کا جرم، اپنی، تعدد، کٹھن میں وراثتی سہولتیں بڑھانے و عوام کون کے نژاد سے محروم کرنے، و غربت، تنہا، خوارشی پر مجبور کرنے کا جرم۔ ان کے ساتھ تمام جرم جو ان کے دوسرے سمیت ہیں ہونے، ان کے قانونی جرم جو ان کے راجہ جیوں کو تھرا، ان کا تدارک کرنے کا نکل سب سے زیادہ یہ کافرینہ ہے۔ ورنہ عوام کا نشان بہت غلبہ ناک ہو گا۔ سالہ روز و شب، ان کو بوجھانے پر مجبور ہوں گے۔ سنبھل جاؤ، فقیر وقت کی دعا ہے۔ بیدار رو دینے، لا خوف، نافل رو دینے، خوشی سے بدرجہا بہتر ہے۔ فیصلہ فوجی یا ان حکومتی نواز ہے۔

نمبر ۳۳۔ کتنی جہان میں بات ہے کہ اس مسجد کے فوجی پریشن کے بعد ایک و شب کر بھی اس دورے و مسجد سے صلہ نہ ہوا۔ ایک حکام کا کہنا ہے کہ حکومت کو اس کو وہ کسی دوسرے ملک کے و شب کرنا کہتے رہے۔ یہ مصلحت تک کے رہا کتنی ورتی دور گاہے ایک حکام کا کہنا ہے۔ نکلے و تھین اس و پچان برصغیر نکلے کا تدارک کرتے ہوئے اپنے گھر سے گئے۔ رہا کے بعد یہ ایک بہت بڑا سانحہ تھا جس میں معصوم بچے بچوں، حکام و عواموں کا ہلاکت، ان کی اساتذہ و پر مشتمل شہر مستورات کا قتل یا کیا۔ اس کی مثال برہما کے بعد ورتیں نہیں ملتی۔ ان شہیدوں کا معصوم خون و رزمیں، زمین محمدی علیہ السلام کے لٹاؤ کی پیاری کے یہ یہ نئی برہما کا منظر پیش کرتی ہیں۔ حکومتی نواز، خاص بریگیو یو کے، صرف حسین مغربی ممالک، و فوجی، اکیڈمی شہر، ہا کے حصوں سے مل و وطن مسلمہ کی اپنی بھائی قوم میں رسولی کا باعث بنے۔ ان مجرموں کا رشتہ اب وقت کی ضرورت ہے۔ حد یہ نفاق کے نقاشے پر ہے۔ اگر حد یہ یہ نہیں لرتی تو اللہ تعالیٰ کی عنت اس کا نصیب بنے گی۔ قرآن حکیم، ۱۹۳۷ء کے زمین کے لٹاؤ میں قرآن فی نظریات و پاستانی مسلمہ کی بقا مضمر ہے۔ قرآن حکیم کے زمین کی بجائے مذہب، شہر، مغربی جمہوریت کے غر کے ۱۹۳۷ء کی جماعتوں کے منشوروں پر عمل پیرا ہونے سے ملک و ملت کو قرآن حکیم کا فیض مل نہیں سکتا۔ حکومتی نواز، نکلے مذہب سے حق نہیں سکتا۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامنِ امن میں نہ ہو تو امن کیسے!

نوشتہ وقت

کیسل نمبر ۶ کیسل برائے سماعت بذریعہ عوامی خبری

صفحہ

80

نمبر ۳۳۔ نمبر ۱۰، فرمون، یزید کے رہن خیں مذہب شش مغربی جمہوریت کے نگر کے نصریات و مضامین حیات کی رنج و دقت مجرمانہ حکومتی بالائی مجرموں کے خلاف ایک مذہب کار۔ تہمتوں چلی بن۔ فوجی ڈیپٹہ پرویز مشرف اس کے چند کورکماڈروں اور حکومتی سیاسی جماعت مسلم لیق، ایم کیو ایم جومی یہ ورنے منسلک و سریسی جہاتوں کے تمام یہ پی ہے، یہ مین سے سینہ ز، وزیر، مشیر، وزیر علی، پیٹنر، گورنر، وزیر، قلم کے خلاف اس مسجد و مرد رسد حصہ کے معصوم، بے گناہ بچے کیوں، طلبہ بات کے قتل کے بعد ان کے مدین و معلوم ان میں ان ورنے سے دیکھنا شروع ہو چکے ہیں۔ فوجی ڈیپٹہ ورنے کے حکومتی نو۔ کی فونی شکی کے خلاف اس تحریک نے منسلک وک فونی پاکستان کی سپاہ و پولیس بدکاروں پر حملہ جاری ہو چکے ہیں۔ اس حکومتی مجرم ورنے کے فونی پاکستان کو نہ جتنی کی طرف دھینے کے جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ فونی پاکستان تمام سریسی جہاتوں و معلوم ان میں کا جاتی قیمتی ورنوں نشانہ ہیں۔ قوم نے تو فونی پاکستان کو پاکستان کا جہند باتہ میں، یا تھا، مین فوجی ڈیپٹہ پرویز مشرف، اس کے ورنہ مڈروں نے مسلم لیق ق اور ایم کیو ایم کے منسلک ہو ورنے فونی پاکستان کو قیام و ایم کیو ایم کا حصہ بنایا۔ فونی ورنے سریسی جہاتوں میں تقسیم کر کے رکھا یا ہے۔ انھوں نے فونی پاکستان و قوم کے ساتھ ایک جناح کی مائش، ورنہ بھیا تک نکل گیا ہے۔ فوجی، سریسی حکومتی نو۔ فونی پاکستان ورنہ مل جن کا مجرم ہے۔ آزدادیہ ن کے خلاف تہ فونی کارروائی عمل میں لانے، ان کو۔ مذہب رتک پہنچا ہے۔ ملک میں سریسی و فوجی حکومتی نو۔ ورنہ سماعت یافتہ شاہی طبقہ کے مذہب شش مغربی جمہوریت کے نگر کے پرو ورنہ دشمن، سدام کے خلاف متحد ہیں۔ سوالہ ورنہ مسلم ائمہ کے فرزند ورنہ مغربی جمہوریت کے سریسی ورنہ ۱۸ سریسی جہاتوں کے منشور ورنے میں تقسیم کر کے ملت کی جوہیت کو ختم ہو چکے ہیں۔ قرن حکیم کا دشمن ہی مدت مدت کا ورنہ زہ کو لہنے ہے۔ جو مذہب شش مغربی جمہوریت کے نگر کے حکومتی نو۔ کی موت کا سبب ہے

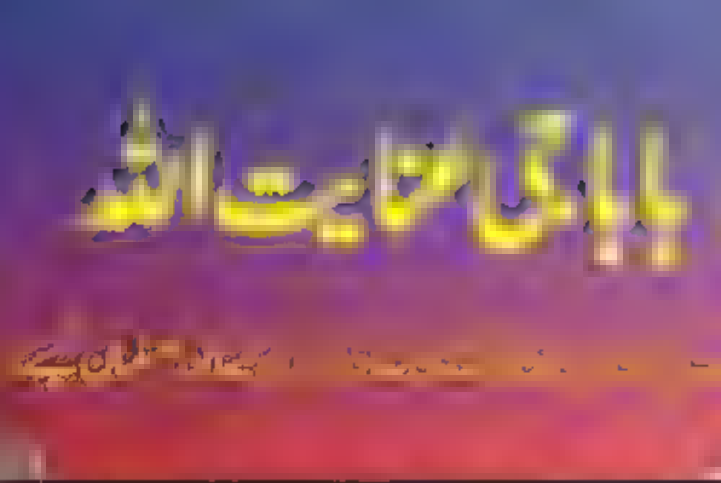


ہم چاہتے ہیں

نمبر ۳۶۔ کیا یہ فوجی ڈیپارٹمنٹ پر مزید شرف، اس کے چند ورماندروں، اس کا اعلیٰ درجہ فوجی سپاہی مجرموں، دشمن خیال مسلمانوں، حقوق نسواں کے نام پر ملکی معیشت کا بوجھ ہمیشہ کے لیے عالم برزخوم، ان کی نسلوں پر مسلہ نہیں آیا؟ اگلی صدی ستوریات کے فوجی سپاہی سکوتی نواہ ورنے ماحولیات یافتہ فوجی شائق، منصف شائق، فسر شائق کے نہ کاری طبقہ کے مدد کی ضرورت کے ساتھ ساتھ مسلمانوں پر ملکی سکوتی مذہب شاعر، مہریت کے کفر کے ستھان نہایت، رقرآن حکیم کے نظریات کو اپنے مدعوں، مدعوں، مدعوں پر اپنی سکوتی گرفت، ملکی، ممال و خزانہ پر اپنی جارہ داری مضبوط کرنے کا ایک حسنا و ناصحاب عمل نہیں۔ کیا یہ فیصد ریزنڈ میٹروم کے پچھڑا گیا ہے؟ کیا یہ ملکی خزانہ جنرل پر مزید شرف، اس کے چند ورماندروں یا مسلمانوں، یہ یہ یہ ہوئی مسلمانوں یا دوسرے سپاہی جماعتوں کے بارے میں ٹیٹ، نفع، یہ ضرورت کے کٹھن ہے ہوئے مجرموں، ان کا ہے؟



facebook.com/babagee.inayatullah



نمبر ۳۹۔ آئی تک 999 فیصد عوام اس میں کسی ایک کو بھی پورے ملک میں سے کسی مرعات یافتہ شاہی طبقہ کا کوئی پانسہ دیا گیا ہے تو ان ریجن سیاستدانوں، بدکردار تجزیہوں، بدگمانش مرعات یافتہ شاہی طبقہ کے خلمر فوس کو جازت ہے کہ وہ ملت کو حقائق سے آگاہ کریں۔

بابا جی عنایت اللہ



نوشتہ وقت

کیسل نمبر ۶۶ کیسل برائے سماعت بذریعہ عوامی خیوری

84

صفحہ

متر فیصد مان، نیکس فیصد منہ، محنت تہ، مرحوم مان کے پیدار ہو، مان، مال، دولت و غزائے کون سرکاری عہدوں کے تھیں
نہ حکومت کے مجرمانہ قوانین کے ذریعے ہی بجٹ کی شکل میں لوٹے والے کون ہیں! سو۔ روزناموں کے دین و رن کی معاشیات
کے رہن کون ہیں! یہی قوم کے مجرمین سندن و فوجی حمران والے کے فرانس، رسل مسطہ ہوتے چتے آ رہے ہیں۔ انھوں نے فوج
پاکستان کی سپاہ کو شرقی پاکستان میں اپنے قتل کے حصول کی خاطر رسا کے زمانہ کیا۔ بے بن پر، زم ہو چکا ہے کہ وہ عوام کے جہوں
ورنی ہی پر اپنے تھیں نہ حکومت کی سپاہ کاریوں و پیش رفت کی مزید و شش نہ کریں۔ حد یہ بے گروہ۔ بے حالات ن کے یہ
مناسب نہیں ہیں، حمران ملت کے فر، کے قتال و معاشی جسد کے ناحق خون کے قتل کا پتہ جو ب دیں! ملت ہی مذہب ش مغربی
جمہوریت کے کفر کے نہ حکومت نے بینہ رقتہ رقتہ حکم و رسالہ کا مین و رسد کے نفاذ و رن کے دستور حیات، طرز حیات
نہضیات، تعمیرات کے نہ موانع نہ کرنے کے یہ بیتاب و ناظر ہڑی ہے! عوامی حد یہ ملک کو نہ جتنی کی سکتی کہ کو بھانے کے یہ
ن مجرموں کے خلاف فوری کارروائی عمل میں لائے۔

نمبر ۴۰۔ ملک میں مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے تمام حکومت کے مجرمین صاحبانہ نہ مہمیز مضبوط و مضبوط مرتے چتے
رہے ہیں۔ مغربی پاکستان کے مان و ن کو توڑ۔ اس کے پار و صوبوں کی نئی پار و صوبائی حکومتیں بنائیں۔ پار و زر نے اعلیٰ پار و زر،
پار و سیر، پار و سہیاں و رن کے سینٹر میں مہمیز و شیر۔ ان کے علاوہ پار و سیر و سیر، پار و سیر جسٹس ہائی کورٹس، پار و سیر، پار
ڈیف سیرینڈی، پار و سیرینڈی و ر بے شام حالت یا فتنہ شامی طبقہ کی فوج، ان کے یہ ہزاروں، انھوں شامی سرکاری محل، شامی
یون، فیتہ کاریوں، کی فوجی سپاہی حکومتی نول، نے مہمیز یا فتنہ شامی طبقہ کے اضافے کی نسبت سے سفارش و رشوت، کرپشن اور ہر قسم
کے معاشی و معاشی جہ نم ملک کے جسد و یک ما و رن طرح چمکتے گے۔ کہلیوں کے و رن کے جہ نم مددے بن چتے ہیں۔



جب دانش آوران تھیں نہ ہوتے تھے، نہ مقررہ سائنس کیسے!

صفر

کیس نمبر ۶۲: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

babageeinayatullah.blogspot.com

facebook.com/babagee.inayatullah

[illegible][illegible]



نمبر ۳۳۔ مکتبی بدھنیشی و بات ہے کہ مدنی مملکت پاکستان میں نشر و شاعت کے تمام دورے خیرات و برائے ریڈیو، ٹیلی ویزی، مذہب ش
مغربی جمہوریت کے کفری ذہنیت کے گتے چپے رہے ہیں۔ ملک کے تمام ذرائع باغ کے دورے مذہب ش مغربی جمہوریت
کے غر کا مغربی ٹیچر فی شی بھینی، مدنی، بدکاری، مارپیڈ راز، زندگی فی تربیت گاہ کے سرکاری مبلغین چپے ہیں۔ روشن خیال معاشرہ و تیار
رہنے میں مصروف ہیں۔ مسلمانوں کے نفسیات کا قتال کر رہے ہیں۔ یہ سب سب بے مدنی بانسری بجاتے رہیں گے۔ ان کا ارادہ تنہا ہو
چکا ہے۔ سب ان کے بھانسنے کے تمام رستے بند ہو چکے ہیں۔ ان کا سب سب باک ہونے کا وقت آیا ہے۔ سیارہ یو، ٹیلی ویزی پر دو تین
ہزار روپے کی فحاشی، بھینی، بدکاری، مدنی پھیلنے لگے۔ مذہب ش مغربی جمہوریت کے غر کے سہانے گیت سننے والوں کا نام
پاکستان ہے۔ قرآن حکیم ۳۰-۱۹ کا آئینہ در مدنی سرکاری سرکاری ہی اس کا طریقہ ہے۔ ان محمدی علیہ السلام کی بھائی تعلیمات کا
تیار کیا ہو، روشن ضمیر، روئے شخص ہی مذہب ش مغربی جمہوریت کے غر کے مجرمانہ حکومت کا تذکرہ ہے۔ ان کی دنیا یہ تو دنیا جنگی
نامعلوم کیا رشتہ اختیار کر گئی، مدنی رنگ لائے گئے۔ سب بس حقوق خدا کی تعمیروں میں ظلم و جبر، ان کے معاشی و معاشرتی قتال و
فتنوں کے تسلسلہ و نظام و دروس کے حقوق والہ، دوران کے مراعات یا فتنوں کی شامی، منصف شامی، فسر شامی کے طبقہ کی موت کا
سندیر ہیں۔ عمومی مدنیہ کے قہر نے کہ وہ مجرموں کا ہاتھ روکے، ان کو مدنیہ پاکستان مذہب ش کی بچائے۔ تین۔



بابا کی معایت اللہ



بہارِ نبویؐ میں ہرگز کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جس کی ہر بات پر اللہ تعالیٰ فرشتے بھیجے ہوں۔

88

صفحہ

کیس نمبر ۶۶ کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۴۴۔ قرآن حکیم کی تعلیمات کے خلاف پاکستان میں سوائی معاشی نظام، ماہرپرست تاسمندیوں کا پناہ لیا گیا ہے۔ یہ قومی طبقہ قومی تعلیمی برادری، ہنسی، شوکار کا تاسیت، مرنہ حیات بندہ ازم، نوہ تاریخی پرکاس من، ہوتجری فوری شکل میں مسطور دیا ہو ہے۔ ملک کا مذہب ش مغربی جمہوریت کے انفر کا طبقہ قومی سکوتی نظام، س کی تعلیم یہ ورمہ یہ کامعاشی، معاشی طبقہ قومی تعلیم کے محسوس کا کلاضہ بن چکا ہے۔ ہارس فریڈک ورنہ یہ نہ ورت کی سیاست کے جرم کے پی تکی ذکی بحرمان صدرن ہشت چلے آ رہے ہیں۔ قرآن حکیم کی تعلیمات کی روح کے برعکس پاکستان و مذہب ش مغربی جمہوریت کے انفر کا فرعون نمبر، یہو، نمبر، یزید نمبر کے تعلیمات کا مجموعہ بنا دیا گیا ہے۔

نمبر ۴۵۔ قرآن حکیم کے تعلیمات کے خلاف مخلوط تعلیم، مخلوط حکومت، مخلوط معاشی وک مخلوطی نظام حیات سے پہلے پہل ردیوری کے دینی تعلیمات ورس کی تہذیب وروح کو سن کر دیا ہے۔ پاکستان میں سننے کی مسلم امہ و مغربی کلچر جینی مخلوط معاشی وک کی نشی بہ دینی، بدکاری، زنا کاری ورمہ ورمہ پر زنا کاری، ماحول بدکاری طور پر ملک و ملت پر مسلہ بر دیا ہے۔ جس سے حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ طبقہ کے مرد و زن نے جنسی، معاشی، معاشی، این ش جرم ملک میں چیلار کھے ہیں۔ یہاں یہ سوال برہ مسلم امہ کے فرزند ان اور ان کی اسوں کو قرآن حکیم و مذہب ش مغربی جمہوریت کے انفر کے تعلیمیاتی تہذیب کے پچانے کا فریضہ برکے گی۔ مذہب ش مغربی جمہوریت کے انفر کے سستہ و نامہ کے کلچر کو سدھی تہذیب کی بنیادوں سے باہر نکال پھینکنا ضروری ہے۔ تاکہ ملک و ملت اس احدث بیماری سے نجات حاصل کر سکے۔ قرآن حکیم و ۱۹۳۰ء کے آئین ورمہ کے دستور حیات، ضابطہ حیات و فوری طور پر نافذ آمل کرنا اٹھ ضروری ہے



مدنی: بابا جی عنایت اللہ

بنام: حکومت پاکستان

عنوان: مذہب شرفی جمہوریت کے نغمہ اداں شہنشاہیہ، مدنیہ کے تحمدیہ «روں کا قدرتی حق» ۱۹۳۵ء
کے مین کے نغمہ میں مضمر ہے۔

نہم ۱۔ حکومتی ٹولہ نے قزاقان عظیم کے خصلت کے خلاف مذہب شش مغربی جمہوریت کے کفر کے استحسان خصلت کا قلعی نصاب طبقہ قلعہ بنھوہ قلعہ کا سادہ ملک میں جاری کر رکھا ہے۔ مگر فیصد زمانوں کے یہ تمام ملک میں ایک انقلاب میلیم سوں، ایک کان یا وئی وینورٹی قلعہ تک ہی پہنچتی حالت میں قلعہ نہیں ہی۔ اور یہ ایک ملک کے نقیض فیصد مزہ و رحمت شش بدھ مند، مگر فیصد کا نوں ورموہ انیس کی و دیں ملک کے قلعہ کی دروں کے خرجات برداشت کرنے کے قابل نہیں۔ حکومتی ٹولہ ورموہ حالت یافتہ شاہی طبقہ کی رنج ووقت انقلاب میلیم کی علی قلعہ، علی قلعہ کی دروں پر قلعہ جاری مسالہ ہے۔ جہاں سے حکومتی ٹولہ، نے حالت یافتہ شاہی طبقہ کے حکومتی حکام تیار ہوتے ہیں۔ دراصل علی قلعہ کی برتری کی وجہ سے گمریز کا یہ مردہ جانہ ورموہ مایہ و رچھوہات ہر حکومتی ٹولہ کیے حکومتی یون ورموہ وادوں پر مشتمل مغربی قلعہ مزیت سے رستہ فوق شاہی، منصف شاہی، فسر شاہی پر مشتمل حالت یافتہ سکالروں کا سڑا میلیم شاہی طبقہ حکومتی ایونوں کا نظم و نسق چلانے پر مسلط ہوتا آ رہا ہے۔ حکومتی ٹولہ پاکستان میں اپنی قدامت کے قوانین فوجی ڈیٹیل وں کے راز ورموہی ممبران کے ذریعے قانون سازی کر کے پاکستانی عوام یہ باطل، غائب، استحسان قوانین مسلط رہا، نتیجہ میں علی فسر شاہی، ہدیہ کی منصف شاہی، ورفوق پاکستان وں پر منت پر اپنی مذہب شش غیہ قزاقی، غیہ اسلامی حکومتی رٹ مسلط رہتا آ رہا ہے۔ مذہب شش مغربی جمہوریت کے کفر کے س طبقہ قلعہ قلعہ نے عزت و صد رحمت وڈرا میور، جرنیل و بیٹ مین، وزیر اعظم وں مین، جج و راج، فسر و تحت، جاکم و محکمہ، کے معاشی معاشی مذہب شش مغربی جمہوریت کے کفر کے طبقہ قلعہ استحسان نظام حکومت کے ہر نمونے وڈرا میں مبتلا کر رکھا ہے۔



90

صفی

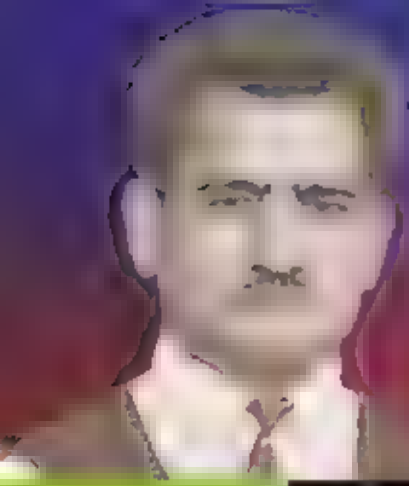
کیس نمبر ۷: کیس پر آئے سماعت بذریعہ غوامی حیجوری

نوشتہ وقت

babageeinayatullah.blogspot.com

facebook.com/babagee.inayatullah

[illegible]



بابا کی معایت اللہ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۳۔ مذہب شِش مغربی جمہوریت کے انگریز معاشرتی ڈھانچے پر مبنی، مشتمل، وراثی، ارشاد رکابند و زم کے طبقاتی طحیر کا نظام حکومت ملک پر مسلط ہے۔ مذہب شِش مغربی جمہوریت کے انگریز نظام عدل کی یہ تکی مدیہ سب ورس کا کیا نوکھ عدل ہے۔ کج صاحبان کی تنوہ سات لکھ ورس کے رس کی تنوہ سات۔ مذہب شِش مغربی جمہوریت کے انگریز نظام حکومت کا مدیہ کا ۱۰ رہ از خود عدل کا قاتل ہے۔ وقرآن حکیم کا باقی ورس کی قوانین کا مطلب ہے۔ پاکستان کے عوام مدیہ ورس کے ۱۰۰ سے سرکاری محکمہ جات کے سرکاری حکومتی طبقاتی معاشی معاشرتی تقسیم کی مبدی ہو مقرر حکیم کے نظریات کے خلاف طبقاتی ذبیہ میں مبتلا وقرآن حکیم کے باقی بنادیا ہے۔ مذہب شِش مغربی جمہوریت کے انگریز فوجی یا بی حد من سلام کے چرسے پر یک بدنہ دشمن بن چکے ہیں۔ ۶۳ سال کی تاریخ میں یک ڈیفنڈنس پریکٹس یہ کیا ہے جو عالمہ رہ زعم کی زبان بن رہا ہے۔ مدد کی ان وقت کی ہیں کہ عدم کے نفاذ کے کس کو جو یک طویل عرصہ سے عدالت مدیہ میں پڑا ہے۔ اس کا فیصلہ دے رکھو تو وہ وقرآن حکیم ورس ۱۹ کا ۱۰۰ زمین ورس عدم کے نفاذ کا پابند بنادیں۔ عبوری حکومت قائم کریں۔

نمبر ۵۔ کیا سند نوا۔ علم نوا۔ جرنیوا۔ منہ نوا۔ کتے نظم کی بات ہے کہ حق نے ملت کے اس کاقرآن حکیم، اس کا ۱۰۰ میں، اس کے نظریات، اس کے دستور حیات، مضامین حیات، اس کی تعلیمات، اس کا ماحول، اس کا زور، جی طحیر پر در و پر دیوی، اس کی تہذیب، اس کا مال و متاع، گمریز و مرشل اس کی تیار کردہ مذہب شِش مغربی جمہوریت کے قدرتی طور سے چھین لیا ہے۔ کتنی بد انہیسی کی بات ہے کہ عالمہ رہ زعم سے غفلت کی سرکھٹ کا تمام عملی دستور حیات، نظام حیات، خلق، سوکھنے سرکاری طور پر چھین رکھا ہے۔ ملت کو عبادت کی روایت میں گم رہ کر سرکاری طور پر دین محمد کی پیروی سے دور کی گئی۔ اس میں جتنا مرہا ہے۔

بابا جی عنایت اللہ



94

صفحہ

کیس نمبر ۷۷ کیس برائے سماعت بذریعہ غوامی حیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۶۔ اے این، سی این، فوجی رازنا و مسلمانہ و ہمیشہ تریہ تصویر کشی رتے رہے ہو کہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا نظام عدم کے شارنی جمہوری یعنی سدھی جمہوریت کے نظام کے قریب ترین ہے۔ مدت وہی بھی بباور رتے چلے آ رہے ہو کہ روشن خیالوں عدم مخلوط حقیقی تعلیم مخلوط حقیقی حکومت، مخلوط حقیقی معاشرہ، سلام کلاصہ ہے۔ حقوق نسواں کے نام پر ایک بہت بڑے دھوکے و فریڈ کے ذریعے اپنی مستورات کو حکومت میں شامل کر کے ملی، مائل، مائل، دولت خزانہ پر شب خون مار چکے ہو۔ دوسری طرف مظلوم و مظلوم مسلم معاشرے کی ماں، بہن، بیٹی بیوی کے جسمانی تقدس، حرمت، س کی پارہ پارہ پوری پوری اور مذہبی اصولی صدر کی پرسل سیکریٹری کے ماتھے ناب مزاجی حقیقی دوسرے سم کی بیوی مرنے کے کلچر کو جاری رہ چکے ہو۔ غریبوں کی بیٹیوں کو چھٹی تھو ہوں، ورشابی ہوتوں کے عوض اپنی تہا بیوں کی زمینت بنانے، ایک مجبور رہے بس، کامی، ہمت بنانے کا عمل جاری کر چکے ہو۔ لیکن یہ بڑی بد نصیبی کی بات ہے کہ تم، تمہارے بارش ٹریڈنگ، نظر یہ نہ درتے، انہی کیا ہو، سی ای حکومتی ولہ اتنی کی بات کو سمجھ نہیں پایا کہ اسد م اور کفر کی حدیں بھی بالکل قریب ترین ہیں بین کفر غرہ ہے، اسد م، عدم ہے۔ تم مدت کی مستورات کی سمیت، مہمت حرمت، تقدس کو پارہ پارہ چلے ہو۔ یہ عمل مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت پر کشا، مکن، مذہب، دیوری پر ڈائیس کی روشنی میں قابل قبول ہے۔ بین قرآن حکیم کی تعلیمات میں نہیں۔ حکومتی ولہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام کی حکومت رتے جائیں۔ سولہ برہ رزمہ کیوں نہ قرآن حکیم کی حاکمیت قائم رہیں۔

نمبر ۷۔ پاکستان کے سی ای سدھی جماعتوں کے رازناہ رد یہ کے چیف جسٹس اس بات کی وضاحت فرما دیں کہ سب میں تمام دینی مدارس، مساجد، دعو، مسرف، سدھی تعلیمات پر جتنے دوسٹن کی حد تک محدود نہیں ہو چکے۔ دوسری طرف مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی ولہ کے زیر قیادت غیر مسلمی، مخلوط طبقاتی، انتہائی، مدتی، مخلوط طبقاتی معاشی، معاشرتی نظام۔ مخلوط تعلیمی، ذرا اندہ، سقاندہ، منفقانہ، دین کش باطل حکومتی نظام۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامنِ ایمان میں نہ ہو تو اسے مومن نہ کہیں کیسے!

نوشتہ وقت

کیس نمبر ۷۷ کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

95

صفحہ

مردوزن کے بے حیائی، نفی، بدکاری، رن کاری، ٹھگر پرہ کاری پابندی ختم کر دی گئی ہے۔ مذہب شِ مغلربی جمہوریت کے کفر کے ایسے قوانین، منوجا اہران و تھیمات کو مٹی کی سطح پر رانگ رکنے، اس کی پیروی کرنے کے بعد مسلمان کہا نہا کہاں تک بازن ہے!۔ مانت کو مطلق فرمادیں کہ مذہب شِ مغلربی جمہوریت کے کفر کے مخلوطی نظام حکومت و احامت کے بعد مسلم امہ کو س نام سے چار بابا سکتا ہے! یہ حقوق نسواں کے نام پر ان و ہی مستورات کا معاشی معاشی، مالی، برائی رکن اور ناشی، عریانی، بے حیائی بدکاری، زنی کاری کا مخلوط مغلربی ٹھگر مسلم امہ کی بیٹیوں پر مسودہ رمنہ قرآن حکیم کے نصریات کے مطابق جائز ہے۔ اب حدیث آزاد اب اور عوام، بیدار ہیں۔ قرآن حکیم ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ عمل میں آئے۔ اس معاشی معاشی نے مسلمانوں کو کامیاب، از خود بوجہ کا۔ مذہب شِ مغلربی جمہوریت کے کفر کے امریکہ اور اس کے اتھی وی وی اپنے اقتدار کو طول دینے کی خاطر قرآن حکیم کی بے حرمتی اور اس کے دستور حیات، ضابطہ حیات کو ٹھگر ختم کر کے خوش کرنا بڑی بد نصیبی کا عمل ہے۔

نمبر ۸۔ کیا اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں مرجع ہے کہ کسی بد کردار، رجن، زانی، شالی، راشی، مٹھی بد بخت مذہب کش مغلربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی ولہ کے رد اور جوہر کاری، ٹھگر قانون مازی کے ذریعہ قرآن حکیم کے آئین، نصریات، ضابطہ حیات کے خلاف قوانین مسودہ کرے۔ اس ولہ کے ارباب اقتدار یا ایسے عیسائی اور فوجی حکومتی ولہ کے خلاف قرآن حکیم کی حرمت پاہا کرنے اور اس کی سرکاری سطح پر بائق کو نافذ نہ کرنے کی بات نہیں کی جاسکتی۔ کیا اس ولہ کو نیست مانا ہو، رن اور ان کی اجارہ داری سے سوزہ سرور عوام کو نجات دانا حدیث کا فرض نہیں۔ یہ سب تک اندام کے نفاذ کی بات کرنے والوں کو دشت بردناتہ رہیں گے۔ عوام کو مذہب شِ مغلربی جمہوریت کے کفر کے معاشی، معاشی اور دین محمد ﷺ کے خلاف استحصالی نظام کو ختم کرنا ہوگا۔

[illegible]

بابا گی حنایت اللہ



بابت ۱۰۰ روپے فی روزہ ۱۰۰ روپے فی روزہ ۱۰۰ روپے فی روزہ

97

صفحہ

کیس نمبر ۱۰۰ کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

کیونکہ خلاف مقدمہ، مزید ناجرم ہے۔ ایسی جیسٹس آف پاکستان کے خلاف یہ کارہ کی عمل میں آتے ورنہ جرم کا یہ تدارک رستے ہیں۔ ان کو قرآن حکیم، ص ۱۰۰ کا آئینہ در اسلام کا لٹا، نوری جو پر رہا ہوگا۔ یہ تحقیق ان کو قاضی عظیم صحت فرمادیں! آمین۔ ملک میں قرآن کے خلاف جنگ کو بند کریں۔

نمبر ۱۰۰ پاکستان کے آئین و قرآن حکیم کے آئین کے مطابق مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے غرض کار کے وقت ملک میں عوامی معاشی نظام جاری ہے! یہ مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے غرض کار کے مجرمانہ حکومتی نظام کے تحت حکومتی نو۔ مردم مانتے یا نیت شیعہ طبقہ و سرف سوار پر قرضوں کی بھاری رقم کا جرمانہ۔ عوامی وزیر کی اولاد کو کم۔ کم سوانی ریب پر قرضوں کا جرمانہ، پھر ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے تحت ان قرضوں کو شیعہ طبقہ کا ایک دوسرے کو معاف کرنا جس مجرمانہ حکومت کا حصہ ہے۔ یہ عوامی معاشی طریقہ کار کے تمام ملک میں مستحق و لاء، شیعہ طبقہ کی مرثیت بن چکا ہے۔ قرآن حکیم کے نظریات کے خلاف عوامی معاشی نظام کو مسدود رکھنا۔ ابن محمد علی علیہ السلام کے خلاف ایک نئی خدمت ہے۔ یہ اس جہاد کی جہاد کا نہیں جاسکتا۔ یہ فوج پاکستان و مددیہ کے سربراہان جرم کا تدارک نہیں سکتے۔ یہ پاکستان کے آئین میں درج ہے کہ مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے مجرمانہ حکومتی نظام حکومت کا نظام جو ہندو ازم کے طبقہ کی معاشیات پر جسمن و شود کی بنیاد پر مشتمل ہے۔ یعنی کلاس و ن۔ بد بھری نو، مہرکاری سطح پر مسدود کرنا۔ فی جی، سپاہی، جج، اراک، چرنیل، بیٹ مین، وزیر عظم، مین مین، متعدد مملکت، اور ریور مسلم ائمہ کی سطحوں پر سات اسکا اور سات ہزار کی تعداد، طبقہ کی، مستحق تنخواہوں و مرثیہ ہندو معاشیات کا معاشی فرق و دران گنت شیعہ جوتوں کا نظام مسدود رکھنا جاری ہے۔ یہ یہ نظام مدیہ کے چہرے پر ایک بد نما، غ نہیں؟۔ یہ مدیہ نفاق کے تھکڑوں کو بحال کرے گی۔



بابا جی عنایت اللہ

نوشتہ وقت

کیس نمبر ۷: کیس برائے سماعت بددیوباری

99

صفر

جبکہ انتظامیہ، عدلیہ، وکلاء اور عوام ان میں چند کہ وہ اصل حقائق کے واقف ہوں۔ یہ نہیں سمجھ سکتے کہ حکومت نے ایسے انتظامیہ عدلیہ کا
قرآن حکیم کے خلاف فہم کا مجرمانہ نظام مسلط کیا۔ اس کا نتیجہ ۱۹۸۷ء کے رائج ایک بین الاقوامی کانفرنس میں معصوم، بین الاقوامی
قانونی قاتل سب بند ہوگا۔ چیف جسٹس کے دفتر میں قرآن حکیم کے خلاف کانفرنس برائے طاقت پر آپ۔ اس کا سبب فیصلہ ہوگا۔ ملک میں
معصوم اور بے گناہ افراد کا قانونی قاتل سب بند ہوگا۔ انتظامیہ، عدلیہ سب تک ان جرائم کی داستانوں کی تاریخ مرتب کرتی جا رہی ہے۔ سب
تک فوجی سیاست کی حکومتی ولہ کے نئی عدالت کے عدلیہ کے دانشور رابطہ ہوں جسے سب بند ہو جائیں گے۔ سب کیسوں کا اندراج بتا رہیگا۔ سو۔
رہ زمزم امر، انکی نیسیں، نسل، نسل سب تمام عدالتیں عدلیہ کے رہا ہوں۔ پر انصاف کی بھیجیے ترقی ترقی، مالی بدنی اذیتوں کے
دوزخ میں جھٹکتی، بھسم ہوتی رہیں گی۔ سب تک رہا ہوں، ان کا ایک قاتل اور غریب، غمناک، مالی طور پر اپنا بیج عوام ان کے کاغذ روٹیل انصاف
کی جنگ جیتتے اور ہارتے رہیں گے۔ سب تک ایسے ایک ٹکڑے، اعتدال از اسن جیسے، کل کاموشی، دشت بردہ، روٹیل کی فیس کے رہا ہوں
جھوٹ و سچ اور سچ و جھوٹ کی نئی قانونی کتاب پی ایل ڈی مرتب کرتے جائیں گے۔ ملک کی عدالتیں عدلیہ فوجی سیاست کی حکومتی جاگیر دار
سرمد داروہ اور نہ ہی دارشہی جھٹکتی، اذیتوں پہلی ہے۔ ^{۸۸}تکلیف دہ، دانشور، کل، بد نصیب، کل، اپنی بری بری فیسوں کے عوض اپنی اموال ضمیمہ
کو فروخت کرتے، معصوم عوام کا مجرم اور مجرموں کا معصوم بناتے، فوجی اذیتوں اور ان کے فوجی سیاست کی حکومتی ولہ جو ملک کا زمین دار تھے، ملک
سے غداری کرتے، ملک دشمن پالیسیاں نافذ کرتے، ملک و دشت کرتے، این آراء کے مجرموں کو بار بار ملک کی حکومتیں دیتے رہے ہیں۔
سو۔ رہا عوام ان کے جوان فوجی سیاست کی حکومتی ولہ، انکی عدلیہ کے مجرموں کے خلاف آواز اٹھائیں انکو صوبان اور دشت بردہ، انکو
جھوٹے کیسوں اور سچے فیصلوں کے تحت دار پر کاتے چلے جا رہے ہیں۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامنِ ایمان میں نہ ہو تو اس کی زندگی کیسے!

100

صفحہ

کیس نمبر ۷۷: کیس برائے سماعت بد رویہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۱۵۔ کیا پاکستان کے مسلمان اور قرآن خیمہ کے آمین میں درج بنے مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے نفرتی رنج وقت سوں گورن میں درج ہونے والے جھوٹے پٹیاں، ورڈس، ان گنت ایس داور ہوتے رہیں۔ ان کے تعلق اتنی میڈیا، سپا، تین، جسر، مارشل، کے فوجی اکیڈم اور سوائے کرہ دعوا ایس اور ان کی سلیس، اچھی طرح جانتے بھی ہوں۔ بیان داور بضرر انسانوں و نایسوں میں موت کے نفرتی زندگی کو جیتنا دیا جاتا ہے۔ صبح سے شام تک یہ محسوس ہوتا ہے کہ بدترین مجرمین صرح مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے نفرتی ناس جس مرد پر در حد توں ورن کے منصفوں کے سامنے ہر روز بدست کرتے رہیں۔ یا اس حقیقت کو بلی جھٹکتا ہے۔ سو، ایڑا، میسوں کی مدت کے مطابق پہلے مدت کا ہمد کیا رہے تک حاضری کا کارٹ۔ اس کے بعد تین پارک تک مدت ورنج کے روبرو حاض ہونے کے لیے مدت کے باہر ایک مجرم کی طرح ہر رہنا و مدت کے مارے کی کہ زینے کا منتظر رہنا، زمینوں، ورنج ایس یہ حاضری کی بنا پر نارت رویا جاتا ہو۔ مختلف مرض میں جتا ورنج صرشتا کے مریضوں و پیشاب کی تالیف کا ون نہ زور سکتا ہے۔ مادہ زیر مرقہ، تھی، اس کے بوزے شات پر اس مدت کی محکمہ کا یا کر پڑتا ہے۔ وہ بے انسانیت، سزیمر مانہ مدت کی محکمہ ورنج کامر مات یا نتیجہ یہ کا شایہ منصفوں کا بے رحم طبقہ، ان کے سٹمپ پانے والے۔ کاری، مکار ورنج، مانی، مازیر وگا کا سٹمپ انسانیت کو بپناہ دیجوں میں زرنے کا مجرم ہے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کی عدل کش عدلیہ کے منصف، وگا، مدت کا سٹمپ پر مشتمل مدت، معاش کے چہرے پر بدنامی، ان پکا ہے۔ اور ورنج، ماقوں سے مدت تک پہنچنے کے بپناہ خراجات۔ مینوں کی فیسوں کی، مینوں کے جانے ورنج کی کاپیوں لینے کے خراجات۔ ریڈروں سے بنی ورنج ہونے عرصہ کی تاریخیں لینے کی مانی۔ وگا، کامر کی پارٹی سے مدت کا مینے کے مینہ کا نہ کوں کا سٹمپ ہے۔ مینوں کے مینوں میں ورنجوں میں مینوں مینوں کے مینوں کے حصہ ورنج جاتے ہیں۔ دو تین مینوں کی مدت، بھیا کو، ہاں تک مدت توں کے س طریقہ کار ورنج کاری سٹمپ کا یہ حسن بنانے کی مینوں کی مزا عوام الناس کو جاری رہتی ہے۔ بے رحم اور بے ضمیر چیف جسٹس آف نیٹیکورٹ، تمام عدلیہ کے منصف، خصاف کے تقاضوں کو پورے کر کے باضمیر انسان کی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ

ابو نعیم محمد عیسیٰ علیہ السلام



101

صفحہ

کیس نمبر ۷۷ کیس برائے سماعت بد رویہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۱۶۔ جھوٹے ٹیس، فڈرش، رشوت، رشپن سے بچے بنانے کی افیتا کا۔ اس ٹیس کا فیصد ہو جائے تو فی عدالت میں نے اپیل کے کیوں اور اثراجات برداشت کرنے کی۔ اس کے بعد ہائی کورٹ میں اپیلوں اور اعلیٰ کیوں کی فیصلوں کی۔ اس عمر میں بیت جاتی ہیں۔ ٹیس دہری کی کیوں کو ٹرانسفر ہو جاتے ہیں۔ یہ عدالتی نظام کا ایک ایسا بیبواہ، اس کی زمین کے خلاف جہت تک حدیہ کا مجرمانہ سسٹم اور طریقہ کار ہے جو سالہ روزہ مسلم اور اس کی کیوں پر مسطاب۔ یہ ادارہ ملک میں اندر کی پیداوار اور اپنی افادیت کھو چکا ہے۔ جج بھی بڑھتے رہتے ہیں۔ ملک کا خزانہ بھی مٹا رہتا ہے۔ اس ٹیس ان کی کٹاؤ زیادہ رچ ہوتے رہتے ہیں۔ عوام رشپن، فڈرش رشوت اور حوالت کی افیتوں سے دوچار رہتے رہتے ہیں۔ مسموم، سب کٹاؤ عوام و تناس جھوٹ، ابھد میں، کیوں ان کے عمل کی افیتوں کے نیٹس کا شمار ہو رہا تو رست جاتے ہیں۔ اذقی، مکلہ، اعلیٰ فیس، اسے کھلا۔ یہ رہ عدالتوں کے قوانین کا رٹ بدلتے اور نئے قوانین جنم دیتے رہتے ہیں۔ تین روزہ سے رجات رہ رہتے فیس وصول کرنے والے کیل ملک میں جرائم کی پیر کی رہتے ہیں۔ مجرم مدنی کب سے دار کا مقصد رہ سکتا ہے۔ انصاف کیوں اور عدالتوں کے ذریعہ جاتا ہے۔ کسی جھوٹے ٹیس، اس کے دار رہنے والے مجرم کو کوئی نہ انڈیس دی جاتی۔ عدالتیں کوئی نہ جانا نہ تک کسی جھوٹے ٹیس دار رہنے والے مجرم کو نہیں رہتیں۔ اس ٹیس دار رہنے سے قبل عدالت دونوں پارٹیوں کو پابند بریق کہ جھوٹا ٹیس دار رہنے والے شخص کو اس مال قید اور اس اکٹہ جرمانہ کی۔ ان کیوں برقی ہوگی۔ تمام اثراجات، فنی، مدنی افیتوں کا کلیم بھی مستحق پارٹی کو ادا کرنا ہوگا۔ ایسا یہاں تا تو عدلیہ کے چند جج رہ جاتے۔ ان کی، افریقہ اور بھی ختم ہو جاتی۔ ملک سے عدالتی جرائم اور مجرموں کا نا تمہ بھی ہو جاتا۔ مذہب، شمع، بی، جمہوریت کے غم کے حکومتی کو۔ نے حدیہ کا ایسا بھی مسو۔ رہ عوام اور ان کی کیوں پر اپنی حکومتی با اذقی قائم کرنے کے یہ مسطاب رہ رہا ہے کہ جرائم بھی بڑھتے جا میں اور ان کی، ان پر مشتمل مراعات یا فہ طبقہ بھی پھیلتا جائے اور ان کا مذہب، شمع، بی، جمہوریت کے غم کا اتھالی نظام، حکومت بھی اپنی جڑیں مضبوط کرتا جائے۔



facebook.com/babagee.inayatullah



بابا کی معایت اللہ

بہارِ نبویؐ میں رہنا اور اللہ کی خدمت میں رہنا



103

صفحہ

کیس نمبر ۷۷ کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۱۸-۶۳ سال کے طویل عرصہ کی تاریخ میں جاریہ کے یہ پہلے سپریم کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس فقیر محمد پوہدری کے ہیں انھوں نے اس برقی کا تذکرہ کرنے کی جرات کے ساتھ مقابلہ کیا ہے۔ وکلاء و محو نے حکومتی جرئت کو ختم کرنے اور جاریہ کو یہی سی فوجی ڈائریکٹ حکومتی ہوا سے آزادی دینے میں بھرپور مدد دی ہے۔ ورنہ یہ وہ تو یہی سی فوجی صاحب حکومتی ہو۔ ورنہ اس ٹریڈنگ، انڈیا نے ورنہ کے مجرمین کی تدفینوں اور فوجی ڈائریکٹوں کے ہوا کا پرشل سرمنٹ بن کر بن کے جرئت کو تحفظ فراہم کرنے اور ملک کے حقوق کو رہنہ کرنے کے حکومتی حکام کی بجاگوری رہا چلا رہا تھا۔ قرآن حکیم، سید ۱۹۱۹ء کا مین ورنہ کے لٹا کا سورج طلوع ہونے والا ہے۔ ملک میں خانہ جنگی سے بچنے کے لیے جاریہ فوجی طور پر قومی حکومت بنائے، حکومتی یونین بچائے، کو مارا، کیا ایک عام مسلمان، صنت شریف، ہندو، مسلمان، ہندی سپاہ کے مطابق نہ ورنہ حیات مہیا کرے۔ مہاتما جی ناتھ جیہ از خود اپنی موت آپ مر جائے گا۔ مجس شوری کے لٹا کے تحت سدھی جمہوریت کا لٹا مہکتا ہو رہا ہے۔

بابا جی عنایت اللہ



نوشتہ وقت

کیس نمبر ۸: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

صفحہ 104

مدعی: بابا جی عنایت اللہ
بنام: حکومت پاکستان کے نام

عنوان: سیاسی فوجی مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی نوہ کا قتل خیمہ کے زمین تعمیرات کے خلاف روشن خیال
سندھ کے نام پر مخلوط حکومت، مخلوط فوج، اتحادیہ، مدنیہ، مخلوط معاشرہ کا نفاذ۔ فوجی سیاسی حکومتی نوہ کی قتل خیمہ، زمین
تعمیرات کے خلاف کھلی بغاوت۔ کیس برائے سماعت پیش ہے۔

نمبر ۱۔ پاکستان، قومی تعمیرات کی روشنی میں معرض وجود میں آیا۔ پاکستان ایک تعمیراتی ملک ہے، اس میں مذہب شیعہ مغربی
جمہوریت کے کفر کے سیاسی فوجی حکومتی نوہ نے، واپس ست فلاح کے بلندی تعمیرات جو حقوق دیتے ہیں وراثت کو نہیں دیتے۔ مراد وہ
پرتی، مادی، مائل، مادی قوت کی پوجا کرتے ہیں، اسے خود مانتے تو انہیں منمو، پانچواں، سسٹم پر مشتمل برٹش، انڈین، امریکن، جیوری
پرہیز فیس کی روشنی میں تیار کردہ شیعہ حکومت پاکستانی ۱۶ اربہ مسلم مد، ملی نسلوں پر قبیل کے فوجی سیاسی پانچ چھ ہزار رشت
اردو حکومتی نوہ نے مسلط کر رکھا ہے۔ پاکستان میں مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے کفر کے کھمبہ کیشن کے ذریعے چنے ہوئے مہی مہن
ور کا تحقیق کردہ عیسائی کھمبہ حکومت، کے قوانین، منمو، پانچواں، سسٹم قتل خیمہ کے نظریات تعلیمات اور کھمبہ مملکت کو چلانے والے
کھمبہ کیشن کے چناؤ کے متنازعہ و خلاف مسلم مد، ملی نسلوں پر مسلط کر رکھا ہے۔ مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے کفر کے عیسائیوں پر
مادی قوت، فرد کی طاقت، علی، مائل، بہتر، فرقہ وارانہ ملی، ملی خزانہ پر تو بغض ملک کے پانچ چھ ہزار راجا یہ در سر مایہ رولہ کی
جارہ داری مسلط ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامنِ ایمان میں نہ ہو تو اسے مومن نہ کہیں کیسے!

نوشتہ وقت

کیس نمبر ۸: کیس برائے سماعت بذریعہ غواچی جیوری

105

صفحہ

جسکی وجہ سے حکومتی ٹولہ، انکی نسوں پر مشتمل سماعت یافتہ شاہی طبقہ والے مرد مسلمانہ ورس کی نسوں کو صوبائی، ملاتی، میزب کی سمبیوں کے حکومتی یونوں و فوج شاہی، فسر شاہی منصف شاہی کے شاہی حکومتی، ورس کے محرم بر رکھا ہے۔ حکومتی یونوں و حکومتی فوجی قتل میہ مدیہ کے، ورس پر حکومتی بال، قتی کی وجہ سے حکومتی ولے، ورس کے سماعت یافتہ شاہی طبقہ نے سولہ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسوں کا اپنی من پسند کے باطل، غاصب، استحصان نھ حکومت کے ذریعے، کامعاشی معاشرتی نظریاتی قتل،، استحصان نھ حکومت جاری بر رکھا ہے۔ مذہب ش مغربی جمہوریت کے غفر کے بلین حکومتی ولے کے سمعی میہ ن کا تحقیق بر، یک یہ باطل غاصب استحصان نھ حکومت ہے۔ اس نے مسلم امہ ورس کی نسوں و قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات، و تہذیب کے منافی، متضاد طبقاتی نھ حکومت جگلو ط نھ حکومت، طبقاتی مخلوط معاشرہ، طبقاتی مخلوط معاشرتی تقسیم، بر، امن، شمار، حاکم، مخلوط کامعاشی، معاشرتی نھ حکومت کے ذریعے مدی تہذیب و مذہب ش مغربی جمہوریت کے غفر کے استحصان ظلم کا قیدی، غاصب، و معلوم بر رکھا ہے۔ مذہب ش مغربی جمہوریت کے غفر کے بیسی حکومتی ولے ورنی، ورس پر مشتمل سماعت یافتہ فوج شاہی، منصف شاہی، فسر شاہی و حکومتی بال، قتی قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات، عتدس، مسرت، عدس، انصاف جیسے تمام اصول، اصولوں کے خاتمہ کی وجہ بن چکی ہے۔ پاکستان پر فوجی ڈسپٹر ورس ورجا پیر، سرہا و حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ فوج شاہی، فسر شاہی، منصف شاہی حلیہ کی جا رہا ورنی رک ہے۔ جسکی وجہ سے مسلم امہ، ورس کی نسوں کامعاشی، معاشرتی، نظریاتی، تعلیمی، استحصان، ورنزیکل قتال جاری ہے۔ اس حرات ہل پاکستان، مذہب ش مغربی جمہوریت کے کفر کے یک فیتہ ک نھ یاتی، قتل، کامعاشی معاشرتی باطل، غاصب، استحصان میہ کے وپا رہے۔ اس وقت پاکستانی عوام کا بنیادی مسئلہ قرآن حکیم، انکے نظریات، تعلیمی نصاب، تعلیمی، ورس، انکے اسلامی، بتور حیات، جسکی خاطر پاکستان معرض وجود میں آیا تھا، انکے مرد و تشخص ورس کی تہذیب و احسان برنا مسلم امہ ورنی نسوں کا بنیادی مسئلہ ہے۔



نمبر ۳۔ قرآن حکیم کے، دستور مقدس و رس و تعلیمات و رہنمائی کے تحت پر رتبہ و درجہ مذہب شمس مغربی جمہوریت کے کفر کے منشوروں و رتبہ تحقیق و مضبوط حیات، انسانی حیات کے طریقہ کار و قیام رہا رہا نہ ورنہ یہ۔ دونوں کے نظریات، دستور حیات و مضبوط حیات ایک دوسرے سے بالکل جدا و مختلف ہیں۔ قدر و درجہ و رتبہ کے طالب جائیداد و سرمایہ و بعد قیام، واد پرست مذہب شمس مغربی جمہوریت کے کفر کے بیسی نظریہ حکومت کا ایک رہنمائی سیاسی حکومتی ڈال ہے۔ مذہب شمس مغربی جمہوریت کے کفر کا روشن خیال عدم ورس کا سیاسی، فوجی، مکتبہ وں کا حکومتی ڈال و دستور جمہوریت کے کفر کی سیاسی، سماجی کے رہنما قرآن حکیم کے زمین، اس کے نظریات، انسانی تعلیمات، کے تعلیمی، اوروں اس کے، دستور حیات و رہنمائی کی حاکمیت کو قائم کرنے کی مڈوں کے رہنمائی نہیں ہو سکتے۔ سمجھنا کی پوجا کرنے و کلمہ حق کی ضرب کے ورث نہیں ہو سکتے۔ ان مڈوں کے نظریات و تعلیمات نے یہاں پہنچا ہوا روشناس روشن ضمیر ہوتا ہے۔ مذہب شمس مغربی جمہوریت کے کفر کا بیسی حکومتی ڈال، حقیقی، ظاہر و باطنی، بدکاری، زنا کاری کے مسکن سنڈوں کا روشن خیال غیر مادی معاشرہ و تیار رہتا ہے۔ روشن ضمیر، روشناس مڈوں کی انسانی کتاب قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات، تعلیمی، اوروں کا منظر ہوتا ہے۔ روشن خیال و روشن ضمیر رہا ایک دوسرے کی ضدیں ہیں۔



نمبر ۴۔ اسباب صفہ ان کا دینی ادارہ جو مذہب کی اہل حق تعلیمات اور اس کے مدار کے حصوں کا محور ہے۔ دینی اسباب و مدار و وسیع
بستیاں ہوتی ہیں جو مذہب کث مغلربی جمہوریت کے کفر کے طبقاتی مخلوط تعلیمی اداروں، کلبوں، یوان کی اسمبلیوں میں نہیں پائے جاتیں۔ قرآن
کحیم کے آئین، نصریات، تنویدیات اور امدادی کی حاکمیت کو قائم کرنے کا فریضہ مذہب کث مغلربی جمہوریت کے کفر کے تعلیمی اداروں
کی اسیدی کے فارغ اہل فوج شہی، افسر شہی، منصف شہی کے سرکاری کارروں کا مقدر نہیں ہوتا۔ یہ صیب فریضہ حق کے م
دین، درویش، فقیر اور بوریا نشین دینی اداروں کے فارغ التحصیل ہی ادارے ہیں۔ یہ اہل حق علم اور رض زہیات مسجد شریف اور اسباب صفہ
یان جیت دینی اداروں میں پتہ، انی صحبت نے پران تہ ستا ہے۔ جو بنی نوع انسان کی خدمت اور حرمت کے صیب فریضہ کو ادا کرتا ہے۔
نمبر ۵۔ سے ۱۹۴۵ء کی آزادی کے بعد پاکستانی عوام انگریز کے مسطایہ ہو۔ مذہب کث مغلربی جمہوریت کے کفر کے ابلیسی فتوہ اور امیہ میں
ای طرح بتا رہا ہے۔ اس کی وجہ سے پوری ملت و مردانہ واقعات اذیت ناک تالیف و مصائب اور خوفناک حالت میں مبتلا ہونا پڑا۔
پاکستان میں مغلربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی وادی بدعقلی، بد مذہبی، اخلاق سوزی ظلم و تشدد، دھوکے، دغا بازی، غیبت، اعتدال و
مساہات، عدل و انصاف کو کچنے کی تعلیم و تربیت اور مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ و مخلوط حکومت اور حقیقی نی حکومت کے مارے سنی و مال
خزانہ پرانا کھڈا ہے اور مذہبی تہذیب و کچنے کا نظام حکومت جاری رہا۔ پاکستان مغلربی ابلیسی جمہوریت کے کفر کے کلچر کی درس گاہ بنا دیا گیا
ہے۔ مسلمانہ عزت، حقوق اور مغلربی، انشورہ کی مذہب کث مغلربی جمہوریت کے کفر کے نظریات کی سیاست اور جماعتوں میں بھرتی چلی
جا رہی ہے۔ وحدت قرآن کو مذہب کث مغلربی جمہوریت کے سیاسی رہنماؤں کے ۱۸ منشوروں میں لکھیہ دیا گیا ہے۔ منصف کی وحدت و
مغلربی جمہوریت کے کفر کے سیاسی رہنماؤں کی سیاسی جماعتوں کی سپاہ بنا دیا گیا ہے۔ ۲۰۰۰ء میں مسلمانہ اور انی نسلیں سیاسی جماعتوں کے
منشوروں اور رہنماؤں کی نفرت و نفاق، ان کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ وحدت کی دھوکے کا منظر نامہ بن چکا ہے۔



بابا کی معایت اللہ

بہارِ نبویؐ میں رہنا اور اللہ کے فضل سے



108

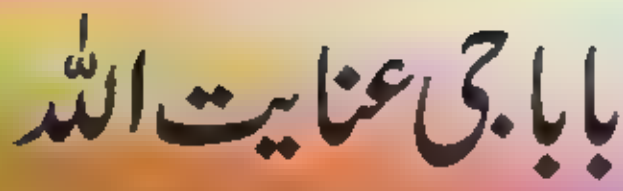
صفحہ

کیس نمبر ۸: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

مسلم مہقرآن خیمہ ۳۰-۱۹ کانٹین و اسلام کا نفاذ پابست۔ حکومتی نو۔ مذہب ش مغربی جمہوریت کے نظام غرق کا قتر راہ حکومت پابست
ہیں۔ سیاسی و فوجی حکومتی نو۔ ورن کامر عات یا فتہ شابی بہت مغربی جمہوریت کے غرق کے تحساق نظام حکومت کی تعمیش و ر قتر کی زندگی کو
کی قیمت پر ترک برنائیں پابست۔ مذہب ش مغربی جمہوریت کے غرق حکومتی با، اقی و حاکمیت سے حکومتی نو لولہ سولہ کروڑ اہل اسلام فرادور
ان کی نسوں کامویشی، معاشرتی، دینی و رسانی قتل ورم قسم کا ہرم برنے سے کوئی موقع ماتحت سے جانے نہیں دیتا۔ تاکہ عوام قرآن خیمہ، اس
کے غریبیت، اقیامت، کے ضبط حیات، اس کی تذبذب و منزل نو پانہ نہیں۔ مذہب ش مغربی جمہوریت کے غرق و نہیں مخلوط طبقہ کی
حکومتی نو، رہن مخلوط طبقہ کی تعلیمی، رہن، نے مخلوط طبقہ کی ذریعہ باغ کے تمام، رہن سے ہمہ وقت جاری جاری ہیں۔

نمبر ۶۔ مذہب ش مغربی جمہوریت کے غرق کے ملیسی حکومتی نو۔ نے ملک کے تمام ذریعہ باغ کے، رہن کے ذریعہ مغربی تحادی قتل
کی یہا پر نو۔ رہن زعموم ورن کی نسوں کو رذمت پسند، دشت رذ، طابان بنا بر رکھ دیا ہے۔ پاکستان کی سر زمین میں مساجد میں قرآنی
قیمت حاصل کرنے، وں کو طابان، دشت رذوں کا نام، کے رعم نامس کا ہتھی قتل حکومتی نو۔ نے جاری کر رکھا ہے۔ موصوم و ہے
گناہ بچے بچیں، مردوزن وریوزھے مارے جاتے ہیں۔ ان کو مسکری پسند، رذمت پسند، دشت رذ کا نام، کے رعم نامس نہیں شرتے ور
پاکستان میں نہ وں مسلم مہقرآن کے زمانہ رتے جارہے ہیں۔ بہت، شافی ماقہ جات کے ماقہ سے تیں، اھل وطن وں کی توپوں
کے نوہن ورم مرید کے زہن حملوں کے ہتھی قتل کی مجہ سے ہجرت برنا پری۔ اندوستان کی رذ، سرتیل کی موسادور امریکہ کی سی آئی
ے، بیٹ ورن کی بین الاقوامی تنظیموں کے مافی دشت رذوں نے زخمو، دشت رذ تیار رذ کے رجدید سیموہیا رذ کے چرکے ملک میں
پاکستانی عوم کا قتل اور دشت رذ کی آگ بھجی رہی ہے۔ ان کا ہر قسم کا ہرم، ہر قسم کا قتل دینی در کجاہوں کے طلب و رطابات کے ناموں
ان کی شہرت و غرب کرنے، پامذہب ش مغربی جمہوریت کا ہر مانہ ملیسی نظام حکومت کو مرکھنے کے یہاں دیا جاتا ہے۔



facebook.com



جب دامنِ ایں تھیں نہ ہاتھ نہ مہر نہ سہاگن کیسے!

صفر

کیس نمبر ۸: کیس برائے سماعت بذریعہ غوامی حیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۹۔ نوے سال کی عمر کے بعد مسلمان بن گئے، مگر یزید میں رہ کر ہندوؤں کی غلامی سے نجات دلائی اور ان کی نصیب ہوئی۔ لیکن پاکستان میں مذہب دشمن مغربی جمہوریت کے خلاف پنج حکومت گمراہوں کے پروردگار بھی خدا کا صاحب جائیداد و سرمایہ داروں نے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے ہاتھوں میں ہی رہا۔ جو بددیانتانہ طور پر تقدس ملک میں نافذ قتل کرنے کے حق میں نہ تھے۔ نہ خدا روم کو صرف معاشی و مالی ورقتہ حاصل برائیاں تصور کرتے۔ وہ پہلے ہی اپنے ہم وطنوں کے ساتھ خدا کی نعمت بڑیاتی اور گمراہوں سے مصافحت کر کے جاگیریں، وسائل و دولت، قدرت حاصل کرنے جیسے جرائم کے مرتکب ہو چکے تھے۔ وہ قدرت اور حکومت پر قابض رہنے اور عوامی مسائل کو کچلنے کے طریقہ کار کے بھی طرح کشنا تھے۔ انہوں نے اپنی عمل جاری رکھا۔ اس کا اسباب یہ تھا کہ ان کے ذمہ جب ادا چاہتا ہے۔

نمبر ۱۰۔ انھوں نے گمریزوں کے ہاتھ تھوڑا سا دھڑکن کی حکومت قائم کرنے میں پوری پوری معاونت کی۔ اس عظیم قیام کے عوض ان لوگوں کو سزا دینا بہادر، فوجی اور دیگر خطرات کے نواز کیا اور انھیں کارناموں کی وجہ سے نواباگیر میں، ورنہ خفیہ موت دے گئے۔

گمریز کے دور میں بھی ورتن بھی گمریزوں کے جیسی مذہب شمس مغربی جمہوریت کے کفری بالادستی سے ان کو اور ان کی اولادوں کو تمام حکومتی سیاسی اور سرکاری عہدے اسی طرح میسر ہیں۔



نمبر ۱۱۔ پاکستان نے صرف گمریز رخصت ہو۔ اس کا بایکوریہ مایہ رنی نمائندہ اس کے دور کے خدو و مخمر جمائیدہ رہا یہ در
نویہ کی طرح مسطہ ہے۔ ان کا احتساب آج تک ہوا ہی نہیں۔ وہی حاکم و محکوم کا حاملہ جاری ہے۔ وہی غدا اعلیٰ فوجی یہی سی حکومتی نوہ
مذہب شمس مغربی جمہوریت کے غم کے نظام حکومت کے نیشنل دن پر نئی جارہہ رنی مسندہ رہا۔ رہا تو موم و محرم کیا آیا ہے، گمریز کے
وہ رنی طرح نیشن پر تہا بعض ہے۔ وہی چند غمہ رما صوبہ یہی حکومتی نوہ کے پشت روم مغربی جمہوریت کے ایٹشوں کے شاہی خراجات
بردشت برکتے ہیں۔ وہی گمریز کلہ رہا رہا غمہ رما نوہ اپنے اپنے علاقوں۔ نیشنل جیت رصوبائی وروفاقی سمیٹیوں تک رہائی حاصل
رہتا، ملک پر حکومت رتا چلا رہا ہے۔ آج بھی چکی سن کاٹ رہا ہے جیسے شاہی قلعہ داروں پر نئی جارہہ رنی مسندہ ہے۔ آج بھی
گمریز کے پرہ رما غمہ رما رنی وادیں، قلعہ میہ مدیہ کے شاہی مراعات یافتہ عہدوں پر تہا بعض ہیں۔ آج بھی وہی گمریز کلہ رہا رہا غمہ رما
طبقاتی نظام حکومت پاکستان پر مسطہ ہے۔ آج بھی فوج، قلعہ میہ مدیہ رہا رہا بر نہ، نظامانہ استعماری نظام رنج ہے۔ آج بھی گمریز کا
حکومتی بلیدی نوہ اہل ملین کو طمانہ، رجعت پسندہ بردشت رما کا نام۔ رہا گمریز کی طرح محکوم و موخت ذلتیں، میں دیتا ورتقال
رہتا چلا رہا ہے۔ آج بھی ستہ فیصد سائنس فیصد مزدور محنت کش محکوم و اناس نکاش نہ عہدات بنے ہوئے ہیں وہی جھوٹے
کیس مدیہ کے ذریعے بگاڑا فردک خلاف درجہ ہوتے رہا قلعہ میہ کے ذریعے معسوم و موم کے ذہنیں بھری جاتی ہیں۔



نمبر ۱۲۔ انگریز ہندوستان کو سونے کی چٹیا کہتا۔ دریہاں سے مال، دولت، میت، برائیتوں سے جاتا۔ وگ غربت، فداں، سب ہی سب کسی کی عبت ناک زندگی بسر کرنے پر مجبور ہوتے، بچوں چہاں رہنے، لوگوں کیلئے نہیں، مار پھانسی کے پھندے منتظر رہتے۔ انگریز کے وقت میں بھی یہ خدرا مال، دولت، برقت رہے تھے۔ مگر جن لوگوں کے منہ مدھوم و مدھوب ش مغربی جمہوریت کے غم کے نظام حکومت کی تکمیل کی طرح اُلی ہوئی ہے۔ ملک کا قندار، حکومت انگریز کے ہر مرد و بندہ، مجرم و گویوں کے ہاتھوں میں ہے۔ انگریز کے مغربی جمہوریت کے غم کے نظام حکومت کو چلانے والے نونو، تنظیمیہ، مدھیہ کے، نشور، نونو، ریجنر، پوپس، اور چچہ یاں مگر بھی کی طرح اپنے خاندان فریض، ر رہے ہیں۔ مغربی جمہوریت کے غم کے بلیسی ستھوں نیچے حکومت، سکے مجرم عیش و عشرت میں غم مہلی وسائل اور خزانہ لوٹے جا رہے ہیں۔ ن حکمرانوں کے نجات وقت کی، ہم ضرورت ہے، ہر مذہب، اسلام کے سوا، ہر مذہب، مل، جن، و رقی نسلیں مغربی جمہوریت کے بلیسی نیچے حکومت کے عدال ش ظلمات کے صحرا میں غم بوت چائیں گے۔



بابا کی معایت اللہ

بہارِ نبویؐ میں رہنا، اللہ کے رسولؐ کی خدمت میں رہنا



113

صفحہ

کیس نمبر ۸: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۱۳۔ 1947ء میں ہندوستان کو طویل کوششوں و قربانیوں کے بعد آزادی ملی اور قومی خدشات و بیاد پر پاکستان معرض وجود میں آیا۔ انسانی تاریخ میں یہ پہلی خدشات پر ریاست پاکستان کے نام پر قائم ہوئی۔ بین بدقسمتی کے نذر و بحر حکومتی ولہ نے ملک میں سدھی و تنور مقدس کا تعین و تنظیم حیات نافذ عمل نہ کیا۔ ملت مغربی جمہوریت کے فکر کے نظم حکومت کی نااہلی آفات میں بری طرح پھنسی و مختلف ذبیحہ میں مبتلا ہوئی تھی۔ حکومتی ولہ، ہمیش میں گم رہا۔ پاکستان کے عوام کی فلاح، نے تحفظ ملی بقا و رسد کی سدھتی لیے ان کا تدارک وقت کی ضرورت ہے۔

نمبر ۱۴۔ قائد مہتمم محمد علی جناح کی سیاسی بصیرت و مدنی صلاحیتوں کی تحفہ کاوشوں سے یہ ملک قلمبو ہو گیا لیکن ان کی صحت رتی تھی۔ آخر ۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ء کو اس سرے فانی کو الوداع لہہ ہے۔ ان کی وفات کے بعد ملک و ملت یتیم ہوئے اور ورش کے ہاتھ جو ملک ہوتا ہے وہ ملک اس با سیردار سرمایہ دار اور دینی یہی رہنماؤں نے مل براس مسلم امہ کے سواہ رہزناؤں کے ہاتھ کیا۔ ملک کی ریاست، و مال، مال، دولت، تعلیم، قدر و حکومت پر قبضہ ہوئے۔ ان کی بھی استعمانی و رندوں نے سولہ لروڑ عوام اور ان کی نسلوں کو کمریز کی طرح غلامی و بھاری زنجیریں ڈال کر قیدی و محکوم بنا رکھا ہے۔ فوجی، یہی حکومتی ولہ و رنے تخلیق کردہ باطل، غاصب استعماری نظم حکومت کے نجات حاصل کرنے کا وقت آیا ہے۔ ان کا تمام مال و متاع عوام کی مدیت ہے۔ عوام بھوک نک کے مجبور ہو رہے خود کشیاں کرنے کی بجائے ان کا قتل کرنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ رن آرمہ کا فوجی سیاسی و بدست بر حکومتی ولہ سب تک عوام میں کامیابی معاشی و قتل رتا پھلے گا۔ ان کے ظلم و قتل کے دن گئے جا چکے ہیں۔

نمبر ۱۵۔ مذہب ش مغربی جمہوریت کے، بیسی رندوں کے پاس نہ کوئی بصیرت نام کی چیز تھی ورنہ ہے۔ نہ ہی ملک و ملت کی رانمانی کے یہ ہیئت۔ انھوں نے ملک پر پنا قبضہ مستحکم رکھنے کے یہ مذہب ش مغربی جمہوریت کے بیسی استعماری ضابطہ حیات کو روشن خیال عوام کا نام و اس کو یہ منشور بنا دیا ہے۔

بابا جی عنایت اللہ



نوشتہ وقت

کیس نمبر ۸: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

صفحہ 114

ملک پر قرآن حکیم کے دستور کو دیدہ دانستہ نافذ العمل نہ ہونے یا۔ مسلم امہ میں براہیم علیہ السلام کے نظریات اور مذہب کش مغربی جمہوریت کے غم کے بلیں ضد بلدیات کے تناؤ کا شکار ہوتی گئی۔ مسلم امہ کا تاریخی پس منظر ہی اور باطنی، خدائی، روحانی پیاروں کی زد میں آیا۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے غم کے بلیں بھی حکومت نے ملک میں جتنی وسوسہ و مصلحت اور عدل و انصاف کو چیل دیا۔ فوجی یا کسی حکومتی والہ سرکاری یا غیر مذہبی مخلوق کی قیادت میں ہمیشہ و شرت اور شاہی تہذیبی زندگی کے مذہب میں ڈوبتے گئے۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے باوجود ملک آگے بڑھنے سے بددعا میں برقی خود سوزیوں، خود کشیوں و فتنوں کے اندر ترقی چلی بارہق ہے۔

نمبر ۱۶۔ گمریزوں کے مروجہ شخصوں کی حکومت کو جو انہوں نے ایک مظلوم قوم کو زیر کرنے و قیدی بنانے کے لیے مسدود رکھا تھا اس کو اپنا نصب عین بنایا۔ ملک میں انہی کا مذہب کش مغربی جمہوریت کے گمراہی کا بلیسی بھی حکومت قائم کیا۔ اس کی ترتیب و ترکیب کو مزید کھین و ناہر فہم تائب بنایا۔ تاکہ اس شخصوں والہ و رابطہ کے علاوہ کوئی اور شخص حکومتی مشینری و ریاستوں میں شمولیت کرنے کے قابل ہی نہ رہے۔ وہ اس مشن میں پوری طرح کامیاب رہے، ۹۹.۹ فیصد مسلمہ ممالک کے قیدی بنائے، ممالک کے بھی حکومت کے پنجہ میں مظلوم بن کر رہ گئے۔ کہاں کیا وہ اندی بھی حکومت اور مذہب کشی کی حاکمیت کو قائم کرنے کا شوری جمہوری شوقی سدھی جمہوریت کا بھی مصلحت داس کی خاطر یہ ملک بنایا تھا۔ بس تو اسلام کا نام لینے والے صابان و روشنی کردار دیے جاتے ہیں۔ قرآن حکیم کی سرکاری سرکاری کو نافذ عمل کرنے والے جو مسلمان صابان و روشنی کردار دیے جاتے ہیں۔ کو قائم کرنے کے لیے بارہا فوجی سپاہ

نمبر ۱۷۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے گمراہی کے بلیسی مجرمانہ نظام حکومت کے اندر مجرم جاسوسوں و مصلحتیوں نے اپنے اپنے علاقوں کی نشاندہی کر رکھی ہے۔ اس علاقے میں یہ لوگ، ایشیائی میں گھڑے ہوئے چپے رہتے ہیں۔ یہ پنی کے ویریمین کے کائیشن ٹرے ہیں ورنہ بھی میں کے کامیاب ہو کر پورے صوبائی اسمبلیوں، رقبوں، مہلی میں پہنچ جاتے ہیں۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامنِ ایمانِ حق میں نہ ہو تو اس کا مکتب کون سا ہے؟

115

صفحہ

کیس نمبر ۸: کیس برائے سماعت بذریعہ غواچی جیوری

نوشتہ وقت

باقی کی وجہ میں نے ہی بیٹھ چن لیے جاتے ہیں۔ اس طرح حکومتی پند ال تیار ہو جاتا ہے۔ ان کا تذکرہ یہ ہے کہ ان کی تمام رشتیں اور
مستعینیں ملک میں ضبط و رو جائیں۔ تمام وہ ہونٹنی خزانہ و پسایا جائے۔ ان کو صرف وہی طرح زندگی گزارنے کا موقع دیا جائے۔ پھر
شور فی حق مملکت یعنی ہندو جمہوریت کے حق مملکت کے، یعنی شرف، اہل فر، واپس و دین کی قیامت کی روشنی میں عمل میں آیا جائے۔
ملک کی معیشت اور مائل پر ہر فرد کا ایک جیسا محنت و مشقت، اور ہمیشہ ایک جیسی اجرت کا دار و زرہ کو ہوا جائے۔ عدل و انصاف، عدل و
مسرت کا نفع و فائدہ ہو جائے۔ مائل و مالدار نہ کاٹھنڈی، مہذب و شرفی جمہوریت کے اقتدار کی ممانعت نہ خود ہو جائے گا۔
نمبر ۱۸۔ مذہب شرفی جمہوریت کے کفر کے بل کی یکسوئی میں جو افراد کا مذہب جاتے ہیں ان کو یہی مہم نہ بیٹھ چن برسوں کی علی
کارکن منتخب کر دیتے ہیں یا علی خامنہ کا رہبر ہونا دیا جاتا ہے۔ مغربی جمہوریت کے کفر کی باطل سیاست میں صرف و صرف یہی چھ
سات ہزار علی والہ کے مجرموں پر مشتمل شخصیات کے ملک کی سیاست کے یہ وہ خبیث کام بنائے ہوئے۔ اپنے اپنے حلقوں میں اس ظالم
شخصیات کے پورے مل ہوتا ہے۔ تھانے، کچھریوں ان کے سامانہ ظلم کی، اتناں رقمیہ جارہے ہیں۔ مذہب شرفی جمہوریت کے
کفر کے مجرمانہ سیاست کے اندر حکومتی پانڈیٹوں کے پیشانیوں میں ہر قسم کا کٹھنڈی و زبردستی ہیں۔ ان کے مسئلہ میں تھانوں و عدالتوں
و تمام دوسرے محکموں کے ہر قسم کا بڑا بڑا کام ان کی ممانعت سے دیتے ہیں۔ شہر کی مجرمین کے محکموں، یونوں میں پتے، ان
کے شہر پر کھنڈے جرم نہ ہو سکتے ہیں۔ زمین مافیہ و جرم ان کی گمرانی میں پروان چڑھتا ہے۔ اس کے علاوہ پیشانیوں کے
کثیر خراجات یہی وگ برداشت کر سکتے ہیں۔ اس طرح وہ اپنے معاشی و معاشرتی و مائل و اپنے شرور و بون کی بنا پر، اپنے اپنے حلقہ
جاتے ہیں، یہی ان کے منتخب ہو رہے صوبائی اسمبلیوں، وفاقی، مملکت تک اپنی جارہی مسئلہ دیتے ہیں۔



نمبر ۲۰۔ پاکستان کے فوجی یہاں کی حکومتی پولیس عدالتی نظام کی ایک معقول حد تک سمجھنا، ان کے شرابات و پابندیوں کو سمجھنا ان کے ورن
کی نسلوں کی بہبود کے لیے ضروری ہے۔ اس بلین پولیس کا جو مہتمم اس کو ٹیکسوں کے تقاضوں میں جھلنا، مہتمم کے لیے شہر میں ان
بجلی پانی، گیس کے بلوں میں اضافہ کرنا ان ماحول کے اثرات بدوں، رعیت و اثرات کی زندگی و زندگی کے معاشی، معاشی کے اثرات کو
پہننے چھوٹے۔ روکن عدالت قائم کرنا عدلیہ و عدالت کا ایک ضروری عمل، ایک چھٹا نمونہ ہے۔ ورنہ اس میں کوئی شک کی جا نہیں سکتا۔
یہ وہ ستاروں کی حکومت کا، تاریخی مذہب کا سامنا جو ہم پر جاری رکھتے ہیں۔ ملک و ملت و اس مجرموں کی تباہی یہ عمل کا منطقی نتیجہ و
فقدانی نقصان ہے ورنہ اس کے لیے ان کو تیار رہنا ہوگا، وقت بدلتے رہیں گے۔ ان قوم میں عدالت قائم ہو جائے۔ نصاب و متوازن رہے،
عدالت و ملت و ہو جائے، مسابقت کا نصاب بنایا جائے، قوم پرستی کا مذہب مازں ہوگا قانون فطرت ہے ورنہ کی بقا
مخدوش ہو جاتی ہے۔ وقت ہے سنبھل جاؤ! عقل کے کھوڑے، رشتہ کے وسال، ملک کے خزانے بھی بھی کسی ماحول کی ضرورت
کے مذہب و رسالت کی ہے۔ یہی نہیں سکتے۔ حق و سچ کی یہی طاقت پانی کی جہاز میں مضمر ہوتی ہے۔ فہم و قدرت رہتی ہے۔

[illegible]

کیس نمبر ۸: اکیس برائے سماعت بذریعہ غواچی حیووری

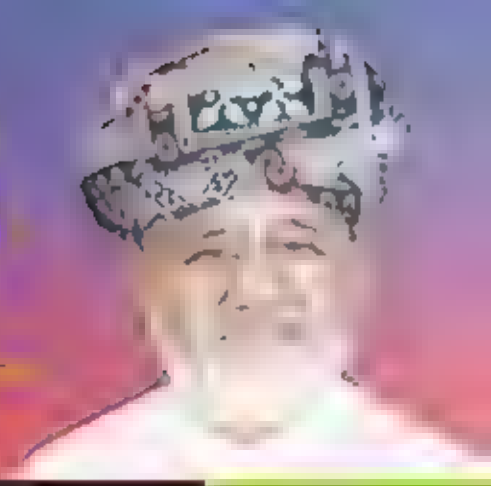
117 صفی

babageeinayatullah.blogspot.com

facebook.com/babagee.inayatullah



بابا کی معایت اللہ



بہارِ نبویؐ میں سچے دل سے دعا ہے کہ یہ ساری باتیں آپ کے دل پہ لکھی جائیں

اس عاصبِ نظام، کے بھرپور معرکے میں کیا کی سوتیلی ستموں والے دہشت گرد رتھ پہنچانے کا وقت آیا ہے۔ بیرونی طاقتوں کے یکنٹ پاکستان کی طرف آنکھ نہ پھیریں سکتے۔ مومن، عینائی۔ بیپ، بڑے جیتی نظمیں کی جدید علمت سب بھر میں نسائی قتال مردہشت گردی کو سب بھر کے ظبا، طباہات و عوام انسان کے نام منسوب کرنا ایک ایسا ہے۔

نمبر ۲۲۔ جو شخص اس کے بھرمانہ حقوق، بیان کریں، جو فراموش کئے، دینی مردانہ کی ستموں نظامیات، معاشی مرمعہ شہر تی حق تعلیموں کے ہے کہ زخمی ہیں، جو ان کی وٹ حصوں، رتھ فن زندگی کے تعلق بات کریں۔ جو ان کے تھوڑی نظم کا ذکر کریں۔ جو ان کی عدالت طبقہ کی طرز زیات و وضاحت کریں۔ جو ان کی طبقاتی تعلیم، طبقاتی تعلیمی، روس، طبقاتی معاشہ و فیات ناک داستان کو ختم کرنے کی بات کریں۔ جو ان کے محبت، ملیتوں کا کشاف کریں۔ جو ان کے قدر کے خرید و فروخت یعنی ہارس نید تک کے نظام کا تذکرہ کریں۔ جو اس مذہب شہر مغربی جمہوریت کے انفر کے ستموں نظام حکومت کے فرعون کی نظم کی سعیت مارجر نمونہ سمجھائیں۔ فی مضاحمتیں کریں و عوام انسان کو کاہ کریں کہ مرحلہ نقاب میں ایک لکھ و مرمو جو ہیں۔ اس حلقہ کے نیشن میں ۱۸ ایسی جماعتیں نیشن بڑی ہیں، ان میں سے ایک جماعت مال و زر و سپنے، مائل کی طاقت سے عوام و مرمو ہر کے سرفیس ہر روٹ لے رجیت جاتی ہے و مرمو ۸۰ ہر روٹ کی حلقہ میں ۱۰۰ کی سیاسی جماعتوں کے ہیں تو اس حلقہ کا ۸۰ ہر رفر، کا، و نقاب نہ اندہ کیسے بن سکتا ہے؟ اس طرح مذہب شہر، باطل، عاصب مغربی جمہوریت کے انفر کا نظام، نیشن حکومتی مرمو و مرمو نہ نظم حکومت تیار کرتا ہے جو مرمو کے نظم و رروح کے منافی و مرتعد ہے۔ تمام باطل عاصب مغربی جمہوریت کے انفر کے ستموں جسد و چوٹ جاتے و مرمو کو قانون بناتے ہیں۔

بابا جی عنایت اللہ



نمبر ۲۳۔ وہ دہلی طرف مجلس شہر یعنی مدنی جمہوریت کا طریقہ انتخاب دیکھو۔ ریونیو نوٹس کے حصہ انتخاب میں پانچ ہزار روپے موجود ہیں تو اس میں نہ کوئی سیاسی جماعت ہوتی ہے۔ نہ قرآن حکیم کے خلاف کوئی مہم منشور ہوتا ہے۔ نہ ہی کوئی نیشنلسٹک سلیکشن کے یہ بنام پیش کر سکتا ہے۔ ہر فرد کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ خدا و رسول ﷺ کی ہدایت کے مطابق بدھ قدوسی کی حاکمیت کو قائم کرنے کے لیے حصہ انتخاب میں اس شخص کا چننا کرے جس میں دین کی خوشبو، اب انسانیت، خدمت انسانیت، مدد خلاق، خیریت و بہت و صلاحیتیں، ہمت و ایمان کی صفات، عدل و انصاف کے مصاف، اعلیٰ ہدایت، مدد و صلاحیت کی خوبیوں، صدقتوں کا نور، مہم سنبھالنے کے حسن خلق، سوکھ سنا کا رشتہ ہو۔ اس طرح سب کا نیک حکومت یہ باتوں میں ہوگا جو انسانیت کے لیے بہتر رہے۔ مہم نفعت بخش ہوں گے جو دین کے نصیحتات کا تحفظ کر سکے۔ ضابطہ حیات کی خواہشیں پوری کریں گے۔ مہم امن و امان سے بھی اس کی پابندی کریں گے۔ مہم مسکین و یتیموں کی مدد میں شہر میں گئے جو بدھ قدوسی کے قوانین کی حالت میں اس کی حاکمیت قائم کریں گے۔

نمبر ۲۴۔ پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا۔ ملک میں مسلمان محمد ﷺ کا مجلس شہر کے مدنی جمہوریت کے نظام کا نفاذ اس منہ کا حق ہے۔ مذہب شہر یعنی جمہوریت کے غیر کا تسلیم نظام حکومت قرآن حکیم کے دستور کا ایک باطل نظام حکومت ہے جس پر صرف سرمایہ داروں، جاگیرداروں، آمرانہ کے مجرم و استبداد کو ملے گی، بارہا دہائی سلسلہ ہے۔ یہ مجرموں کی تاجدارہ آمرانہ کے معاشی و معاشی حقوق کی مٹاؤں کا ہے۔ اہل بصیرت، دینی رہنماؤں کا فرس بننا ہے کہ وہ اس مذہب شہر یعنی جمہوریت کے غیر کے نظام حیات، اس کے دین شہر یعنی حیات، اس کے تسلیم، دین سیاستدہوں، مدحاکم وقت مجرموں کی غیر دینی حاکمیت حکومت، بے دین مخلوط حکومت، اس شہر میں مجرموں کے مردہ وزن کی تہہ فائدہ زندگی، دین شہر، عدل و مساوات جتنی بد عملیوں کے بارے میں مدیہ و متاع کریں تاکہ وہ اس کا تذکرہ کریں اور مجرموں کو نہ نرا دہا رتک پہنچا سکے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامنِ ایمان ہاتھ میں نہ ہو تو خدا کی دعا کیسے!

نوشتہ وقت

کیس نمبر ۸: کیس برائے سماعت بذریعہ غوائی جیوری

120

صفحہ

نمبر ۲۵۔ یہی عالم دین و مرشدِ مرقومہ شمع رہا بھی نہ مری نہ کہ جب قرآن حکیم کی حدود و قیود کو کوئی سطح پر مذہبِ شِش مغربی جمہوریت کے کفری باطل غاصب سمبایاں مرحومین و اولاد پر روشن رہنما مل رہی تھی۔ مین و نصیحت کو تو ربطاتی تھی حکومت نافذ کریں۔ مظلوم قحیم مظلوم معشر و مظلوم کھنٹیں بناتے جا میں۔ پادری و پادری کے دینی ضابطہ کو تم ردیں و معشر کے کو دین کے خلاف فی شِش بیدینی، بدکاری و مرزہ کاری کا، حول مہیا رہیں۔ سلام و رحوم و مرین فی نسوں و اذان فی صد حقوق نسوں کے نام پر مرزہ زن و نئے کا عمل جاری کریں۔ جب دامنِ ایمان ہاتھ میں نہ ہو تو مسلم امہ و مردمِ ایمان تمام دین شِش مغربی جمہوریت کے کفر کے نہیں حکومت کے تمام سبھی مہم بنائی یہی جماعتوں کے کے رہنا و رفو جی ذبیحہ صحران اہل تو امداد و مرحدہ و رائیفس کے قانون مازی کے مجرم ہیں۔ قرآن حکیم کے نصیحت و اتمام کرنے، سلام و رحوم و مرین فی نسوں و اذان فی صد و رائیفس کے ذریعے بتائی کہ وہ جرم کا سرکاری سطح پر پابند بنانے کے مجرم ہیں۔ اس نامادہ و رجم کی، ابھی بھی دینی غاصبوں کو دی جاسکتی ہے، اہل بصیرت فردی ذمہ داری ہے کہ وہ مدیہ و نجات کے چوکی طرح آگاہ کریں۔ تاکہ وہ ان کے خلاف نہ مری کاروائی کر کے اس مجرمانہ رائیفس کو اتمام برسیں۔ یہی مومن کے زور و قہمتوں کو جھک مردم کریں گے یا مدیہ کو یہ کرنے کی توفیق ملے گا۔ (امین)



بابا جی عنایت اللہ

پاکستان کے بانی



مدعی: بابا جی عنایت اللہ بنام: حکومت پاکستان

عنوان: پاکستان کے ۱۹۷۳ء کے آئین کے مطابق ملک و ملحقہ کی قومی زبان اردو ہے۔ لیکن آج تک سیاسی، فوجی، سماجی، تعلیمی، مذہبی، اقتصادی اور طبقاتی امتیازات کی بنیاد پر پاکستان میں انگریزی زبان کی سرکاری یا بالادستی مسلط کر رکھی ہے۔ انگریزی زبان کی طبقاتی تعلیم، طبقاتی ترقی، طبقاتی معاشرہ، طبقاتی استحصال معاشرہ اور طبقاتی استحصالی نظام حکومت رائج ہے۔ یہ زبان کاغذ اور مغربی جمہوریت کے باطل، نامناسب نظام حکومت کے معنی جرم کا ناقض سوال ہے۔ یہ دعوے اور الزامات مدعی کا فریضہ ہے۔

نمبر ۱۔ پاکستان ۱۹۴۷ء کو آزادی سے پہلے انگریز ہندوستان اور پاکستان کی سر زمین سے رخصت ہوئے۔ انگریزوں نے ۱۹۴۷ء سے ۱۹۴۹ء تک تقریباً ۹۰ سال تک ہندوستان اور پاکستان کے ملک کے عوام کو محکوم بنایا۔ انھوں نے ملک پر اپنی حقوق پارہ وری مسلط رکھی۔ ایک فوجی قیود میں مفتوحہ ملک اور وہاں کے عوام کو تسلط والے کرنے، اس ملک اور اس کے عوام کو زیر کرنے، ان کو غلام، قیدی اور محکوم بنانے کا ہر قسم کا عمل و حربہ استعمال کرنا اپنا حق سمجھتی ہے۔ اس عمل فوجی قیود، محکوم قوم پر اس طور پر کنٹرول اور با اختیار ہونا، قیدی، غلام بنانا اپنا حقوق سمجھتی ہے۔

نمبر ۲۔ اگر فوجی قیود مفتوحہ ملک کا تسلط نہ سنبھال سکتے، ملک میں بد امنی کی انتہا تکمیل جاتے ہوئے ہیں، ملک سرحدنا مشرق و مغرب، تمام اور محکوم حق، امن و امان، سرحدوں اور ریاست کا خط و بھڑ بھڑا ہے۔ اس ملک با قیام سے جاتا ہے۔ یہ اپنا اپنی فوج کے خوفناک نجی محکمہ کے محکوموں سے زبردستی فوجی قیود مفتوحہ ملک کے عوام پر ہر طریقہ، ہر قسم کا، اور بیچ، ہر قسم کی بد امنی، ہر قسم کا بوسہ، ہر جرم کو قانون، ہر قسم کا نفرتی اور بد امنی قیود کرنے کا عمل سمجھتی ہے۔



facebook.com/babagee.inayatullah

بابا جی عنایت اللہ



صفحہ 124

کیس نمبر ۹: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۵۔ ہندوستان کے عوامی تحریک آزادی کامیاب ہوئی۔ "قومی نظریات" کی بنیاد پر ہندوستان تقسیم ہو۔ ہندوستان کے مسلمانوں کے لیے ایک ملک پاکستان کے نام پر وجود میں آیا۔ اس کا مقصد مذہبی اور ذاتی حیثیت کو فراموش کرنا مقصود تھا۔ قائد اعظم پاکستان کے پہلے گورنر جنرل بنے۔ ۱۹۴۸ء میں یہ عظیم رہنما اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔ ملک و ملت تقسیم ہو گئے۔ قیام پاکستان کا جوش ہوتا ہے وہی مشرق و ملک و ملت کے ساتھ ان باگیاں رہیں، سرمایہ داروں کی "اداس" پر مشتمل مراعات یافتہ طبقہ میاں مدلیہ و رافون پاکستان کے شاہی طبقہ نے جاری رکھا ہوئے۔ مذہب و شریعت مغربی جمہوریت کے کفر کا نظام حکومت، "ریاست حکومت" اس کا یٹیشنوں کا ممبران منتخب کرنے کا طریقہ یہی ہے۔ اس کی سمیٹیوں کا نظام، اس کی وزارتوں، "شاہ رتوں" وزیر خزانہ، وزیر و صدر مملکت کا حکومتی سسٹم ہی طرح جاری و جاری ہے۔ گمریز کا بنیاد ہو جائے، سرمایہ داروں کو ملے گا ہاں پورے ملک میں اسی طرح قائم ہے۔ ان اندازوں کے حادثے متعلق ہیں۔ وہ گمریز کے ورکشاپس بھی اپنے مختص حلقوں کے نیشن کے لیے ہڑتے ہوتے اور سمیٹیوں تک رہائی حاصل کریتے تھے۔ "ن" بھی ان کے حادثے کی طرح موجود و مختص ہیں۔ ۱۹۴۷ء کے "ن" تک وہی انداز حکومتی نو۔ اپنے اپنے حلقوں سے نیشن جیت کر حکومت پر قابض ہوتا رہا ہے۔ ان کی "اداس" میں طبقہ میاں مدلیہ و رافون پاکستان میں مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی شکل میں "ن" بھی ملک پر مسلط ہیں۔ "ن" بھی "گٹھ" پیدا کر طبقہ کی تعلیمی، "رے" کی طرح قائم ہیں۔ "ن" بھی گمریز کی زبان سرکاری زبان ہے۔ "ن" بھی گمریز کی زبان کی طبقہ میاں مدلیہ و رافون پاکستان کی زبان سرکاری زبان ہے۔ ۱۹۴۷ء کے "ن" تک وہی زبان کو سرکاری زبان بنائے نہیں دیا گیا۔ "یونینہ حکومتی" و "رافون پاکستان کی فون" شاہی، "ن" طبقہ میاں مدلیہ و رافون کی منہ ف شاہی کا کم و بیش تمام مراعات یافتہ شاہی طبقہ وہ زبان سے ناامید و گمریز کی زبان پر اپنی جارہا، "ن" مسلط ہے۔



جب دامنِ ابرو میں صدیقہ کی ہاتھیں کیسی!

صفی

کیس نمبر ۹: کیس جرائے سماعت بذریعہ عوامی جیورمی

نوشتہ وقت

babageeinayatullah.blogspot.com

facebook.com/babagee.inayatullah



بابا جی عنایت اللہ

پیشوا مسلمان ہے



126

صفحہ

کیس نمبر ۹: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۷۔ فوجی سیاسی حکومتی نوازہ مرٹے مرعات یافتہ شاہی طبقہ کے ملک دشمن ہنگی ندر ہنگی ۳ میں ڈرنے والوں قرآن حکیم ور ۱۹۷۳ کے
 دشمن کو اپنے ہونے کے خلاف رہنے والے دینی درگاہوں کے طلباء بات و رسوا رہے نہ مسلمہ کو طہان و روشنت ہوں کا
 نام دے رہا تھا فوجی سیاسی حکومتی نوازہ مرٹے مرعات یافتہ فوجی شاہی، منصف شاہی، فر شاہی کا وظیفہ دین چکا ہے۔ لی وہی
 بدکردار، خبرت کے کھاری و فرارغ باغ کے تمام متعلقہ حکام کے پند ہوتے ہیں۔ حکومتی نوازہ مر پوزیشن کے
 صوبائی، وفاقی، ریاست کے سمیوں کے تمام ممبران ہ قسم کے اختلافات قسم کے مذہب شاہی مغربی جمہوریت کے نظام کو بچنے کے لیے
 ایک زبان ہو رہا تھا کہ ہیں کہ روٹی کا بان ملک میں قرآن حکیم ور ۱۹۷۳ کے دشمن کو نوازہ عمل رہا پستے ہیں تو سمیوں
 میں آئیں۔ ورنہ بھی ممبران کی اثرات کے ذریعے ملک کے نظام میں تبدیلی آئیں۔ کتنے ظالم باطل، نا صواب و بدکردار و بدخواہ بد نیت
 مذہب شاہی باطل مغربی جمہوریت کے غم کے لئے حکومت کے عدل شاہی و رشتہ فوجی سیاسی حکومتی نوازہ نے کم زکم نوازہ مسلمان و
 نئی نسلیوں کو کا دو رو دیں۔ کہ پاکستان کی مسلمان، نئی نسلیں ہر مغربی جمہوریت کے باطل، نا صواب کفر کے لئے حکومت کے قیدی
 نا، حکومت، نئی سرکیشن کے شر بات، ہنگی، مائل بخزانہ کے محروم روئے کے ہوں وہ ایسے نچھ مارت ہر باغیہ و سر مایہ و حکومتی
 نوازہ کے معاشی، مشترکہ ہوں کے نیشنوں میں حصہ لے سکتے ہیں۔ وہ ایسے سمیوں و حکومتی یوں تک رہائی حاصل کر سکتے ہیں۔ نہ نو
 من تیل ہوگا و نہ رہنا ہے۔

نمبر ۸۔ یہ حقوق و رچائی کے تحت کوئے حکومتی نوازہ مر نکام مرعات یافتہ شاہی طبقہ کو مٹا کر کو بتانے دیتا ہے۔ مسلمان، نئی نسلیوں
 کی ۳ زکوٰۃ و حکومتی حکامات کی رہائی میں نشر و شاعت کے ذریعے حکومتی نوازہ مر رشتہ فوجی سیاسی حکومتی نوازہ کے لئے، کھاتوں
 کچھ یوں کی فیتوں کے پردہ کرتے رہے ہیں۔ پاکستان فوجی سیاسی حکومتی نوازہ کے معاشی و رشتہ فوجی سیاسی حکومتی نوازہ کے لئے، کھاتوں
 رہنے والے محرموں، مین قرہ کے محرموں کی و رشتہ فوجی سیاسی حکومتی نوازہ کے لئے، کھاتوں



نمبر ۹۔ جن بھی مسلمہ ورنہ فی تیسریں عمریز کے مسطیے بولے نہ سب ش مغربی جمہوریت کے فکر کے نکل حکومت ورنہ عمریزی زبان کے ظلمات، ہار اہ تشددی، سیاسی حکومتی ٹولہ کا اسی طرح شکار ہیں۔



babageemayatullah.blogspot.com

بابا جی عنایت اللہ



نوشتہ وقت

کیس نمبر ۹: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

صفحہ 129

نمبر ۱۱۔ صدر یوب کا پہلا مارشل لا کا قیام کا۔ بانڈ اور سیاہ بانڈ نے یوب، بابا جی، دروہ، مایہ، رس میں شامل ہوئے۔ ذوق غدار علی بھٹو جی کی حکومتی ٹولے نے نمودار ہوئے۔ اس مال تک فوجی سی ای سی حکومتی ٹولے کی ن پڑت پر ملک کا قیام طلاق بنا رہا۔ خوب ڈاٹ براس مال تک حکمرانی کے۔ وٹے۔ عوامی حقوق کو روندتے۔ حکومت رستے رہے۔

نمبر ۱۱۔ جب عوامی صدر یوب خان کے مارشل لا کے ختم ہونے سے قبل، رس کے خلاف ٹھہرا۔ وٹے۔ حکومتی ٹولے کی قیادت میں قتلہ کی پچاس بڑھی۔ ذوق غدار علی بھٹو نے عوامی حکومتی پڑے۔ مکان مہیا کرنے کا حکم دیا۔ عوامی موانع کیا۔ عوامی سٹیٹیشن بھری و فوجی، آئینہ رس کا مقابلہ نہ کر کا۔ حکومت چھوڑی و ملک ایک اور۔ فوجی، آئینہ جنرل ایچی ناں کے سپر ویزا۔ شرقی و مغربی پاکستان کا سی ای سی فوجی حکومتی ٹولے شرقی پاکستان میں بھرے۔ وٹے۔ عوامی سٹیٹیشن ٹولے مال نہ کر کا۔ اس نے مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے غرضی روٹی میں ملک کے سی ای سی رہنماؤں کے لئے پڑے۔ سٹیٹیشن رہے۔ سی ای سی و فوجی یہ بھی ایک ہی رہے۔ وٹے۔ ایک ہی فوجی۔ ملک کو اوخت کرنے وٹے۔ ہمارے ٹریڈنگ و رخصت یہ ضرورت کے قریب مہیا رہے۔ یہ ایک اور کے مخالف وٹے۔ حکومت کی قیادت میں مایہ و فوجی حکومت ورن کے حکام کی پابندی۔ تمام مجرموں کی باری حکومت رستے ہیں، ہونی پڑے۔ انہیں۔ مغربی پاکستان و شرقی پاکستان ملک کے اوہاڑو تھے۔ وٹے۔ قتلہ و مروت مارنے پچاس نے وٹوں بازوؤں کو جھڑا۔ فوجی سی ای سی حکومتی ٹولے۔ وٹے۔ حکامات یافتہ شاہی طبقہ، ملک اوخت کرنے وٹے۔ مجرموں کا تسلسل ورن کے مجرموں کا دہشت گرد، ملکی خد، ملکی زمین کوڑنے، ملک اوخت کرنے، ادا فیصد حقوق نسوں کے نام پر مخلوط حکومت بنانے، ۴۹ فیصد حکومتی ٹولے، وٹے۔ حکامات یافتہ شاہی طبقہ کے شاہی خراجات کا ادا فیصد مستورات کے نام پر حکومتی یونوں پر قبضہ کرنے، ان کا اہل سے جی زیادہ مزید بھت بڑھانے، وٹے۔ ملکی وٹے۔ لوٹنے، قتلہ وٹے۔ ۱۹ کے زمین کو روندنے، پادار و پادار دیواری کے نظام کو ختم اور پس پشت ڈالنے، سولہ برادر مسلم۔ وٹے۔ ملکی نسلوں کو ختم، تمام قیدی بنانے، پاکستان کو نیل و عوام کو کھانا ہون ورن دہشت گردوں کا نام وٹے۔ وٹے۔ ملکی خون سے ہون آئینہ وٹے۔ ملکی ملی مجرم ہیں۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامنِ ایمان میں نہ ہو تو کون سا دامن کیسے!

نوشتہ وقت

کیسٹ نمبر ۹: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

130

صفحہ

فوجی سی ای سکوتی ٹولہ، کانٹون شانی، منسف شانی، فر شانی کاغذ سب مجرمات یا نئے شانی جتھہ والہ کروڑ مسلم امہ، انکی نسوں پر مسلط ہیں۔ یہی سب سہمت کے جان بخت مراد میں جو مذہبِ شمس مغربی جمہوریت کے نگر کے نظم حکومت کے ذریعہ قرآن خیر کے آئین نظریات، تعلیمات، عتدس مسہمت، مدرہ منسف وچیت نیست و نابود کرتے، انکا دین و دنیا وٹے جا رہے ہیں۔

نمبر ۱۲۔ مشرقی پاکستان میں عوامی لیگ کے مجیب الرحمن عوامی، اتھساں کو قمر کرنے کی بنا پر کامیاب ہوئے اور مغربی پاکستان میں مسٹر ذہ فقار علی بھٹو پاکستان پیپلز پارٹی کے رہنما مومناں ورہانی پر بدناماں مہیا کرنے مسہمت ورث کرنے کے نگرے کی بنا پر کامیاب ہوئے۔ عوامی لیگ کو تہی مہر کی مددی برتری حاصل تھی۔ یکن جزائی کیئی خان، مسہمت بھوئی باہمی مشہورت۔ عوامی لیگ کے سربراہ مجیب الرحمن کو قمر رہبر نہ کیا۔ ن مازیر حالات کی روشنی میں مشرقی پاکستان کے عوام اس سچھڑے ہوئے۔ مشرقی پاکستان میں عوام نے فوجی سی ای سکوتی ٹولہ کے خلاف یکی کمیشن شروع کر دی۔ یکی خان نے مشرقی پاکستان پر فوج کشی کر دی۔ یکی باہمی نے فوج کے ساتھ گوریلا جنگ شروع کر دی۔ ہندوستان نے اپنی فوج مشرقی پاکستان کے عوام کی مدد کے لیے داخل کر دی، ہندوستان کی فوج کا مشرقی پاکستان کے عوام و رقی باہمی کا ماتھہ دیا۔ ہزاروں انسانوں کا قتل، ان سی ای فوجی سکوتی ٹولہ نے کر دیا۔

نمبر ۱۳۔ تاشقند میں یو این کے جاس میں ذہ فقار علی بھٹو نے ہندوستان کے خلاف مشرقی پاکستان میں مدد خست بند کرنے کی قرارداد پھر کر دی۔ ہندوستان کے صدر کو بند نہ ہوئے دیا۔ سکوتی ٹولہ کے حکم پر ۹۴ ہزار پاکستانی فوجی سپاہی ہندوستان کی فوج کے سامنے ہتھیار ڈالنے پڑے۔ یہ پاکستانی فوج کی تاریخی شکست تھی جو ان سی ای فوجی سکوتی ٹولہ کے قمر رقی چپقلش کی وجہ سے ہوئی۔ ان کا یہ جرمن ناقابل معافی تھا ورنہ۔ کہاں یہ نہ کہ ان کے خلاف نہ کوئی مقدمہ درج ہو، نہ کوئی کارروائی کی گئی۔ اتنے بڑے ہاتھ کے ذمہ دار مجرموں کے چھٹائیاتی کہ جسٹس محمود رحمن کمیشن رپورٹ کو بھی عوام کے سامنے ایک حویل عرصہ تک نہ لایا گیا۔



نمبر ۱۴۔ مشرقی و مغربی پاکستان کے محب وطنوں کے حوصلوں میں صرف ماتم بھرتی ہوئی یہی حکومتوں کے رہنماؤں نے ون یونٹ کو ختم کر کے باقی ماندہ ایک پاکستان کے چھوٹے پاکستان بنائے۔ وفاقی حکومت کو ہی طرح تو ٹھہرتی، اس کے پہلی مجاہدین کی تعداد حسبِ خواہش بڑھادی۔ میٹنگ کے مجاہدین کا علی، رہا جی، سہاویہ، پرائی صوبائی حکومتیں معرضِ وجود میں آئے۔ مغربی پاکستان کے حصہ صرف ۶۸ یونین تھیں، مات وزیر، مشیر، ایک وزیر، دو وزراء، مسلم، راجہ، ساجد، مملکت، مانتا۔ انھوں نے قدرتِ حق پر پورا ہارنے علی، پاپ، گورنرز، پاپ، ریٹائرڈ، پاپ، پوزیشن، یڈرن۔ پاپ، سہیلیاں کے مجاہدین، اب شامشیر، انقدر انیہ ورنسٹ، وزیروں کی سپنے والہ کی فوج، صوبوں پر خدائی کے لیے بڑھادی۔ ہر کایہ تھوڑے گاں کو برداشت نہا پر۔ اہل وطن سولہ روز، مسلم، مہر تمام، یہاں جماعتوں ورن کے رہنماؤں، فقہاری، بسو، مشرقی پاکستان کی عید کے کاغذ، رہا، مجرم سمجھتے تھے۔ یہاں جماعتوں کے رہنماؤں و حکومتوں نے اس کا جینہ مشکل کر دیا۔

نمبر ۱۵۔ چیمپز پارٹی وارس کے رہنما مسدوم غنڈا علی بھنوکے خلاف شدید یگی ٹیشن کا آغاز ہوا۔ ملی حالات اس قدر خراب ہوئے کہ ملک خانہ جنگی کی لپیٹ میں آ گیا۔ چار ٹیشن کے رہنماؤں کی مدد کے قیسہ مارشل لا ملک پر نافذ قیام کیا گیا۔ جنرل ضیا الحق ملک کا قیسہ فوجی ڈکٹیٹ بن کر ملک پر قابض ہو گیا۔ فوجی ڈکٹیٹ مار چار ٹیشن یڈرین کے مل مسدوم غنڈا علی بھنوکے خلاف قصور کی کے قتل کا قیسہ جو پہلے ہی درج تھا اس کی چیمبر کی شمع ماری۔



بابا جی عنایت اللہ



بابت ۱۰۰ روپے فی سہ ماہیہ ۱۰۰ روپے فی سہ ماہیہ ۱۰۰ روپے فی سہ ماہیہ

132

صفحہ

کیس نمبر ۹: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

فوجی ڈائریٹری بھی ہو۔ مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے انفرادی سیاست کا سر بردار بھی ہو۔ تو یہ قسم کا جرم قانون میں نہ بنتا جائے۔ جج
 ورنہ نظامیہ کے ذریعے حکومتی ڈکٹیٹر، ماس کا جب جی پاب، جتنے جی پاب اپنے مخالفین و معومہ انسان کے خلاف کیس بنائیں۔ جب جی
 پاب کیس چوری کا مقدمہ وارن بنائیں۔ جب پاب ہیں ایسا وقت باغ کے میدان میں جاسے گا وہ پرگوں چوڑے رنگوں میں لاش کا ڈھیر لگادیں ورنہ
 پھر جائے وقوعہ سے غائب ہوں۔ جب پاب ہیں اپنے مخالفین وکیل بھیج دیں۔ جب جی پاب اپنے مخالفین کو غائب کر دیں۔ جب جی
 پاب ہیں اہل مسجد کے طلبہ و دانشور پر پاب پانچ ہزار طلبہ کا قتل کر دیں ورنہ کے ماتھے کے خلاف بیس بچیس جھوٹے کیس
 درج کروادیں۔ اسی طرح فوجی ڈکٹیٹر ضیا الحق نے وہ فقہار علی ہنود کے موت دوائی۔ اسی طرح جنرل ضیا الحق فوجی ڈکٹیٹر کے جسد کو
 فضل میں بھیج دیا۔ پیپلز پارٹی کے مرہوں نے احتجائی کا عمل جاری کیا۔ فوجی ڈائریٹری نے پیپلز پارٹی کے مطابق ۸۴ ہزار افراد کو مارے
 مرہ کے مرہ مرہ لکھتے رہے۔ پیپلز پارٹی کے مرہوں نے جی پاب پر قاتلانہ حملے کیے۔ شکر کا فوجی ڈائریٹری ضیا الحق کا جہاز فضل
 میں تباہ ہو۔ یہ فوجی ڈائریٹری کے ماتھے کی حکومتی ڈکٹیٹر شیعہ مغربی جمہوریت کے انفرادی حکومت بھی ان کے زیرِ مایہ پلٹ
 رہا۔ وہ فقہار علی ہنود ریو ب کی گواہی میں پتہ چلا کہ نوڈل ٹیم کے خلاف بھائی فوجی ڈائریٹری ضیا الحق کی خوش میسرانی۔
 نمبر ۱۶۔ پیپلز پارٹی کی بے نظیر پاکستان واپس واپس۔ نیشنل ہونے۔ وہ فقہار علی ہنود کی موت کو پیش کروایا گیا۔ پیپلز پارٹی جیتی اور اس
 نے حکومت بنائی اس غریبوں کی پارٹی میں ملک کے تمام جائیداد مرہ مرہ مایہ و تمام اشرافیہ، غریب، مزدوری اس پارٹی میں شامل تھے۔
 ملک کو خوب لوٹا۔ اتل مچا دی۔ مسٹر زرداری نے مسٹر ٹن پر سینٹ کے نام کی شہادت پائی۔ سڑکے محل خریدے۔ ملکی دولت بیرون ممالک کے
 سوکس بنکوں میں لے گیا۔

بابا کی معایت اللہ

بہارِ نبویؐ میں رہنا، ہمیں اللہ کی رحمت سے ملنے کا موقع ملے گا

133

صفحہ

کیسل نمبر ۹: کیسل برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

مسٹر غازی جو پیپلز پارٹی کے اپنی جماعت کے ہی صدر تھے۔ انھوں نے حکومتی رپشن، رشوت، مروت، ماری وجہ سے بظلم و حکومت کو ختم کر دیا۔ مذہب اس مغربی جمہوریت کے غم کے بغیر حکومت کے لئے نیشن ہوئے۔ نوزائیدہ نے عوام کو تین غم کے ایک ایک وار مچانے کے مجرموں کا قصاب، وہ موش کے میں بدل و نسا ف رنج کرنے کا مل تیرہ آدم کے غم کو صدم میں رنج کرنے کا مل کیا۔ ان بنیادوں پر نوزائیدہ بہت بڑے مینڈیٹ کے رکھا میاں ہو۔

نمبر ۱۰۔ نوزائیدہ نے حکومت بنائی۔ نہ کسی کا قصاب ہو، نہ کسی کو ملک میں نسا ف دہار نہ ہی نوزائیدہ نے ملک میں اعتدال و مساوات، عدل و نسا ف دہار آدم کے غم کا مدہ بنایا۔ فطرت کا خاموش عمل جاری رہا، ہندوستان نے بیٹہ بھگت سنگھ کا کیا۔ ان کے ختم نوں و رہتہ پند ہندوؤں نے پاکستان کو نیست و نابود کرنے کی کھلم کھالی، بیٹی شمع بر دیں۔ عوام نے نوزائیدہ حکومت کو کارر کیا۔ اس سٹیٹ ازم ہو گیا تھا۔ نوزائیدہ یقیناً تو ایسی دھماکہ برک یا حکومت کو چھوڑ دے۔ اس مجبوری کے تحت اس کو نیکی دھماکہ کرنا پڑا۔ مریکہ، مغربی دنیا، ہندوستان، سرکھل و پاکستان کا یہ عمل پسند نہ آیا۔ بیرونی طاقتوں، ملک دشمن سیاہی و وہ و فوجی جنرل پرہیز شرف اس کے منسک مجرم و مکرہ مذہب نے ایک ہارش کے تحت نوزائیدہ حکومت کا تختہ الٹ دیا۔

نمبر ۱۸۔ فوجی ڈائیٹ پرہیز شرف نے نوزائیدہ حکومت کو ختم کیا۔ اس کے خلاف ہند رقی کا بیس تیار کر کے اس کو پند ہند سل کر دیا۔ سعودی عرب کے حکمرانوں نے اس کی جان چھڑائی و مارتھ لے گئے۔ نو سال تک فوجی ڈائیٹ پرہیز شرف نے ہارس ٹریڈنگ کی مارکیٹ سجا رہی۔ سیاہی جماعتوں کے غم و سپنے معاشی و معاشی جبرئیم معاف رہتے و حکومت میں شامل ہوتے رہے۔ فوجی ڈائیٹ پرہیز شرف کو یہی حکومتی نوالہ نے سمیٹنے کی قیادت عطا کی۔ پرہیز شرف کو تاحیات صدر رہنے کی نوید دیتے رہے۔ کارگل بیس کا مجرم، اس کے بچنے کے لیے چند کورم مذہب کی مدد سے ہارش و برفات برکے بیرونی طاقتوں کے اشارے پر جمہوری حکومت کو ختم کرنے میں کامیاب ہو۔

بابا جی عنایت اللہ



نوشتہ وقت

کیس نمبر ۹: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

صفحہ 134

عوامی رہبان کھینچنے کے لیے تمام فوجی کوس کے سرکاری نیم سرکاری اداروں پر لگایا۔ سو۔ روز تو سہ قیدی، تھامیہ و مرد یہ کو پنی وڈی ورو شتہ بنایا۔ ملک کے مجرمین استدغوں سے مل رہا رشل ان کی مذہب ش مغربی جمہوریت کی حکومت ہارس ٹریڈنگ کے مجرموں سے مل رہی۔ یہی فوجی حقوق والہ کے مجرموں نے ملک و مال تک خوب لوٹا۔

نمبر ۱۹۔ حقوق نسوں کے نام پر سولہ روڑا بل وطن ورن کی نسوں کے ساتھ یک کھن وٹا نا، ورتوے یا۔ ان فیصد حقوق و مراعات یافتہ شامی طبقہ کی مستورات و حقوق نسوں کے نام پر حقوق پنداس میں داخل رہنے کا وروڑا کھوں یا۔ تو ان خیم کے نظریات کے خلاف، مذہب ش مغربی جمہوریت کے غر کے نظریات کی رہائی میں مخلوط تعلیم، مخلوط معاش و مخلوط تھامیہ مخلوط عدلیہ مخلوط فوجی پاستان و مخلوط حکومت کاروشن خیاں جمہوریت کے غر کا قانون ملک پر مسلط رہا یا۔ ملک کے داخل سے بھی وہ فیصد زیادہ بہت، حقوق والہ ورس کے مراعات یافتہ طبقہ کی مستورات، کا

نصافی و تھو سولہ روڑا غریب عوام پر اس میں۔ حقوق والہ ورن مراعات یافتہ شامی طبقہ کی گرفت سولہ۔ روڑا عوام پر مزید مضبوط رہی۔ مذہب ش مغربی جمہوریت کی پانچ اسمبلیوں و رینٹ کے 1960 مر ورن مہرین، وزیر مشیہ، فیہ، ورن کے علی، نوروز پستیز، وزیر مضمہ، صدر مملکت ورن کے ام نو، ام یالہ حباب کے ان گنت شامی شرجات بدعلا۔ ان کی شامی نسوں قیمتی گاڑیوں، شامی تھو ہوں، شامی یونوں، شامی نسوں، ندر ورن بیرون مملک ملوں، فیلہ یوں، کارخانوں، تجارتی اداروں و رہنک بیٹنس میں بپناہ ضافہ کیا۔ ملک کا خزانہ دوٹوٹے کاریکارڈ توڑ کر رکھ دیا۔

نمبر ۲۰۔ فوجی یہی حقوق والہ نے قانونی ا کہے سولہ روڑا عوام کامعاشی قتل رہے رکھ دیا۔ نہ وریات دیت سے محروم عوام، بیروزگار عوام، مہنگائی ورنیکسوں سے نڈ حال عوام، بجلی، گیس، پانی سے محروم عوام زندگی ورموت کی کشمکش میں مبتلا عوام پر نئے حقوق شامی شرجات کا ورتہ ان مجبوروں کے بس، زبان عوام پر ان دیا کیا۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامنِ ایمان میں نہ ہو تو اس میں کیا امن کیسے!

نوشتہ وقت

کیسٹ نمبر ۹: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

135

صفحہ

بھونگی قوم، متحدتی۔ تہذیب، اخلاقیات، خوش سوزیوں، رتنوں، عوامی امن کے خلاف سازوں پر نکل آتی۔ نتیجہ میں رب اور حقوق
نسوان کے اخراجات کو برداشت کرنے کے لیے ملک کی یہ کیف کے پاس رہی رکھ دیا۔ فوجی ڈائریکٹ کے روشن خیال عوامی حریفانی،
فیثی، بے حیائی، بدکاری، زن کاری کا مغربی طہر سولہ رہ رہی ہیں، تمام پر قرآن حکیم کی تعلیمات کے خلاف نافذ عمل کر دیا۔ نسوان نے
قرآن حکیم کی حرمت بھی وٹوں، مردانہ کی مال و متاع بھی چھین لیا۔ اس کے قبل یہ فوجی ڈائریکٹ مرس کے سیاسی نوے نے ملک کو دہشت
کیا۔ یہ ملک کے چھ ملک بن کر حکومتی نوے کے ساتھ ساتھ شہری طبقہ کی جارواری ملی قوم پر مسطر رہی۔ اس وقت بھی ملی تاریخ کا سب
سے بڑا قرضہ پاس رب اور کیف سے ملک و ملت کو ان کے خراجات و برداشت کرنے کے لیے حاصل کیا۔ اس نتیجہ
قرض پر غریب و سب اس سولہ رہ رہی قوم نے نوے رب اور اس رقم پر سوا بھی کیا۔ ملک رہی رکھ دیا، رب اور یہ ہو چکا ہے۔ اگر دیکھ
حکومتی نوے کے ساتھ ساتھ شہری طبقہ کے خراجات و کیف عام انسان، محنت کش، ہند مند و عوامی اس کے مطابق سرکاری خرچہ نہ
من سب بھٹ مہیا کرے۔ مدیہ مذہب شہری مغربی جمہوریت کے کفر کے اس باطل، طبقاتی، تقابلی، شخصوں کی حکومت کے جرم کو قرآن
حکیم کی روشنی میں فوری طور پر ختم کرے۔ ملک و ملت ان کے مزید حکومتی تقابلی جرم کے خراجات و برداشت کرنے کے قابل نہیں رہا۔
مرس کا تذکرہ نہ کیا گیا تو ملک دیکھ یہ ہو رہا ہے برابر عوامی امن کے ضلع و ریات حیات کے محرم و خوش سوزیوں و خوشیوں اور بھوک سے
سب سب رمت جائیں گے۔ یہ اس عیاش مذہب شہری مغربی جمہوریت کے کفر کے شخصوں کی حکومتی تقابلی فوجی شہری مجرموں کے
اس کے ساتھ ساتھ شہری مدیہ طبقہ کا قتل جاری رہیں گے۔ مدیہ و ملین ملین لمحہ فکریہ ہے کہ ملک کو خانہ جنگی سے بچانے کے
محفوظ کرنے کے لیے فوری عملی قدم اٹھائے، ورنہ یہ فوجی سیاسی حکومتی نوے کے دہشت گردوں کی یہ خانہ جنگی کی گئی چلی جائیگی۔



بابا جی عنایت اللہ

ابو جعفر محمد تقی عثمانی



136

صفحہ

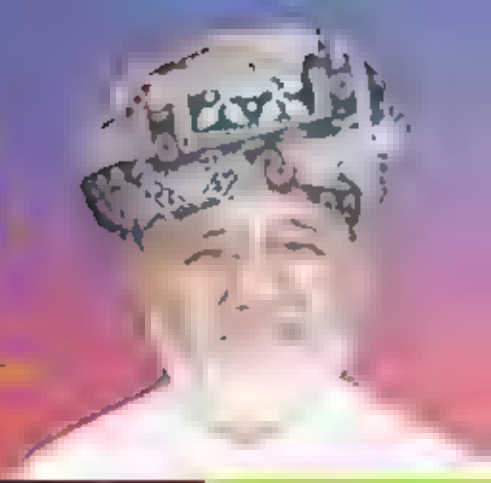
کیس نمبر ۹: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۲۱۔ گمریز ہندوستان کی کسی مقامی زبان سے سمجھ نہ تھی۔ گمریز نے کارہ کار چلانے کیلئے گمریزی زبان کا نفاذ کیا۔ اس نے مذہم حکومت چلانے کے لیے ایک محکمہ اور مذہم قوم پر گمریزی زبان کی سرکاری باادنی قاعدہ کی درس کی قومی، ملکی زبان عربی، فارسی کو ختم کیا۔ گمریز نے حکومتی وادی والوں کو گمریزی زبان سمجھانے کے لیے پتی سن کاغذ جیسے شائع ہفتاتی نکلتی تھیں، اسے کہوں دیے۔ گمریزی زبان کو پڑھنے، لکھنے، دیکھنے والوں کو پڑھنا سکھانے کا اور انشور سمجھانے کا۔ گمریزی زبان کو ملی ہیئت کا معیار بن دیا گیا۔ گمریزی زبان کے مہرین کو تھامیہ مدیہ، دلفون کے شائع مراسلات یافتہ طبقہ کے لیے ملی مہدے وقف کر دیے۔ ان کے ذریعے گمریز ایک محکمہ قوم پر حکومت برقرار رکھا، جو گمریزی زبان پر قدرت رکھتے تھے، انہوں نے ان کے تھامیہ مدیہ، گمریزوں کے درمیان ایک ترجمان کی حیثیت رکھتے گئے۔ پاکستان سے ۱۹۴۷ء میں آزادی ہوئی۔ گمریز ملک چھوڑ کر چلا گیا۔ ۶۳ سال بزر چھپے ہیں۔ قوم میں ابھی گمریزی زبان سے ناہمدار نا آشنا ہیں۔ ان بھی مل میں گمریزی زبان کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ گمریزی زبان حکومتی ٹولہ اور ملی والوں پر مشتمل مراسلات یافتہ سرکاری منصف شائع دلفون شائع کی میراث بن چکا ہے۔ ان کی مہدے سے اب تک ملک پر قومی زبان ردہ کی بجائے گمریزی زبان کی سرکاری باادنی مسلط ہے۔ جبکہ ردہ زبان کا دامن بہت وسیع اور دھارہ کار چلانے کی پوری قدرت اور ہیئت رکھتی ہے۔ ۱۹۴۷ء سے ان تک حکومتی شائع وادیوں کا مراسلات یافتہ تھامیہ مدیہ، دلفون کا اختصاص گمریزی زبان کی سرکاری باادنی ختم اور ردہ زبان رائج رہا نہیں چاہتا۔ گمریزی کی بجائے ردہ قومی زبان کی حکومتی سرکاری قائم ہو جائے تو ان کی ہیئت ورن کے اختصاص گمریز کا پس کھل جاتا ہے۔ ملک کے سولہ روز مومن کی غلط پالیسیوں اور حکومتی جرنل ورن کی گمریزی زبان کی فوقیت کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ حکومتی ٹولہ مراسلات یافتہ طبقہ کو گمریزی زبان کی برتری کو ختم کر کے ایک عام انسان بننا پڑتا ہے۔ دنیا کی تاریخ شہد ہے کہ کوئی قوم بھی قومی زبان کے بغیر ترقی کی منازل طے نہیں کر سکتی۔



حربی، فارسی، انگریزی، چینی، روسی زبان مرہٹھی، جمربانوں کو سیکھنا ہیں۔ قومی تعلقات میں ایسی ضرورت ہے۔ تمام اہم ممالک کی زبانوں کے دانشور تیار کرنا ایک بہتہ شکن کام ہے۔ قومی زبان مرہٹھی میں مکت کے لیے ناقابل برداشت نقصان ہوگا۔ علوم کو اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے اٹھنا ہوگا۔



نمبر ۲۶۔ سچ بھی سوائے مرد و مومن کی نہیں طبقاتی تعلیم، تربیت طبقاتی تعلیمی تناسب، طبقاتی تعلیمی، رہے۔ طبقاتی حکومتی شاہی طبقہ۔
 طبقاتی حکومتی و۔ کی طبقاتی تقسیم کے برعکس کا شمار ہیں۔ وہ نہ تو انگریزی زبان کی تعلیم، تربیت ورنہ ہی نہ کے، وہ نہ تک رہائی حاصل
 کر سکتے ہیں، نہ ہی وہ انگریزی تعلیمی تناسب ورنہ ہی طبقاتی حکومتی بولے، ورنہ ہی ان کے کام نہ کار چلانے، ورنہ ہی فوج، تنظیم، مدد کے
 مراعات یا نہ شاہی طبقہ۔ مل جل سکتے ہیں۔ ان کی وجہ سے سوائے مرد و مومن، مشورہ کی ذلت ناک و حکومتی و۔ ورنہ کام مراعات یا نہ طبقہ
 کے برعکس کی شاہی زندگی بڑھانے کے پابند بن چکے ہیں۔

نمبر ۲۸۔ پاکستان میں رنج و غم کے وقت گمریز کے مفتوحہ ملک پر مسلط کیا سو اندھ بھاش مغربی جمہوریت کے گھر کا گھر نہ نکل سکتا ہے جو ملک میں گمریز کے نوز ہو۔ چند غمہ رجا گیر، رور، مایہ، رفر، پر مشتمل گھروں کا حدود ہے۔ جن کو گمریز نے ان کے تعاون کی وجہ سے جائیدادیں و روٹ غمہ ہے۔ ان مخصوص علاقے میں یہ۔ ملکی غمہ رپنے اپنے علاقے سے جائیدادیں و مال کی برتری کی وجہ سے مذہب ش جمہوریت کے گھر کے انکسٹن جن پرانی اجارہ داری مسلط ہے، وہی حکومتی نوے کے دہشت گرد پکیشن ٹرے و رکامیاب ہو ر سمبیوں کے پنڈل میں کھٹے ہو جاتے ہیں۔ فوجی آئیہ میں کی زیر گمرانی مارشل ایف ان پڑھت پر مذہب ش مغربی جمہوریت کے گھر کے نکل سکتا ہے حکومت کی حکومتیں بناتے و گھر کی کے مزے لوتے۔ حکومتیں پر معاشی و معاشی کی نہایت سوزش و روتے ہیں۔ ان غمہ روں کے علاقہ نہ کی و رفر کے پاس نہ ہونی جائیداد ہوتی ہے، نہ مادی و مال، نہ تحائف کچھریوں کی طاقت و نہ حکومتی سپہ رٹ ہوتی ہے۔ وہی چھ بات بن ر پر مشتمل ملکی حکومتی غمہ رولہ انکسٹنوں کے خراجات برداشت کر سکتا ہے۔



نمبر ۲۹۔ فوجی ڈاکٹیٹوں یا جاگیرداروں یا سرمایہ داروں یا منظر ہوں یا خفیہ داندوز ہوں وہ ایک ہی قبیلہ اور ایک ہی مذہب کش مغربی جمہوریت کے غر کے باطل بھی حکومت و درس کے غدار بھی حکومتی خاندان کے ٹولہ کے افراد ہیں۔ ۹۰ سال تک انگریز کے ذریعے ہندوستان پر حکومت کرتے رہے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامنِ امن میں نہ ہو تو دامنِ امن کیسے!

نوشتہ وقت

کیس نمبر ۹: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

140

صفحہ

۱۹۵۷ء سے رنج تک یعنی ۶۳ سالوں کے نگریزوں کے مسلمات ہو۔ مذہب شِش مغربی جمہوریت کے نگر کے متعلق بحرمانہ نظام حکومت کے ذریعے سالہ روزوں کا خون پوتے مارن پر حکومت کرتے چلے آ رہے ہیں۔ وہ قیادت پر قتلہ روز حکومت چاہتے ہیں۔ عوام کو کبھی رہائی پناہ کا وعدہ کر رہے ہیں، کبھی امداد کے منشور کے نفاذ کی بات کرتے ہیں۔ کبھی مجرموں کے حساب کی امید دلاتے ہیں۔ کبھی ملک کے یوٹی لٹے۔ رہنماں ہل چکے ہیں۔ مذہب شِش مغربی جمہوریت کے نگر کے لئے۔ قوانین کی مزید سخت زنجیروں میں جکڑ کر ملک سے غربت و دور کرنے کی خوشی خبری دیتے ہیں۔ کبھی مدیہ بوجھ کرنے کی بات کرتے ہیں۔ کبھی پاکستان میں دہشت گردی کو ختم کرنے کے نام پر ہل چکے ہیں۔ کفار کا قتل جاری کر دیتے ہیں۔ یہ سب جھوٹ فریب و دھوکہ دینے والے دغا باز مکی کی مجرم ہیں۔ اہل وطن کے سالہ روز فر دہارن کی نسلوں کو بے باغ و بھارت چلے آ رہے ہیں۔ پچھلے ۶۳ سالوں سے یہ جھوٹے دغا باز دہارن لٹے۔ نگریزوں کے پاتوں کی فوجی حکمران مجرموں کے در طبقہ کے۔ شت روز فر دہارن کا بڑی طرح سے تھک رہے ہیں۔

نمبر ۳۰۔ جب مذہب شِش مغربی جمہوریت کے نگر کے شطر و ماصب یہ تمدن حکومت و قتلہ رتک رانی حاصل نہ رہیں تو وہ فوجی جرنیوں سے رہنے بھال کریتے ہیں۔ وہ کسی نہ کسی فوجی جرنیل کو تاش کریتے ہیں۔ فوجی ڈیٹھ کا بدو پہنا رجو موارتے، ملک پر مسلط کریتے ہیں۔ اس کے بعد فوجی ڈیٹھ اپنی حکومت کو مضبوط بنانے کے لیے اپنی پسند کے تمام کا۔ باغ و قتلہ باغ کے فوجی وراثت ہی جاگیر و نوالہ و مریاتی حکومتی والہ کے خد ر مجرموں کو شامل حکومت کریتے ہیں۔ فوجی ڈیٹھ و مریاتی کے سیاسی رفتا مابقہ سیاسی مذہب شِش مغربی جمہوریت کے نگر کے منتخب حکمرانوں پر تیس مرتب کرتے ہیں۔ یہ طبقہ اپنے اقتدار کا راستہ صاف کرنے کے لیے مخالفین کو پھانسی چڑھاتا یا ملک بدر کر دیتا ہے۔ اس طرح یہ ٹانوا و حکومتی پنڈال پر قابض و ملک کی فوج، تھک میہ، مدیہ پر مسلط ہو جاتا ہے۔ فوجی ڈیٹھ ملک و ملت پر کا۔ نگریزوں و مریاتیوں پر مسلط ہو جاتا ہے۔



نمبر ۳۱۔ چوتھا بات ہم رجا گیہ درہما مایہ، رخصتی والہ، چند فوجی ڈاکٹریٹ ۱۹۴۱ء سے پاکستان کے قند پر تو قبضہ ہیں۔ ان سے قبل ۹۰ سال تک ہندوستان کی عواموں کی نسوں کو گمریز نے ان کی جڑوں کی مدد سے مذہب شش مغربی جمہوریت کے غم کے پنجرے میں بند کر دیا، محکمہ مجبور و بلس قیدی بنا رکھا تھا۔ ہندوستانی عوام نے یوپی مشعل سے گمریز و ملکی مندروں سے چھٹکارہ حاصل کیا۔ پاکستان دو قومی نظریات کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا۔ ہندوستان نے ملکی مندروں و گمریز کی عطائی ہوئی جا گیہیں بحق سرکار بھارت لیں و رجا گیہ درہما کی مہم کا خاتمہ کر دیا۔ پاکستان میں جا گیہ درہما مذہب شش مغربی جمہوریت کے غم کا یہی سی سکوتی تھا م گمریز کے دور کی طرح ہی محمد رجا گیہ درہما مایہ درہما فوجی والہ کے ہاتھ میں پڑا، آ رہا ہے۔ اس سیاسی فوجی سکوتی والہ نے عوام کو قور کھٹے ہیں مذہب شش مغربی جمہوریت کے غم کا سکوتی تھا م جو گمریز نے اپن مفتوح ملک کی عوام کے لیے مسئلہ کیا تھا اسی طرح جاری رکھا۔



بابا اُمی عنایت اللہ

پروفیسر، رکن مجلس اعلیٰ تعلیم، رکن مجلس اعلیٰ محکمہ اعلیٰ تعلیم، رکن مجلس اعلیٰ محکمہ اعلیٰ تعلیم



142

صفحہ

کیس نمبر ۹: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

انگریز کا غلام جبر و موشی، موثر فی قتل کا کام بھی یہ سداں خود دہریتے ہیں ابھی فوجی ڈسپلین کو ہاتھ مارنے کے قہر سے روہیتے ہیں۔ ایک مفتوحہ ملک کی عوام کو قہر دہریتے ہیں، استبداد جمہوریت کا طرز حکومت انگریز نے یہاں مسدود کیا جو ان پہلے سے کہیں زیادہ ذلت ناک طریقہ جاری ہے۔ مذہب شریعت مغربی جمہوریت کا یاقوت فوجی حکومتی ولہ ورنہ کامرہات یا نفاذی جہتہ سالہ برہانوں کی محنت و مشقت سے کھٹکے یہ ہوئے، مائل، ماس، تجارت، رشتہ، ان کو اپنی مملکتوں میں بدلتے جاتے ہیں۔ مہنگائی، بھوس، مریکسوں کے ذریعے کی ضروریات حیات چھیننے، ان کو خواہشیں، خود ماریاں کرنے، روپنیہ کی بچوں کو زہر پانے پر مجبور کر دیتے ہیں

نمبر ۳۳۔ انگریزوں جیسے سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ نے لے لی۔ ملک کو غلام، رشتہ، لڑنے کے لیے انگریز نے ایک مخصوص قسم کی افواج، تنظیم، مدد یہ تیار کر رکھی تھی۔ اس کا فرض تھا کہ وہ ملک میں امن کو قائم کرنے کے نام پر فوجی تنظیم، مدد یہ کے ذریعے اس شخص کو جی پھٹا سلفہ، استقامتی سے دنا دیتے۔ اس کو جی پھٹا اس کے خلاف جھوٹے میں تنظیم، مدد یہ کے ذریعے برہتے۔ تھانوں، مریکسوں میں تشدد برہتے۔ مدد یوں کے ذریعے تختہ زائیں، دوتے۔ مدد یوں کے قلم حرموں کے شماروں کے مطابق فیس، مدد یوں برہتے۔

نصف ن کے تابع فرمان ہوتا۔ انگریز فوجی، تنظیم، مدد یہ کو اپنے تحفظ کے لیے دیتے برہتے۔ ہندوستان کی عوام سے اس کی محنت و مشقت، آسائشوں کی بیدار، مزدوروں کی شب و روزے تیار کی ہوئی مصنوعات، مریکس، حاصل کی ہوئی دولت، وسائل، ذرائع آمدن، ماس، مدد، بھوس، مریکسوں، تجارت کے ذریعے چھیننے، مریکس، کیا ہو، رشتہ، مدد یہ کے جاتے۔

بابا جی عنایت اللہ



صفحہ 144

کیس نمبر ۱۰: کیس برائے سماعت بد رلیہ غوامی جیوری

نوشتہ وقت

مدعی: بابا جی عنایت اللہ

بنام: حکومت پاکستان اور تمام سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کے نام

عنوان: پاکستان کو خارجی دشمنوں سے کوئی خطہ نہیں، پاکستان کے سیاسی فوجی حکومتی نو، سب معاشی، معاشی مدد ملتی ہوگی۔
جمہوریت کے تقاضوں دستور حیات سے ہے۔ پاکستان کی بقا سلامتی قرآن حکیم کی روشنی میں مجلس شوریٰ یعنی اسلامی جمہوریت کی تشکیل
اور سبھی ممکنات میں مضمر ہے۔ مغربی جمہوریت کے مذہب شریعت کے نظام حکومت اور سبھی سیاسی حکومتی نو کے پاس نہیں۔

نمبر ۱۔ قرآن حکیم علم خدمت کا سرچشمہ ہے۔ اسلام کے معنی سلامتی، امن و رستگاری کے ہیں۔ اعتدال، مساوات، عدل و انصاف، اخوت
و محبت، غفور و رحیم و رحیم، اب انسانیت، خدمت انسانیت، مانت و یانت و رفاق و مخلوق و نفاق و نگاہت و یکتہ و قیامت کا
مخزن ہے۔ پھر ہر کتاب و فقہان پر یہی بعد و اگر یہی تعالیٰ نے پھر ہر کتاب میں ہر کتاب میں۔ زیور شریف، توحید شریف،
نہیں مقدس و قرآن حکیم۔ وحی ہی کا نزول ہر کتاب و فقہان پر ہو۔

نمبر ۲۔ شرف و بہا۔ یہ بھی علم حاصل کرنے کا ایک مہم سید ہے جو ہر علم انسانوں پر منکشف ہوتا ہے۔

نمبر ۳۔ عقل و خرد و شرف و بہا کو اس قسم سے شیخ کا درجہ ملتا ہے۔ عقل کا علم تمام مشکلات کا حل نہیں۔ ہر علمی علم کا علم، ہر علمی علم کی
ہر علمی کتابوں کی تعلیمی روشنی میں جب عقل کی دنیا کوئی ہر کتاب و بہا، شرف و بہا، عقل و بہا، ہر علمی علم کے
موتی چتا رہتا ہے۔



جب دامنِ یس میں تھمیں نہ ہوتے تو کیا یہ ممکن ہے؟ کیسے!

نمبر ۴۔ مدنی معاشرے میں مسجد شریف مذہبی معاشرتی، معاشی، سیاسی، تفریاتی، روایات، رواجات، اقدار، الہامی، قرآنی نظریات، تعلیمات، اتوریات کی پیروی کا مرکزی مرکز، رقی ہے۔ علم، عمل کے فروغ کا ذریعہ ہے۔ مسجد کو خدا کے گھر سے منسوب کیا گیا ہے۔ مسجد یس عبادت گاہ، تفریحی مرکز ہے۔ خدائی، روحانی تربیت کا وسیع ترین مرکز ہے۔ اس کے تھکس و حرمت کو برقرار رکھنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ مسجد ہلکا سا مورندگی کے ہر شعبہ میں دینی، دنیاوی تعلیمات سے نزدیکی و رابطہ کی سطح تک تعلیم، تربیت کرنے کا مرکز ہے۔ مسجد مذہبی، ثقافتی، معاشرتی، تہذیبی اور کافرینہ سرنگھما ریتی ہے۔ مسجد یس تفریحی، روح، خدائی تربیت گاہ، تحقیقی مرکز، معاشرتی مرکز، ثقافتی مرکز، مدنی مرکز اور ہلکا سا اسلامی طیب عبادت گاہ ہے۔ صحت و پرپائیدار معاشرہ کی نشوونما، مسجد شریف میں یک پائیدار طیب ماحول میں کی جاتی ہے۔ نسائی نسل کی تعلیم، تربیت، ماہوش و شفت، مانت و دیانت، اعتدال و مساوت، ثروت و محبت، تقویٰ و تواکل، مودت و تعلق، عظیم و حسن سوائے جیسی بہامی قدر و فروغ و رن کی پیروی مسجد شریف ہی میں کی جاتی ہے۔ نسائی کو پینے و رہنے کی کوئم کرنے کا فکری شعور مسجد سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ فرد، فرد، فرد معاشرے کے درمیان تعلق و فرط کا حسین امتداد و خوبصورت توازن کا درس مسجد ہی میں دیا جاتا ہے۔ مسجد ہی قرآن حکیم کے مین، اس کے نظریات، اتوریات، نصبہ دیات فلسفہ دیات، دنیا کی بے ثباتی کی تعلیمات، دینی نظریات کے معاشی، معاشرتی، تہذیبی، ثقافتی، سیاسی و رشد و گلی نسلوں تک پہنچاتی و منتقل رتی ہے۔ مسجد شریف کی حرمت و حرمت و قوت و حرمت، مسلمانوں، رن کی نسلوں کی تعلیم و تربیت رنا، زور و جی زندگی کی سرکھون، ماں باپ کی حرمت، والد کی محبت، تمام رشتوں کا تھکس، بنی نوع انسان کی خدمت و ادب و رمدی مان کو عوامی بخشش کا بھی حق مضر ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

پیشوا مسلمان ہے



146

صفحہ

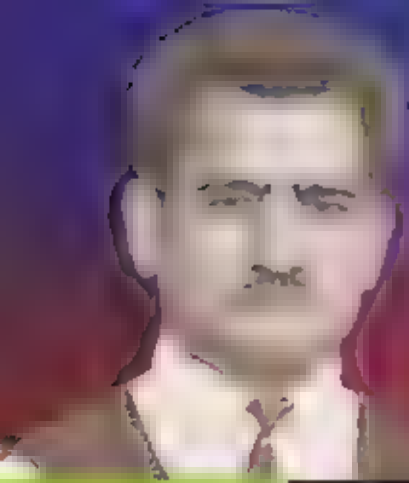
کیس نمبر ۱۰: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۵۔ وی کے سی جی موثر نے بی جے کا اندرس نے قومی نھیات نے متا سدر کے حصوں میں مندرجہ ہوتا ہے۔ اسکی تعلیمات و تعلیمی درجے پنایک ناموں و سرستے ہیں۔ ہر موثر وہ اپنے نھیاتی، ثقافتی، تاریخی، ثقافتی و تاریخی ثقافت کے مطابق اپنی جہاں و سرکار کا مپا ہوتا ہے ہر ملک و ہر موثر وہ ایک دوسرے کے مختلف و مختلف نھیات پر مشتمل ہوتا ہے۔ قوموں میں ترقی یافتہ ممالک میں ریاست و تنظیمیں دینے کے لیے نھیاتی، ثقافتی، موثر، موثر، سیاسی، سماجی، تکنیکی، جدید علم و کونیاں سمیت ہی جاتی ہے۔ انہیں پاکستان و قومی نھیات و بنیاد پر قائم ہو۔ مریہ ایک نھیاتی ریاست ہے۔ اس کے لیے مذہبی بنیادیں ایک خاص سمیت رکھتی ہیں۔ ہر موثر وہ اپنی خاص ثقافتی پہچان رکھتا ہے۔ تعلیم انسان کی فطرتی قوتوں و ذہن نشینی ہے نہ کہ ذریعے کی بھی قوم کی تہذیب، خدائی قدر، فکر و روایات و نھیات کے حصوں کے موثر و پرہیزگار ہے، ثقافت و ہر موثر وہ ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم جزو ہیں۔ ان کے دوسرے میں ثقافتی زندگی و پیروی میں بی، ریڈیو، ٹیلی ویژن، کتاب، اخبارات ایک بنیادی ضرورت ہیں۔ پاکستان میں انہی ذرائع کا ذریعہ مذہب شریعت مغربی جمہوریت کے نگر کے نھیات، تعلیمی، نساب، تعلیمی، دوسرے میں تعلیم و تربیت، گہری زبان و مغربی فطرتی حقوق با، دینی مسلم مد پر مسدود ہے۔ اس مذہب شریعت مغربی جمہوریت کے نگر کے نظام حکومت کے ذریعے بغیر کسی جہد و بغیر کسی قتال کے ۱۶ کروڑ مسلم مد ورنی انہوں کو قرآن حکیم کے آئین، نھیات، تعلیمات، تعلیمی، نساب، تعلیمی، دوسرے میں ان سے تیار ہونے والے سدھی مد ورنی شخص ورنہ صرف سدھی تہذیب سے محروم رہا ہے بلکہ اس عظیم ملت و ان کی انہوں کو مذہب شریعت مغربی جمہوریت کے نگر کے نھیات، طبقاتی تعلیمات، مخلوط تعلیمات، سماجی معاشیات، باطل، غصب، استبداد، نظام حکومت کے ذریعے مسلم مد ورنی انہوں کو فطرتی ہے حیاتی بدکاری، زنا کاری کے کلچر کا حصہ بنادیا۔ بلکہ قرآن حکیم کی حکمت بھی چھین لی، مرنے والی و مرنے والی بھی موت پیدا۔



نمبر ۱۔ حکومتی نوازہ دینے کے معاملات یافتہ شاہی طبقہ کے مرد و زن کی تعلیم و تربیت نہیں طبقاتی تعلیمی دعوے سے ہوتی ہے جن پر نئی اجارہ داری مسدود ہے۔ حکومتی نوازہ، نئی نوازہوں پر مشتمل قوت شاہی منہج شاہی، نسر شاہی کامر حات یافتہ شاہی طبقہ تیار ہوتا ہے۔ جسکی بنا پر حکومتی نوازہ اور معاملات یافتہ شاہی طبقہ ملک کے حکومتی یونوں، بلکی، مالک، مالکی، نیکلی تجارت، مملکت و مملکت و مملکت پر نسل انمول تو کمر چلے ہیں۔ طبقاتی معاشی تقسیم کلاسوں و فلاحی نوازہ شاہی مذہب شاہی مغربی جمہوریت کے نگر کے نگر حکومت کا جیڑ ہے۔ حکومتی نوازہ ملت سد میہ، ان کی نسلوں کو قوت و حکیم کی تعلیمات کی روشنی کے ذریعے روشن نمید معاشرہ تیار کرنے کی بجائے مغربی جمہوریت کا روشن خیال مادر پدر شاہی طبقاتی مذہب شاہی مخلوط معاشرہ تیار ہے جارہا ہے۔ سیاسی، فوجی، بونہ سوہ، روز فرزند، سد ملی نسلوں کو معاشی طور پر مفلوج، معاشی طور پر بد کردار فلاحی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کے نگر کے صحرا میں مریے جارہا ہے۔



بابا کی معایت اللہ



بہارِ نبویؐ میں رہنا اور اللہ کے فضل سے

148

صفحہ

کیس نمبر ۱۰: کیس برائے سماعت بذریعہ غوامی جیوری

نوشتہ وقت

مذہب شِ مَغْرِبِی جمہوریت کے غم کے سکوتی والہ کے گروہوں کے لیڈروں کا طریقہ کار و قرآن حکیم کے مین و نظریات کے مطابق عدلی جمہوریت کا (شورنی جمہوری نظام) کے طریقہ کار کا ایک واضح تصاویر جو اب مذہب شِ مَغْرِبِی جمہوریت کے گمراہی کے چہرے ہر راجا کیروں، ہر مایہ، روں پر مشتمل سکوتی والہ ہی ان لیڈروں کے شاہی خراجات برداشت کر سکتا ہے وہی اس میں حصہ لے سکتا ہے۔ کئی عہدے سکوتی والہ کی بارہا درمی مسلوں ہیں۔ یلین قرآن حکیم کے شورنی جمہوری نظام یعنی عدلی جمہوریت میں تمام اہل وطن میدانِ ریاضیت رکھتے ہیں، مائی، مائل، مال، موت، فراموشی، حق و زبردستی نہیں ہوتا۔ بد قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں سادہ، سادہ، حسن خلق، درعلی صفات، ہدایت و توجہ کی باقی ہے۔ جو فراموشی، ایمان، دیانت، اعتدال و مساوات، سادگی و شرافت، عدل و انصاف، جتنی علی صفات، عمدہ ہدایت کے رشتہ ہوں ان فراموشی کا پناہ لیا جاتا ہے۔ یہ سادہ و سادہ ایک پرکشش کردار کے مابقی خوبیوں، جلی ہدایت کے فراموشی سے بات ہے جو نیکو مہمست چاہتے ہیں۔ اس طرح ملک و ملت کا ایک باقائمی شخص تیار ہوتا ہے۔ جو بد قرآن حکیم کے قرآنی مین کے مطابق، نظریات، تعلیمات، اقوال و خیالات، اطاعت رتا، رتہ تعلیمی و حکایت وقت نمونہ ہے۔

نہ ۸۔ ایسا کہ تمام مہم معاشرتی زندگی و اپنے اپنے نظریات کی روشنی میں صحت مند خوشیوں و پرہیزگار معاشرہ تیار کرنے کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔ ہر ملک ایک بہ تعلیم پس مندرجہ ہے۔ اپنی آزادی کے لیے جدوجہد رشتوں کے زبردستی سختی و منزل و حاصل کرتا ہے۔ اس کے غرض و مقصد بھی ایک اور ہے۔ مختلف، متنوع ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر معاشرہ اپنے تعلیمی نصاب و اپنے مقاصد و حالات کے پیش نظر ترتیب دیتا ہے۔ پاکستان کا مقصد بھی قرآن حکیم کے نظریات کی روشنی میں، مذہبی، ثقافتی، معاشی، معاشرتی تعلیمی نصاب و تعلیمات کے ذریعے ایک فلاحی ریاست کا قیام جو میں لانا تھا۔ اس میں فرو، فرو، معاشرہ میں محنت و اجرت، ایمان، دیانت، حقوق و فراموشی، عہد، مساوات، عدل، انصاف کا خوبصورت توازن قائم کرنا تھا۔

بابا جی عنایت اللہ



نوشتہ وقت

کیس نمبر ۱۰: کیس برائے سماعت بذریعہ غوامی جیوری

صفحہ 149

ن مقصد کے حصول کے لیے قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں، اپنی قد رونیہ کی حیثیت میں رہنا تھی۔ نگریز کے جانے کے بعد نگریز کے قریبی ملٹی لینین بد قسمتی سے پاکستان واری جوہم پر، سکے پر مراد علی خد رجا کیہ رورہ مایہ د رولہ، اس کامر حات یافتہ شانی جتہ ورس کا بطل، غاصب، تنہا کی کو مٹی نھم اسی صحت قائم ہو، نھر رہا۔

نمبر ۹۔ پاکستان کا تاریخی پس منظر ورس کا، قومی نظریات کی بنیاد پر جوہم میں نہا نگی کی طر اکتوں مسوم بے کنا، بے ضرر سچے بچوں، مستورات، جوہوں، یوزھوں کی شہادتوں کا خون اس کی بنیادوں میں نہا نگی ہے۔ ہجرت کے دوران سفر کی تھکان، جھوک ناک، پیاس، بیماریوں و مرہبوں سے سکت، بے سوس و معذہرہ پانچ نہا نگی کی مشکلات، دوران ہجرت زندہ ورس و رتھوں کی بیخبر، اقلقد و موت، بے سوس و مانی کے واقعات، بے گورہ فن اشوں کے بارہ وگی اس ملک کی بنیادوں میں نہا نگی ہیں۔ کم و بیش پانچ چھل کھ مستورات کا دوران ہجرت چھین جانے کے زخم، ان کی صحت و صحت کے لئے کے زخم پاکستان کی ملکوں کے دوس پر مزید گہر سے ہوتے ورسکتے رہتے ہیں۔ تمام رہیں سر پ ہال بنے ہڑی ہیں۔ جو بے! اسے بد ورس و رند ب ش مغربی جمہوریت کے فکر کے فوجی ڈیٹہ ۱۸۰۰ ایا کی جماعتوں کے بد بخت تنظیم سیا کی رند و ور حکومتی ٹولہ کے قرآن حکیم کے نظریات کے منکرہ! اپنی من مٹو! معاشی معاشاتی قوتوں! کم و بیش 1960 سیات، وفاقی، صوبائی سمیٹیوں کے مجہ و۔ پروفی ڈیٹہ دوران کے ورکماند ورس۔ پوروس صوبوں کے وزیر مشیہ و، مزرے علی، گورز و، پیٹیر و۔ وفاقی حکومت کے وزیر مشیہ و، نیہ و، وزیر مشیہ و، صدر پاکستان کے عہدوں پر مسدود رہنے کے قرآن حکیم کی حرمت کو رند نے وے۔! اپنی ریٹھ کی شان غنیمتوں سے وے۔۔۔۔! تم کون ہو؟ خاں جہ پر پنا حسب مذہب کھو دتا کہ تمہیں اس نام سے پکار جائے۔۔۔۔۔! تمہارا عمل تو فرعون وریزید کے قشاپ ہے۔ بے کوئی تمہیں سے (مذہب) جو توفیق حسین علیہ سلام میں وٹ آئے؟ خیر اور شر کی پہچان ہو جائے

بابا جی عنایت اللہ

جب دامنِ دین میں نہ ہو تو نہ مریں نہ سہیں کیسے!

نوشتہ وقت

کیس نمبر ۱۰: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

150

صفحہ

نمبر ۱۰۔ مسلم ائمہ کی سولہ روڑ پاکستانی عوام میں جھگے ہوئے دشمن دین بھگٹو! قرآن حکیم ۳۰، ۱۹۷۳ء کا آئین توڑنے والے ملکی بنی
 نہ رہا۔ قرآن حکیم کے باہمی تائین و درس کے نظریات کی وحدت کو مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر ۱۸۔ ایسی ہی جماعتوں کے
 آئین و ۱۸ منشوروں میں تقسیم کر کے قرآن حکیم کی وحدت و عزت کو برباد کیا۔ اس طرح وحدت و جمیعت کو ۱۸۔ ایسی ہی جماعتوں میں
 تقسیم کر کے ملت کو ریزہ ریزہ کر رکھا۔ مذہب کش ماہر پرست غلامی کے تخلیق کردہ نظریات پر مشتمل مذہب کش مغربی جمہوریت کے
 کفر کے نئی مائیکش، رنجی حکومت کے ذریعے پاکستان کے اندر جا یہ، درہم، مایا، دروہ، رفر، پر مشتمل چھ سات ہزار معاشی، معاشی
 دہشت گردوں کے دہشت گرد حکومتی یاشوں، حکومت پر جارہی قائم کر چکے ہیں۔ ان کے ذریعے اپنی اپنی مخصوص جائیداد کے
 حصہ انتخاب میں ماں و باپ، وافرادی قوت کی حاکمیت ہے، لیکشن جیت کر اسمبلیوں کے شاہی یونٹوں تک رسانی حاصل کر لیتے ہیں۔
 لیکشن میں صرف وہی افراد حصہ لے سکتے ہیں۔ جن کے پاس مال، دولت، ذرائع آمدن، مال، افراد، مفقود ہیں۔ مین پاؤں، تھانے
 کچھ یوں پر مکمل کنٹرول ہو۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے لیکشنوں میں حصہ لینے کی یہ بنیادی کو لیکشن ہیں۔ جن کی بنا پر یہی
 افراد لیکشنوں میں حصہ لے سکتے ہیں۔ ان میں سے جن کے پاس مادی، مال، اثر و رسوخ، فراہمی قوت زیادہ ہو، وہی افراد و صوبائی،
 وفاقی، سینٹ کے ممبر بن کر اسمبلیوں و ریفرنڈم میں پہنچ جاتے ہیں۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا نئی حکومت چند فوجی
 ڈکٹیٹوں، چھ سات ہزار معاشی، معاشی کشندہ، مایا، دروہ، کدھت گردوں کے لیے وقف ہے۔ چھ سات ہزار کے علاوہ
 بقیہ سولہ روڑ مسلم مہان کے دہریہ حیثیت رکھتے ہیں۔ اس طرح ملک کے تمام سر پنہ اپنے حلقہ کے مذہب کش مغربی جمہوریت
 کے کفر کے نمائندے بن کر اسمبلیوں میں پہنچ جاتے ہیں۔



سودی ملک میں غیر اسلامی حکومتیں بناتے، تقیہ کی زندگی گزارتے، ملکی وسائل و خزانہ دولت، اپنی ملکیتوں میں بدلتے، اپنی جاہ و داری مسخر کرتے، مسلم مدنی نسلوں کو ملکی مرثیت سے محروم کرتے، بھوک، ٹھک، درخو، کشیوں پر مجبور کرتے، ہارس فریزنگ و رخصت یہ بضرورت جیسے بحرمانہ قوانین مارنے بھر مذہب شش مغربی جمہوریت کے انگریزی کا نام لگا دیتے، برہمنیت اور سولہ روزہ اسلام مدنی و مدنی نسلوں سے نکال دیتے، انہیں پھینکتے، غلام و قیدی بناتے، اچھا بھلا، درویش، شہر کا نام دیتے، سولہ روزہ اسلام مدنی و مدنی نسلوں کا پوچیس، رہنبر، ورفون کی سپاہ قتال رہتے، فون شادی، افسر شادی، منصف شادی کے مراسمات یا ناتہ شادی ملتے کے یوں جینس مذہب شش مغربی جمہوریت کے کفر کے نچم حکومت کے جائیداد، روپیہ، فوجی سیاحی حکومتی نوادہ، مارنے عدل شش عدل، تنظیمیہ کے بددیانت افسروں و ورفون پاکستان کے زنی شادی ملکی زمین تارنے، ملک دشمن پالیسیاں مسلح مارنے، ملک و تخت مارنے، ۹۴ فوجی سپاہ و قیدی بنانے، مغربی پاکستان کے صوبہ کا پاکستان نام رکھنے، ایک مدنی حکومت کی بجائے پارلیمانی حکومتیں، ایک سینٹ کے ممبران پر مشتمل حکومتی شادی یونوں کا اضافہ کرنے، پاکستان پر جائیداد، روپیہ، فوجی ہائیڈرو، مدنی فوجی سیاحی حکومتی نوادہ، ملکی وسائل پر مشتمل فون شادی منصف شادی افسر شادی کے شادی ملتے کے مذہب شش مغربی جمہوریت کے باطل صاحب ستمدار انگریز کے نچم حکومت کے مہلے ممبران، مدنی سمہیوں، نے حکومتی یونوں، نے مراسمات یا ناتہ شادی ملتے کے فون شادی، منصف شادی، افسر شادی کے درخت گردہ کاروں کو پھیلانے، ملکی وسائل و خزانہ پر حکومتی نوادہ مارنے مراسمات یا ناتہ شادی ملتے کی جاہ و داری کی نمونہ، نوادہ، فوجی سپاہ، رہنبر، پوچیس، نے دیوی بچوں، مدین، ست فیصد سونوں، تیس فیصد مزدوروں، محنت شراں پر مشتمل سولہ روزہ سولہ مہلے ممبران و سمہیوں کے یونوں، حکومتی یونوں، ملکی وسائل و خزانہ کے محروم کرنا، حکومتی نوادہ، نے مذہب شش مغربی حکومت کے کفر کے نچم حکومت کا دستور بن چکا ہے۔ فوجی سیاحی حکومتی نوادہ نداشت گردہ کاروں کے بڑی مہارت سے مسلم مدنی و مدنی نسلوں کو مخلوط طبقہ قاتی نظام حیات کے کفر میں کھنڈ بنانے کا عمل جاری رکھا ہے۔



بابا گی حناایت اللہ

مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند، مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند



نوشتہ وقت

کیس نمبر ۱۰: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

صفحہ 152

نمبر ۱۱۔ گمریز نے مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے غمناک استعمانی نظام حکومت ایک مستوحہ ملک کی عوام کو گھوم، اندر سے قیدی بنانے کے لیے تیار کیا تھا۔ اس کے ذریعے وہ ایک بہت بڑے وسیع عریض ملک پر کنٹرول کرنے کے قابل ہو۔ ملک کے اندر رقتہ رپست یجنوں کو جاہلیوں، غیبتیوں سے۔ ایک محدود حد تک اپنے صاحب و مصاحب کی حیثیت سے ان کو ملوثی کا وہ بار میں شمولیت دی۔ گمریز کی زبان کی سرکاری بالادستی مسطور۔ اتھ میڈ، عدلیہ، قانون کے نظام کے علی ارکان اور تیار کرنے کے لیے مخصوص انٹلس میڈیم طبقہ قیامی نصاب اور طبقہ قیامی، رے، سوس، کان، یونیورسٹیاں ترتیب دیں۔ ان شاعری قیامی، رے کے شرجات سے زیادہ متحرک رہے یہ ملوثی کو لے کے ملکہ کوئی اور سرٹنٹس ان قیامی، رے کے تعلیم حاصل نہیں سکتا۔ دوسری طرف رے میڈیم قیامی نصاب اور تعلیمی ادارے ترتیب دیے جن میں آقا کے لیے غلام، افسر کے لیے کلرک، جرنیل کے لیے سینئر مین، جج کے لیے رولی، وزیر کے لیے مین مین، صدر مملکت کے لیے ہائی کار، ڈائریکٹر خانہ ماں، ریکریکل ساف تیار کیا جاتا ہے۔ مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے اس طبقہ قیامی نصاب اور طبقہ قیامی، رے کے ذریعے، طبقہ قیامی معاشرے کا نام نہ ملوثی نظام ملک پر مسلط ہو یا گمریز طبقہ قیامی نصاب کے ذریعے طبقہ قیامی، رے ملوثی مقصد پر رہتا رہا۔ اس کے طبقہ قیامی معاشرہ پروان چڑھتا رہا۔ اس طرح پرے معاشرے کا طبقہ قیامی، رے شاعری ملوثی ہوں، سرکاری، شاہی سہوتوں، رہائشوں، نوکریا کروں کا نظام مسلط کیا یا جو تک پاکستان میں جاری ہے۔ نئے ذلیعے صدر ہوں، وزیر اعظم ہوں، وزیر مٹی ہوں، گورنر ہاؤسز، ان کے شاعری ایوانوں اور شاعری مٹوں، نمون قیامی کاریوں، شاعری شرجات اور شاہی سرکاری سہوتوں کا طبقہ قیامی کچھ ترتیب دیا۔ ان کے شاعری شرجات کا بجب ملکی و مائل، ذریعہ آمدن، ملکی خزانہ، مولہ رے عوام الناس کی دن رات کی محنت و مشقت و رشتی میٹیف کے قتل بھی پورے کرنے۔ مولہ رے عوام الناس کے کچھ ہندو اور کھلے آسمان سے بغیر چھت کے زندگی گزارنے والے بھوکے نئے، خود شای خود سوزیاں کرنے والے شاعر طبقہ کے مولہ رے عوام الناس کی نسوں کا ذریعہ زندگی و رول۔



babage-mayatullah.blogspot.com

بابا جی عنایت اللہ



نوشتہ وقت

کیس نمبر ۱۰: کیس برائے سماعت بد رویہ عوامی جیوری

صفحہ 154

عمل یہ ہے کہ فوجی ڈسپنس پر پرنسٹن اور اس کے حکومتی وائے اپنے ہی حکومتی وائے اور حکومتی مراعات یا فائدہ شہری حکومت کے لیے قرآن حکیم کے تحت یہ کہ خلاف ان فیصد حقوق نسواں کے نام پر ملک کے خزانہ پر ایک ریجن کی طرح ڈاکہ ڈال رہا ہے۔ ان مستورات کے لیے ان فیصد حکومتی اخراجات کا شہری بجٹ بغیر عوام کی اجازت کے از خود اضافہ رہا ہے۔ اس طرح فوجی، سیاہی حکومتی استعالیٰ و۔۔۔ قرآن حکیم کے تحت موسخ رہا اور راجن محمدی ^{صلی اللہ علیہ وسلم} کی سب حرمات کی پالیسی نافذ عمل رہی اور ملکی خزانہ حقوق نسواں کی آڑ میں بھی لوٹ گیا۔

نمبر ۱۳۔ ان فیصد منسوب اہل عوام ان کے مستورات کے حقوق چین بر مذہب شہر مغربی جمہوریت کے غم کے نئی حکومت کے تحت حقوق نسواں کے نام پر حکومتی وائے اور مراعات یا فائدہ شہری حکومت کی اپنی مستورات کے نام تمام حکومتی اور مراعات یا فائدہ حکومتی شہری عہدے واقف رہے پاکستان میں معاشی معاشی وراثت برقی کا نئی حکومت مسئلہ برقی۔ حقوق نسواں کے نام پر اپنی مستورات کے لیے اضافی اخراجات کا بجٹ بڑھا کر ملک کے خزانہ پر ایک ٹیکسا ونا ڈاکہ ڈال آیا۔ اب ۲۹ فیصد کسان ۲۹ فیصد مزدور بے بس، بیروزگار، غریب، مجبور، بھوک ٹنک رہے اور خود کشیاں اور خودکوبیاں کرنے والے مرد و زن کہ ان کی ان فیصد مستورات کے شہری اخراجات برداشت کرنے کے لیے مزید بدترین حالات سے دوچار ہو رہے۔ ان کے اس ظلم و جبر، لوٹ مار، ناشی بے حیائی، بدکاری، مساق ستم و اور شہری ایوانوں میں زہری کاری، معاشی معاشی اور قرآن حکیم کے تحت یاتی قتال کے خلاف ال مسجد کے صلبا، مصائبات نے ایجنسی ٹیشن شروع کر دی۔ قرآن حکیم اور ۱۹۳۳ء کے آئین اور اس کے خلاف کے لیے ال مسجد اور مدرسہ حصہ کے صلبا، مصائبات، معام، معاملات نے اس ایجنسی ٹیشن کو پھیلایا اور عوام کی توجہ اپنی طرف مبذول رہا۔ فوجی ڈسپنس پر پرنسٹن اور اس کا حکومتی وائے۔ ان کی ایجنسی ٹیشن کے ٹھہرا کر ان کو کچنہ اور رقم کرنے کے لیے حرکت میں لگیا۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامنِ ایمان میں نہ ہو تو یہ دنیا کیسے!

نوشتہ وقت

کیس نمبر ۱۰: کیس برائے سماعت بد رلیہ عوامی جیوری

صفحہ 155

چھ سات ماہ تک مسجد حفصہ کی شہزادی اور اس کاہ کے صاحبزادے کو ذرائع باغ کے ذریعے بھیا د، غلط جھوٹے الزامات لگا کر طہان کے نام سے بدنام و رر سو رہا رہا۔ اس کے علاوہ اس مسجد و مرد رسر حفصہ کو افغانستان کے صاحبان کا حکمرانی بیز کو ثابت کرنے کے لی ہی میشن جاری رہا رہا۔ ایک طرف حکومتی والے کے یا تہذیبوں و مس اسلامی بیگی میشن و تہذیب کے لیے ان کے ساتھ دوسرے بات چیت کے لیے بھیجتا رہا۔ دوسری طرف ان کے خلاف افغانستان کے دہشت گردوں کی تنظیم کا حصہ ثابت کرنے کے لیے بری طرح ذرائع باغ کو استعمال کرتا رہا۔

۱۴۔ اس طرح فوجی سیاسی حکومتی والے، نیو جہ میں مل وطن مسلمہ و رلیہ نسلوں کی بر رشی رہا رہا۔ ذرائع باغ کے ذریعے ان کی نہیں بدنامی و رر مسمانوں کے خلاف عدم و رر مل عدم سے نرس کے جذبات دنیا بھر میں ابھارتا رہا۔ اس کے سیاسی حکومتی رفقا کے مطابق جب بیگی میشن کے ساتھ وہ ساتھ معامات طے پائے تو اس نظام و رر دہشت نسان و رر اس کے ور کمندوں نے پہلے رینجرز کے ذریعے اس مسجد و مرد رسر حفصہ کا محسوس کیا۔ ان کی بجلی، پانی کے مٹیشن کو دیے۔ سات دن تک رینجرز کے ذریعے ان کی خورد و نوش کی شہزادہ دیں و رر ان کا محسوس دہشت سے جاری رکھا۔ پھر ان پر فونی شی بر وی۔ فونی کے ذریعے کم مٹیشن پر رر مسموم، بے گناہ بچے، بچیوں کا قتل کر دیا۔ ان کے جسموں کو فاسفورس سے جاتا و رر ان جرم کے نشانات مٹاتا رہا۔ یہ عمل سات دن تک جاری رہا۔ وہاں سے ان کو ایک بھی دہشت گرد نہ مل کا۔ تمام سیاسی فوجی حکمران و رر اس دور کے بدترین ظالم، قاتل، ان مسموم طلباء، طالبات کے قاتلی قتل قرآن خیمہ ۳۰۔ ۱۹ کا مین و رر سلام کے غنا کو سوتا کرنے، مل وطن مسلمہ کو صاحبان و رر پاکستان کو دہشت گرد ملک بنانے و رر سوائے زمانہ کرنے کا مجرم بنے۔ انھوں نے گمریز کے بلیاں و رر باغ کے قاتلی قتل کی یہ کو کچھ زندہ کر دیا۔ فوجی ڈائریٹر پرہیز مشرف اس کا پورٹریڈ وزیر مضمہ و رریشہ فوجی کورمانڈر و رر قرہیں راتھی وہ مسلمان کے رہپ میں عدم کے منکر، منافق اور ۔۔۔ بچت تھے۔



بہارِ مدیہ کا فرشِ دین ہے کہ وہ مجرموں کو نصاف کے۔۔۔ میں ہنر کرے اور نصاف کے نقشے پورے کرے۔ دین کے اصل عقیدہ و درشتداری کے متعلق عوام میں اس کو مطلع کرے کہ وہ پاکستان میں ن علی سیاسی و فوجی ممدوں پر کیسے برائی حاصل کرتے رہے۔ ان مجرموں کو زندہ رہا، رہتک پہنچا دیا جائے گا۔ اس سے قبل ملکی مدیہ فوجی سیاسی حکومتی نو۔۔۔ نے فوجی ڈیٹیلوں میں۔۔۔ اور نئے جرم کی محافظ بنی رہی۔۔۔ اب آئینے مدیہ پیاروں، برقی ہے۔۔۔ نکو و نیک معاشرتی معاشرتی جرم، ہمارے بریدنگ و نیک یہ ہنر و نیک کے جرم و مجرموں کو ختم برقی ہے یہ ان مجرموں کو تحفظ فراہم برقی ہے۔۔۔

نمبر ۵۱۔ ملک سے بیکس فی گمرک کیا ہے۔ کاندھلہب میں مغربی جمہوریت کے اثر کا نام سب نظام حکومت، اس کا شاہی ریائی فوجی حکومتی اور۔۔۔ اس کی تعلیمی، عدلیہ و فوجی کامر ماتی یا شاہی طبقت کی طرح تمام وہاں ہے۔ اس کا بائیر اور رومہ پنی ریاستیں کی طرح منہا ہے ہو ہے۔ وہی اپنے اپنے وقت سے یکشن بیت بر سبلیوں میں پہنچ جاتے ہیں۔ وہی کتبلی کے ممبران، وہی قانون سازی کے اختیار کے مالک ہیں۔ وہی ہارس لریڈنگ کی مارکیٹ کے ورث، وہی نظریہ ندرت کی جہرمانہ سیاست کے بحر صخران ہیں۔ وہی کتبلی ممبران کی خرید و فروخت کرتے ہیں۔ وہی کمائی کی موزوں کی وہاں بازی۔ وہی گلش زبان کی حکومتی سرفروزی۔ وہی چکی سن کاچ کے طبقاتی گلش میدان تعمیریں اور۔۔۔ وہی پولیس وہی تھانے وہی بیوٹے میسوں کا اندر ت، وہی بچ وہی وکال، وہی جھوٹے ٹیس اور پے فیجیم ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ وہی بگناہ، معصوم معوم تھانے، ریڈیوں میں بند۔ وہی ۱۹۴۷ء سے بگناہ نساؤں کے گلے میں پھانسی کا پھندا، وہی قاتل، وہی منصف، وہی تاجر، وہی رہن، وہی صخران۔ وہی مخلوط مغربی تعمیر، وہی مغربی تعلیمی اور، وہی طبقاتی تعلیمی حساب، وہی طبقاتی معاشی، معاشرتی نظام، وہی جنسی آزادی، وہی امریکی صدر وہی کی پریشانی کی کاجنسی ڈرامہ وہی جہرمانہ نظام حکومت۔ وہی رشتہ، وہی کمیشن، وہی رپشن کا رت۔ وہی تنہا حکومتی نظام، وہی معاشی تنہا نظام، وہی معاشرتی تنہا نظام۔

[illegible]

کیس نمبر ۱۰: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

157 صفی

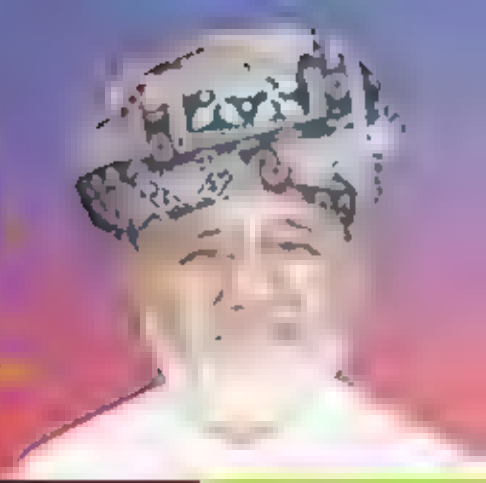
babageeinayatullah.blogspot.com

facebook.com/babagee.inayatullah



بابا کی معایت اللہ

بہارِ نبویؐ میں ہرگز نہ ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ سے کچھ کم ہو



158

صفحہ

کیس نمبر ۱۰: کیس برائے سماعت بد رلیہ غوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۱۶۔ مذہب اثنی عشری مغربی جمہوریت کے گھر کے گھر کے تیار ہوتے ہیں؟ جمہوریت کے حصہ انتخاب میں ۱۸ ایسی جماعتوں کے چودہ ایمین اے کے میدان و ریلیکشن کے لیے کھڑے ہوتے ہیں۔ فرض یہ کہ اس ایمین کے حصہ میں ایک لاکھ ووٹ موجود ہیں۔ حصہ انتخاب کا ایک جائیداد یہ کہ وہاں سب سے زیادہ ووٹ لیتا ہے اور کامیاب ہو جاتا ہے۔ باقی ۸۰ ہزار ووٹ بقایا میدانوں کے حصہ میں ہیں۔ عدالتی حلقوں کے تمام ووٹ سب سے زیادہ ووٹ حاصل کر کے نیشن جیت چکا ہے۔ لیکن ۸۰ ہزار ووٹ جو اس کے باقی جماعتوں کے میدانوں کے پاس ہیں وہ ان کا نمائندہ ایمین کے لیے ہوا سکتا ہے۔ اس طرح قیادت اکثریت پر اسے فوقیت حاصل رہتی ہے۔ وہ وہ دوسری ایسی جماعتوں کے میدانوں کے منشوروں کا ایسے نمائندہ ہوا سکتا ہے۔ اس طرح صرف ایک گھر تیار ہوتا ہے جو اس حلقہ کا نمائندہ نہیں ہو سکتا اعلیٰ کے تمام گھر جائیداد یہ کہ وہ اپنے حلقہ کے نمائندہ بن کر سمعیوں میں پہنچ جاتے ہیں

اس لیے مذہب اثنی عشری مغربی جمہوریت کے گھر کا ایک گھر نہ تمام حکومت ہے۔ جو قرآن مجید کے منشور ۱۸ ایسی جماعتوں یعنی نمبر ۱۔ فوجی ڈسٹریکٹ صدر پاکستان نمبر ۲۔ وزیر مظلوم پاکستان نمبر ۳۔ جابرین بینٹ نمبر ۴۔ پیپلز قومی جمہوری مہلے مارنے مہلے نمبر ۵۔ پیپلز پارٹی زرداری گروپ نمبر ۶۔ پیپلز پارٹی شیرپاؤ گروپ نمبر ۷۔ مسلم لیگ (ق) پروہداری شجاعت حسین نمبر ۸۔ مسلم لیگ (ن) نواز شریف نمبر ۹۔ مسلم لیگ ق پکاڑ نمبر ۱۰۔ عوامی مسلم لیگ شریف نمبر ۱۱۔ اشتعال پارٹی صفحہ خان نمبر ۱۲۔ نصاب پارٹی عمران خان نمبر ۱۳۔ نیشنل عوامی پارٹی سندھ پروہد نمبر ۱۴۔ عوامی جماعت اسلامی نمبر ۱۵۔ جماعت اسلامی سندھ مولانا فضل رحمان نمبر ۱۶۔ جماعت اسلامی بیدار حسن نمبر ۱۷۔ اہل سنت و جماعت مولانا انیس نورانی نمبر ۱۸۔ اہل تشیع جماعت اہل توحید صاحب مردوسہ سیاحی فوجی حکومتی نواز کے رہنماؤں کے نام۔ وہ اہل جنس مسلم کہہ کر صبح کریں گے یا ان کا اسلام کے کوئی تعلق بقایا رہ جاتا ہے۔

بابا جی عنایت اللہ



159

صفحہ

کیس نمبر ۱۰: کیس برائے سماعت بد رلیہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۱۔ یہ سب سیاسی جماعتیں اور ان کے رہنما اور فوجی اڈے قذافی خیم کے تملی طور پر منکر و مذہب ش مغربی جمہوریت کے غر کے مذہب کے مبلغ بن چکے ہیں۔ انھوں نے قذافی خیم کے منشور ۱۸ ایسی جماعتوں کے منشور میں تقسیم کر رکھا ہے۔ قذافی خیم کے آئین کو چھوڑ کر اپنی اپنی جماعت کا الگ آئین پیش کرنے، ان کا قذافی خیم کے آئین سے یا تعلق رد کیا ہے؟ کیا قذافی خیم کے آئین ۱۸ آئین تیار کرنے والے کیا مسلمان کہا جاسکتے ہیں؟ کیا قذافی خیم کی مدت انھوں نے ۱۸ ایسی جماعتوں میں بھی نہیں رکھا؟ کیا مدت کی جوہیت کو ان ایسی رہنماؤں نے ۱۸ ایسی جماعتوں میں تقسیم نہیں رکھا؟ کیا یہی ایسی جماعتوں کے رہنما ۱۹ کے آئین و رسم کے نفاذ میں رکاوٹ بنے کھڑے نہیں ہیں؟

نمبر ۱۸۔ یہ مذہب ش مغربی جمہوریت کے غر کے ایسی فوجی ولہ نے بل وطن مسلمہ، غی نسوں پر مذہب ش مغربی جمہوریت کے کفر کی مخلوط حکومت، طبقاتی فہم، طبقاتی حدیث، طبقاتی فون، مخلوط قدیم مخلوط تھامیہ مخلوط جدید مخلوط فون کامرکات یافتہ شاعری طبقہ و مذہب ش مغربی جمہوریت کے غر کا مغربی کلچر و رقیہ اسلامی تعلیمی حساب ملک و ملت پر مسلط نہیں رکھا۔

۱۹۔ یہ ملک و ملت کے سولہ روڑ مسلمہ، غی نسوں پر مذہب ش مغربی جمہوریت کے غر کا مخلوط سیاسی کلچر ہارس زیدنگ و رنٹریہ نہ ورت کا مجرمانہ نظم حکومت، اس کا فوجی سیاسی مجرم حکومتی تولہ وراثت برامرکات یافتہ شاعری طبقہ کے انشور حکمرانی کرتے نہیں آ رہے۔

۲۰۔ یہ ملک و ملت کے سولہ روڑ مسلمہ، غی نسوں پر مذہب ش مغربی جمہوریت کے غر کا طبقاتی تعلیمی حساب، طبقاتی فہم و ر، طبقاتی تعلیمی کار، طبقاتی معاشرہ، طبقاتی خدمت، طبقاتی مرکات یافتہ شاعری طبقہ تیار نہیں ہو رہا۔ کیا ملک کفر گمری بن نہیں چکا۔

نمبر ۲۱۔ یہ ملک و ملت کے سولہ روڑ مسلمہ، غی نسوں پر مذہب ش مغربی جمہوریت کے غر کا طبقاتی معاشری اور طبقاتی معاشرتی نظم و مسط نہیں۔



جب دامنِ ابرو میں نہ ہوتا وہ مریخ کی سیماں کیسے!

ضف

کیس نمبر ۱۰: کیس برائے سماعت بد رلیہ عوامی حیورمی

نوشتہ وقت

نمبر ۲۳۔ کیا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے ۱۸ سیاسی جماعتوں کے سیاسی رہنما قاضی عظیم کے غرض مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے جرم کے مجرم نہیں۔ یہ مسلمان کیسے کہا سکتے ہیں۔

نمبر ۴۰۔ یاد بربش مغربی جمہوریت کے غر کا محکمہ دینی تعلیم، محکمہ تعلیم، اور بہتویہ میڈیٹر، محکمہ حکومت، محکمہ جمہوریت یافتہ شاہی طبقہ، قرآن حکیم کے پادرو پادریوں کے تھکس کے خلاف میانی، فحاشی، سب دیاں، بدکاری، زنا کاری، اور جنسی آزادی کا مجرمانہ اپنی حکومت مسلط نہیں۔ یہ یہ قرآن حکیم کے مین، خیریات، تعلیمات کے منکر، منافق نہیں!

نہجہ ۲۵۔ یہ تو سن حیدر کے مطابق ہے، یہی معاشی بھی مغرب میں آیا رہن وقت ہے، یہی معاشی بھی مہاجرین حیدر میں روٹی میں جا رہے ہیں۔

نمبر ۲۶۔ انیادبب شش ماہی جمہوریت کے افرانہ صدر، جمہوریت سے پیشانی، امریکن، ورنیوری پروڈیوشن کے تعلیمی نصاب کے مظلوم طبقہ کی تعلیمی وروں کے تربیت یافتہ منصف شامی، طبقاتی شامی تخواہیں، شامی مراعات، قیمتی کاریں، نمونہ کاری، یون ورنہ کاری مکوں میں زندگی گزارنے والے صدر کے افرانہ صدر کے عاں جانتے ہیں۔ یہ راجہ وقت انعام بدل فیہ صدری ورنہ مانہ صدر نہیں!

نمبر ۲۔ یہ ۱۸ سیدی جماعتوں کے رہنما و فرائضیہ قسمنِ خیمہ کے ہائی، منکر، منافق و مذہبِ شام مغربی جمہوریت کے مغربی طہرے میں نہیں ہیں۔

نمبر ۲۸۔ کیا یہی رہنما بنوں، یہ مسلمان، بنوں بنوں کو مذہب شن مغربی جوہریت کے کفر میں کورٹ کرنے کے مجرم نہیں ہیں!۔

[illegible]



بابا جی عنایت اللہ

پیشوا، صدر اعظم، وزیر اعظم، قائد اعظم، قائد مسلم لیگ



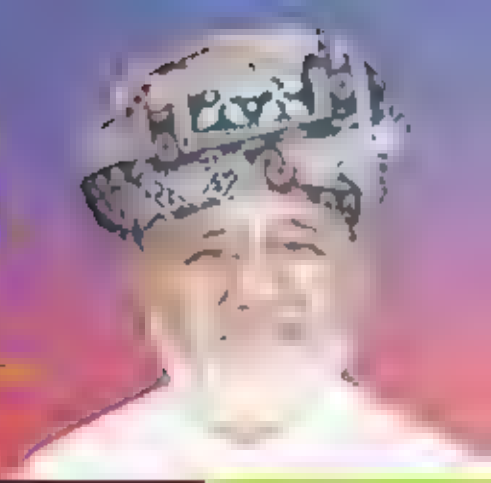
نمبر ۳۰۔ مجلس شوریٰ کا شوریٰ نظام ہر اس کا شوریٰ ممبر ایسے تیار ہوتا ہے کہ یہ شوریٰ نظام جمہوریت کی اصل روح نہیں ہے۔ یہ مردمی جمہوریت کے نظام کے باقی مدد کے باقی نہیں مجلس شوریٰ کا نظام ایسا یونین و اصل سے شروع کیا جاسکتا ہے۔ قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں مجلس شوریٰ کے نظام میں کوئی شخص اپنا نام علیحدگی کے لیے پیش نہیں رکھتا۔ نہ ہی کوئی دوسرا شخص کسی دوسرے شخص کا نام پیش کر سکتا ہے۔ مجلس شوریٰ کے نظام میں ہر ایک، مال، دولت، ذرائع تمدن، معاشی، معاشرتی برتری، فردی یا مادی قوت کی ہر فردی وجہ کامیابی یا انتخاب بنایا نہیں جاتا۔ مجلس شوریٰ کے ممبران کے چناؤ کے لیے کسی بھی فرد کا دین، رہنما بنیادی ترجیح ہوتی ہے۔ مانت و دیانت کی خوبی شک و شبہ سے پاک۔ مادی و مادی طاقت مل عام فرد کے بہتر۔ مبادیات و ریاضت کا پابند۔ خوت و محبت کا پیرو۔ خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کا مادی جسمی خلق کا پیرو۔ جتنی زندگی کی زندگی کو نبھانے کی ہمت کا مالک۔ جتنی جتن کوئی فرد دستورانی ریمپلنگ کے قریب ترین حالت میں نکالتا ہوگا۔ دوسرے انسانوں سے علی و فضل ہوگا۔ جب کسی فرد کو مجلس شوریٰ کے ممبر کی حیثیت سے جانچا جائے گا تو اس کے چناؤ میں دستورانی ریمپلنگ کے اصول سے دستورانی خلق کے قریب ترین ہوگی۔ اس طرح مجلس شوریٰ کے ممبران کی پہچان علی و رفع پرورہ شخص پر مشتمل ہوگی۔ وہ مخلوق خدا کو مدد ملنے کے پابند و خود انسان کی زندگی کے وضع پذیر ہوں گے۔ مجلس شوریٰ کا نظام مہمات شرعاً قائم رہتا ہے ورنہ کوئی نئے کام کوئی فرد ہم رہتا ہے۔ ملک کے تمام مجرم فوجی یا عسکری حکومتی نواب اور اعلیٰ درجات یافتہ شاہی طبقہ کو پسے ہوئے معاشی و معاشرتی سطح پر لایا جاتا ہوگا۔ ان کو دہرائے ستھان نظام حکومت کو بند کر دیا۔ ملک پر پٹا ہوگا۔ عوامی عدالت کے درجہ سے پہلے ہر جرائمات کو منظر رکھتے ہوئے تمام جرائم کا خاتمہ باخیر کے کیا جائے۔ پاکستان کی بقا و استحکام کا انحصار قرآن حکیم کے تعین و مجلس شوریٰ کے دستور حیات، ضابطہ حیات، نظام حیات، تعلیمی نظام، تعلیمی درجہ گاہوں میں مضمر ہے۔



facebook.com/babagee.inayatullah



بابا کی معایت اللہ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حکومتی غلطی جبر سے نہ ہوتی تھی کہ توں کو باطل، غاصب، استبدادی نظام حکومت کے گمراہی زبان کے دانشوروں میں بدنام کیا گیا۔ عوام اکثر اس سے تحقیقی علم کا جوہر چھین لیا۔ اس طرح انگریز نے ہندوستان کی قوم کا جدید دور کا ارتقائی عمل بند کر کے قوم پر حقانیت کے چھریوں کے گمراہی زبان کے کارروائی برتری کا معنی بھاری بھاری رکھا۔ انگریز کے جانے کے بعد بھی تعلیمی میدان میں تحقیقی محکمہ کا دروازہ بند رکھا۔ حکومتی یہ نون کے جسموں کا مفلون شاہی، منہ فشاہی، فر شاہی کا باری رکھا۔

نمبر ۲۔ پاکستان بننے کے بعد قرآن حکیم کے مانی علم کاررواہہ کاری طور پر ہی طرح بند رکھا جس کی حق و رفائیت کی خاطر بہت بڑی قربانیوں کی گئیں تھیں۔ ۱۹۵۱ء سے ۱۹۵۲ء تک یعنی ۹۰ مانی تک انگریز نے ہندوستان میں مسلم ائمہ کی کتبوں کو مذہب شمس مغربی جمہوریت کے گھر میں بدنامی بھاری رکھا۔ پاکستان کوہ جوہ میں ۶۳ مانی بیت کے۔ انگریز سکھ روہہ جاہ دور، سر ہادیار حکومتی ٹولہ ورس کے مراعات یافتہ تھیں، مدیہ، رفون کے شاہی جتہ نے انگریز کے مذہب شمس مغربی جمہوریت کے غم کے نچ حکومت، اس کے آئین، نظریات، مضبوط حیات، درنہ حیات و جوں کا توں جاری رکھا۔ ۱۹۵۳ مانی کے انگریز کے مغربی جمہوریت کے غم کا تیار کیا ہو تعلیمی نصاب ورس و تعلیم، تربیت، ورچر، ثقافت، نو سائنسوں کی کلی کتبوں میں منتقل کرنے کا عمل بھی ہی طرح جاری رکھا۔ قرآن حکیم کا آئین، نظریات، مضبوط حیات، درنہ حیات مانند، عمل برائے مسلمان نسل کو دین کی تعلیمات کی روشنی میں مثالی انسان، مثالی کردار، مثالی معاشرہ و مراعات کا مثالی تشخص تیار کرنا تھا۔ جس کی خاطر پاکستان معرض، جوہ میں لایا گیا تھا۔ لیکن بد قسمتی سے حکومتی ٹولہ ورس کے مراعات یافتہ شاہی سرکاری ملتہ نے اپنے قہر، درنہ بانی کی خاطر قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات کے تعلیمی نصاب، تعلیمی دروس، تعلیم، تربیت و درنہ مدرس و حکومتی صحیح پر مانند، عمل نہیں ہونے دیا۔



کیس نمبر ۱۱: کیس برائے سماعت بد ریحہ عوامی حیواری

164 صفی

facebook.com

بابا جی عنایت اللہ

جب دامنِ ایمان میں نہ ہو تو نہ مایوس نہ ہوں کیسے!

165

صفحہ

کیس نمبر ۱۱: کیس برائے ساعت بذریعہ غوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۳۔ پاکستان کے حصوں کے یہ علی برہہ یونیورسٹی، سو میہ کان، اتور، مشامیہ یونیورسٹی، سو میہ کان، پشاور کے طلبہ و راہل ہند کے مسلمانوں نے مل کر قرآن حکیم کے ”مین“ و ”نہریات“ کو فوج دینے کے یہ ”قومی نصریات“ بن کر ایک زبردست تحریک چلائی و راہل ہوں جانوں کی قربانی، اسے ”ریہ حسن“ و ”ریہ حق“ بنیادی بنا کر حاصل کیا۔ پاکستانی فوج و قومی ورثہ وریہ کی نصریہ ”قرآن حکیم کی قیامت کی روشنی میں تیار ہونا تھا۔“ یمن بد قسمتی سے ”ہندسب“ ش ”مغربی جمہوریت“ کے غم کے ”تصدیق“ یاتی ”چھری“ ”مملی جینت“ ”چھریا“۔ سب پاکستان میں ”قرآن حکیم کے“ ”مین“ و ”رودھوریات“ ”نصاریات“ ”مملی زندگی“ ”تم“ ”رندسب“ ش ”مغربی جمہوریت“ کے غم کا ”تصدیق“ ”نظام حیات“ ”باری“ ہے۔ ہم نے تو ”قرآن حکیم کی روشنی میں“ ”طبیعی“ ”تغذائی“ ”ما نسائی“ ”مردم مساوات“ کی ”یوروں“ و ”رمانا“ ہم نے تو ”یک جیسے“ ”قلمی“ ”درب“ ”یک جیسے“ ”تعلیمی“ ”نصاب“ ”دریک جینی“ ”تعلیم“ ”تر بیت“ کا ”نظم“ ”قرآن حکیم کی روشنی میں“ ”قلم“ ”رمانا“ ہم نے تو اہل وطن کو ”محنت“ و ”راہرت“ کا ”یک جیسے“ ”نظم“ ”قرآن حکیم کی روشنی میں“ ”مہیا کرنا“ تھا۔ ہم نے تو ”معاشی“ ”و معاشرتی“ ”کنج کنج“ کے سب ”مین“ ”مظاہر“ ”کو“ ”تھرا“ ”رمانا“ تھا۔ ہم نے تو اس ”کوسنہ“ ”درب“ ”جن خلق“ کے ”رہا“ ”تیار“ ”رہنے“ تھے۔ ہم نے تو ”بنی نوع“ ”انسان“ ”و“ ”نہ“ ”رہی“ ”کی“ ”خوشگوار“ ”صووں“ ”و“ ”تعارف“ ”رمانا“ تھا۔ ہم نے تو ”بنی نوع“ ”انسان“ ”کی“ ”مخلی“ ”قوتوں“ ”و“ ”پوشیدہ“ ”صد“ ”حیوتوں“ ”واجب“ ”رمانا“ تھا۔ ہم نے تو ”ماہ“ ”تعلیم“ ”و“ ”تر بیت“ ”یا“ ”نہ“ ”تیار“ ”رہنے“ تھے۔ ہم نے تو ”ریح“ ”زمینیں“ ”و“ ”ماکتیں“ ”کار“ ”نہ“ ”نموں“ ”صنوعات“ کے ”بارکات“ ”و“ ”مادہ“ ”انسائی“ ”نسوں“ ”و“ ”تعلیم“ ”و“ ”تر بیت“ کے ”ذریعے“ ”عہدہ“ ”اعلیٰ“ ”زیور“ ”تعلیم“ ”سے“ ”راستہ“ ”کرتے“۔ ”انس“ ”و“ ”بنی“ ”انسان“ ”انجینہ“ ”ہر“ ”مندہ“ ”ڈاکٹر“ ”ماہر“ ”تعلیم“ ”افراد“ ”مہیا“ ”رتے“۔ ”تعلیم“ ”نو“ ”کا“ ”عمل“ ”باری“ ”رہتا“ ”اعلیٰ“ ”شعاعی“ ”قد“ ”رہتا“ ”مہیا“ ”خوت“ ”و“ ”محبت“ ”و“ ”زندگی“ ”دوست“ ”گلی“ ”نسوں“ ”و“ ”مخلی“ ”کی“ ”جانی“ ”ایمان“ ”بد“ ”قسمتی“ ”سے“ ”یہ“ ”نظم“ ”حکومت“ ”لے“ ”کنو“ ”قوتوں“ ”و“ ”مرمحات“ ”یا“ ”نہ“ ”شعاعی“ ”طبقہ“ ”قوتوں“ ”و“ ”رہا“ ”می“ ”و“ ”توریات“ ”کو“ ”ماند“ ”عمل“ ”رہنے“ ”میں“ ”برہی“ ”طرح“ ”حاصل“ ”ہے“۔ ”اس“ ”کا“ ”تدبیر“ ”از“ ”مدھ“ ”وری“ ”ہے“۔ ”سچی“ ”مید“ ”کو“ ”ختم“ ”کرنا“ ”وقت“ ”کی“ ”ضرورت“ ”ہے“۔



بابا جی عنایت اللہ

پاکستان کے پہلے وزیر اعظم



نمبر ۵۔ پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے۔ قرآن حکیم کا مین، دستور حیات، مناجات حیات، نظریات مسلمانانہ، اس کی نسوں و مبنی نوع انسان کے لیے ایک ہادی و رشتہ ہے۔ اس کے سیاسی فوجی حکومتی رہنماؤں، ان کامرعات یافتہ تنظیمیں، مدیہ و فونی شاہی کا عیش طبعہ قرآن حکیم کے مین و رس کے دستور حیات، مناجات حیات، نظام حیات، تعلیمی نصاب، تعلیم و تربیت کے لحاظ سے بری طرح رکاوٹ بنا ہوا ہے۔ گمریز کا لہرہ و حکومتی لہرہ و ان کامرعات یافتہ شاہی طبقہ و مذہب شاہی جمہوریت کے لہر کا غیر مدیہ نظریاتی حکومت کی طرح قائم، نکر ہے۔ ملک سرف گمریز رخصت ہو ہے۔ اس کا جتنی تعلیمی نصاب، جتنی تعلیمی و تربیتی کا نوالہ، جتنی تنظیمیں، مدیہ و فونی شاہی کامرعات یافتہ طبقہ، اس کا جتنی تعلیمی نصاب، جتنی تعلیمی و تربیتی کا تعلیمی نکر بھی گمریز کے ورنی طرح طبقہ معاشہ و تیار رہتا رہا ہے۔ بدقسمتی سے جتنی معاشی تنظیم کا طریقہ کار بھی اس طرح مسدود ہے۔ یہاں فوجی حکومتی لہرہ و کامرعات یافتہ شاہی سرکاری طبقہ و سرکاری مائیں کے لیے پاکستان، اس کے مائل، ہاں وادات، خزانہ وقف ہیں۔ لہرہ و زعمو سے اس کی محنت تنظیمیں، مدیہ و فونی کی ن پونٹ پر چھین دی جاتی ہے۔ وہاں کی وراثت سے محروم رہنے لگے ہیں۔ گمریز کی باقیات یعنی فوجی یہاں حکومتی لہرہ، کامرعات یافتہ شاہی طبقہ و رستمیں تعلیمی حکومت کی طرح مسدود ہیں۔ جتنی سیاسی تعلیمی حکومت اس کے مذہب شاہی جمہوریت کے لہر کے حکومتی ورنی پر رہانی حاصل ہوتی ہے۔ وہ بھی کی طرح جاری و جاری ہے۔ ملک کا قندارہ حکومت کی چھوڑ دیا جائے، ورنی کا لہرہ و گمریز کے لہرہ و زعمو کے لیے وقف ہے۔ وہی مذہب شاہی جمہوریت کے لہر کے یکشن جیت و سمبلیوں و رشتہ کی فونوں تک رہانی حاصل کرتے ہیں۔ یہی مجرم سوالہ و زعمو ورنی نسوں کو برقی بن چکے ہیں۔ یہی ہاں زیدنگ و رخصت کے مجرم ہاں ہاں ملک کی مائل خزانہ پر قائم ہوتے رہے ہیں۔



بابا گی حناایت اللہ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۶۔ مذہب کث مغربی جمہوریت کے فکر کا یہی نصاب تعلیم ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے جرم سے نکیل پاتا ہے۔ تمام یہی حکومتی مجرم باری باری صدر مملکت، وزیر اعظم، گورنر، وزراء اعلیٰ، وزیر و مشیر بنتے چلے آ رہے ہیں۔ ہر قسم کے جرم، معاشی و معاشاتی قتال ان کے حکومتی ٹولہ کا قانونی حصہ ہے۔ سولہ روزہ زعم کے بعد پر یہ سناؤنا، رخصت، سوری، چکانے۔ ان کا نام ہارس ٹریڈنگ، نظریہ ضرورت ہے۔ تمام مجرم صوبائی، وفاق، اسمبلیوں کے ممبران بنتے، جرم کو قانون بناتے رہے ہیں۔ جو لکیشن ہارجات ہیں ان کو بینٹ کے ممبران یہ ملک کے سرے سے علیٰ عہدہ، یہ بات ہے۔ یہ قمران خیم کے نظریات کے خلاف سودی معاشیات کی علیٰ تعمیرات حاصل کرتے ہیں۔ تقیمہ مدیہ، ورنون پستان کا قلمی نصاب قمران خیم کے نظریات، تعمیرات کے خلاف نہ نوال کا تخلیق یہ ہو برٹش، امریکن، اندینا پر مشتمل ہے۔ مذہب کث مغربی جمہوریت کے غرق تعمیر و تربیت کے تیار کردہ کاروں کے یہ تقیمہ مدیہ، ورنون کے تمام معاملات یافتہ، کار کی عہدہ ان کے لیے واقف ہوتے ہیں۔ یہی معاملات یافتہ شامی طبقہ حکومتی ٹولہ کی اسمبلیوں کے ممبران کے تخلیق کردہ قوانین، منو، پڑھو، پر مسلط رہتا ہے۔ نکلے احکام بجا لاتا ہے۔ حسب عہدہ شاہی تختوں ہیں، شاہی گاڑیوں، شاہی رہائشیں، شاہی شامی معاملات، رشوت، میٹھن، رپیشن ان کا نصیب ہے حکومتی رٹ مسدہ رٹن کا فرض بن جاتا ہے۔ مذہب کث مغربی جمہوریت کے کفر کے باطل نظریات، ستمناں، ضابطہ حیات، مجرمانہ نظام حیات کی طبقاتی تعمیر، نصاب، طبقاتی تعمیر ورنون ورنون کے حکومتی طبقہ کے تیار کردہ ہوتے ہیں۔ سولہ روزہ زعم ورنون کی والدیں بھی طبقاتی تعمیر ورنون میں رن، پیکر، رائن، بین، پٹمین، ڈیور، کلر، پولیس، رنبر، ورنون کے سپاہی کی خدمت و تحفظ کے لیے تیار ہوتے ہیں۔ ستر فیصد آسٹن، انیس فیصد مزدور، ہندو، مندو، ورنون کی ٹک، وفاق، غربت، بیروزگاری، بھوک ورنون کے سبب تعمیر خراجت برداشت نہ کر سکنے کی وجہ سے نہ معمولی تعمیر حاصل کر سکتے ہیں ورنون ہی تپلے شعبہ کی کوئی نووری تک حاصل کر سکتے ہیں۔



facebook.com/bab

بابا جی عنایت اللہ



نوشتہ وقت

کیس نمبر ۱۱: کیس برائے ساعت بد ریحہ عوامی جیوری

صفحہ 169

مگر کوئی مجلس شوریٰ کامیاب نہ ہو سکتی تھی کیونکہ شریعتی فعل و عمل کے خلاف کارہ فی کے یہ آہ زنجرات ہیں۔ اس کے خلاف مناسبت کارہ فی کی وقت عمل میں آتی باقی ہے۔ کسی جرم کی وکیل چھوٹے نہیں آتی۔ جبکہ مذہب شریعتی جمہوریت کے گھر کا گھر حکومت ہمارے نزدیک نظر یہ ہے کہ مریت جیسے قوانین نافذ کرتا ہے جو اس کو تحفظ فراہم کرتا ہے جو اس کے بنیادی حقوق تک متاثر کرتا ہے۔ خلاف آہ زنجرات کو کوکتا با تاج۔

نمبر ۸۔ مجلس شوریٰ کے ممبران کا چناؤ صرف مضاف حیدر، خلاق دست، سوہانہ، ورنہ برہمچاری و زندگی کے قریب ترین راجہ شرف، مانت، دیانت، عدل، مساوات، عدل، نساف جیسی فضیل، علی سہایت، تربیت، دیانت کے رشتہ چنے جاتے ہیں۔ انہیں ہل میں مسمومہ ورنہ نہیں مہور عظمت کے گھر مہمات کی نگہبانی پر مجبور رہتے ہیں۔ انے خراجات کا بج نہ ہونے کے برابر ہوتی، ہائل، ذریعہ آمدن تجارت پر مہور عظمت چلانے، لوگوں کی ذاتی جارہ ورنہ شریعتی جاتی ہے۔ رشتہ، کمیشن، رپیشن کا گھر مہور نہ مانت، ناپید ہو جاتا ہے۔ جدید علم پر مشتمل مائیکس، یونیورسٹی، ورتا مہمات کی عزت و حرمت کی پہچان دی جاتی ہے۔ قرآن مجید کے نثریات، تعزیمات کی روشنی میں مستورات کی علی تعلیم، تربیت، مراعات فیصد، مستورات کے حقوق کا تحفظ، رہنا، پاپور، پاپور، دیواری کے دستور حیات کے تحت مستورات کو ایک خاص عمر تک کے چھوٹے بچوں کی تعلیم، تربیت رہنا، مستورات کے علاج، معالجہ، ورنہ متحدہ تمام شعبہ حیات کا گھر پاپور، پارہ، دیواری کے تحفظ و روشنی میں مہیا رہنا، مستورات سے پاکیزہ، مطہرہ، ماحول مہیا کرنا، بہترین نظام و سسٹم رائج کرنا، مستورات کی عزت و حرمت، ورنہ تقدس کی حفاظت رہنا، بنیادی حقوق کو دینا، ورنہ زردی زندگی کے نظام، نکاح بچوں کو جنم دینا، نئی پرورش رہنا، نئی تبدیلی تعلیم، تربیت رہنا، انکو رشتوں کی مالا، جتنی بہن بھائی، باپ، چچو، چچو، چچو، دادا، والدہ، ماموں، نانا، نانی کے ناموں کا رونا، ورنہ پہچان سکنا۔



جب دامنِ ابرو میں صدیقہ کے منہ پر ہاتھ رکھا تو



کیس نمبر ۱۱: کیس برائے سماعت بد راجہ غوامی جیوری

نوشتہ وقت

نیکی بڑی، اچھائی برائی، اعلیٰ اخلاق، عمدہ کردار تیار کرنا، بچوں کی پرورش، نیکو زبان سمجھنا، مریدانہ تعلیم و تربیت دینا، نئے سرہ روش نفس کو سنوارنا، ان کے دلوں میں حب و محبت و اعمالِ خوشہنواں کا رہنا، بچوں کے لباس، خوراک، ٹائیفیڈ، دیرنا، کھانسی، سٹافائی، مرمون، تھوڑی کے مچھ مکھیا، نا، برہنہ کی زندگی کو نورنا، خوشگم زندگی کے حسن کی نشہ دہنا کرنا، گھر کو سادگی و شرافت کی "ماجگاہ بنانا، دنیا کی بے ثباتی کا سبق سمجھنا، غلو، اور زور، ثبوت و محبت، یثرب و قریہ، مانت و دینت، استدلال و مانت، عدل و انصاف جیسی صدائیں توں سے ماحاب کرنا اسلامی جمہوریت کے نئے مملکت کا ہدف ہوتا ہے۔

نمبر ۵۔ جب تاریخ وقت غیر ملکی مغربی جمہوریت میں سفر مایہ روزگار کے رہنما کی رہی ہو سکتے ہیں۔ ان کی زندگی کا پہلا ورہ خطہ زمین سے یہی قومن کی حقیقت و درجہ کی طرف اشارہ ہے۔ یہی ان کی حکومت ہے اس کے رائج وقت کے مطابق تو ان میں عوام اس کو زندگی کی ضرورت کی حیثیت خورک، لباس، پانی، بجلی، یونٹن جیسی بنیادی ضروریات سے بھی محروم رہا ہے۔ یہ یہاں نجران کی حکومت ہے؟ اس میں مصوب تعلیم کیسے دینا ہے۔ دوسرے طبقوں کے معاملات یا فلاحی طبقوں میں کتنا ہے۔ طبقاتی تفریق کی تعلیم میں غریب صنف پر کیا رائج کی یا اس سے بڑھ کر کیا تو ظلم و تمام ملی و کاری سہ سے سفر مایہ روزگار، پیرا رٹوں، ملی فلاحی میسرانہ و رفیق کے معاملات یا فلاحی طبقہ کے ساتھ و تصرف میں رہتے ہیں۔ یہ یہاں کی حکومت ہے اس میں سرفیسڈ کامن رٹ ان کی محنت و مشقت سے نیکو سے و فائدہ مند نہیں، بھلے میوہ جات، "دھڑوشت" میں، بنیاں پیدا کریں۔ نیکس فیصد مزدور، محنت کش، ہنرمند ہوں، ٹیکسٹریاں، کارخانوں کو تعمیر کرتے جا میں و مسنوعات کے بارگاہتے جائیں۔ بے شمار مال پیدا کرتے و ملکی خزانہ بھرتے جائیں۔ لیکن نکلوان کے پیدا کردہ مال، ذرائع آمدن ملکی خزانہ سے محروم رہا ہے۔ مخلوط طبقاتی تعلیم مخلوط طبقاتی تعلیمی و رائج، مخلوط طبقاتی معیار و مخلوط طبقاتی مذہب اش مغربی جمہوریت کے غیر کی حکومت کے ذریعے پاکستان میں قومن کی تعلیمات کے متضاد مخلوط تعلیمات کے ذریعے فلاحی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کا ان کی حکومت مسطور کے پاکستان کو غرہ مری بنا دیا ہے۔



نمبر ۱۰۔ ایک طرف نسائی بنیادی حقوق چھیننے سے جا میں، دوسری طرف حکومتی و۔۔۔ در حکمرانیت یا تہ شاہی طبقہ کی فوجی، منصف شاہی، فسر شاہی تعینات عیسائی شاہی زندگی میں غرق ہوتے جا میں۔ جدید علم، تعلیمی، دوسری فضایت سے تہ فیسدا سناؤں وراثتیں فیسدا مزدوروں، محنت شوق، ہند مندوں، دعو و لائنوں کو محروم کر دیا جائے۔ تو ان مابقی اندروں، ملک دشمن رہنماؤں، مابقی، پشت دروہوں کے فوجی، سیاسی حکومتی والہ مارنے، مہمات یا تہ شاہی طبقہ کے باطل، غاصب مذہب شاہی مغربی جمہوریت کے کفر کے استعمار میں حکومت کی حکومتی رٹ کو ختم کرنا ہوگا۔ جو مکوبہد رہنا ہوگا۔ حکومتی والہ مارنے، مہمات یا تہ شاہی طبقہ کو تہا کہ وہ ملک دشمن، پشت دروہوں جیسے غیر ملی خلیہ یکجہیوں کے مجرموں کو تہہ ختم کریں۔ ملین وہاں کریں، ملین ملین مسلمانہ، دینی سلاوں، رقرقرن خلیہ کی سرکاری سرکاری کو ختم کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتے۔ ملین مسلمانہ، دینی سلاوں کا حق بنتا ہے کہ وہ غیر ملی خلیہ یکجہیوں مارنے تیار سے ہوئے ملک دشمن، ہتھیاروں مارنے مہیا سے ہوئے جدید سلحہ کو ختم کریں۔ ملین نکال یہ فرس جی بنتا ہے کہ وہاں باطل، غاصب مذہب شاہی مغربی جمہوریت کے کفر کے استعمار میں حکومت مارنے کے حکومتی والہ مارنے، مہمات یا تہ فوجی، منصف شاہی، فسر شاہی کی حکومتی رٹ بھی ختم کریں۔ رقرقرن خلیہ کے بھی عدل کو رٹ کرنا ہے تو نہ خلیہ مارا جائے، باطل، غاصب بھی حکومت مار بھی مہیا ت کو ختم کرنا ہوگا۔



بابا گی حنایت اللہ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

صفحہ 172

کیس نمبر ۱۱: کیس برائے ساعت بذریعہ غواچی جیوری

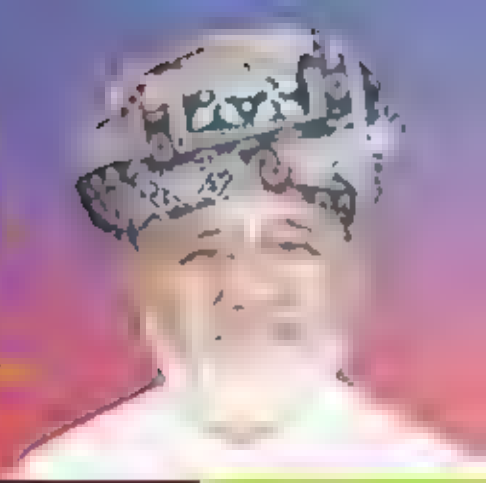
نوشتہ وقت

نمبر ۱۱۔ ملک کے سولہ رہنماؤں، مزدوروں، محنت کش، ہندو مندو، رجناش عوام، جس ملک کے ورثہ، تمام مائیل کے ملک، مائی خزانہ کے ورثہ ہیں۔ جو ملک کا نظم و نسق اور نظم و نسق چلانے کے لیے نور، ملازم، ورکن، لکھنوں کے ذریعے سمبیوں کے ممبر بن چکے ہیں۔ یہ کیسے نور، ملازم، ورکن، جو اس کے بعد حکمران بن کر ملک پر قابض ہو جاتے ہیں، رو رو، رو رو، موقیدی، ورکن، کوئیل میں بدل دیتے ہیں۔ مذہب، ش، مغربی جمہوریت کے انفر کائیر مجرمانہ نظام حکومت بن جوتوا دیتے ہیں۔ کان کوٹرو، محکوم اور پینے والے نوروں کو حکم بناتے ہیں۔ مذہب، ش، مغربی جمہوریت کے انفر کادو، استحسان نظام حکومت بننے کے نکل، جو اس کی قتل کا بازار گرم کر رکھتا ہے۔ عوام کا خاندانی سیاسی والدہ ناکوں کی صد عوام بننے کے حقوق کا استحصال ہے جا رہا ہے۔ ملک کے مجبوروں، قیاموں، بیوروں، متاجروں، مزدوروں، روزتوں، مزدوروں، محنت کشوں، ہندو مندو، لکھنوں، عوام بننے کے ۱۹۶۰ء میں بنے۔ یہ بین۔ بینہ زکا کو متی اور پوزیشن یڈرن کا سیاسی والدہ بریٹال بننے ہیسا ہے۔ چند فوجی ڈیٹہ مات لکھ فون پاکستان کی نمول سپاہ کو جو کسانوں، مزدوروں، محنت کشوں کی بہترین مال جو ب، نمول مالوں میں ان کو اپنے قدرتی خاطر قرآن حکیم اور اپنے عوام کے خلاف جنگ میں دھکیلے جا رہے ہیں۔ فون پاکستان چند زنی شربی (بھٹی خان، پرویز شرف جیسے فوجی ڈیٹہ میں مارنے آتو جرنیوں کا نام نہیں مات لکھ سپاہ کا نام ہے۔) اس سیاسی و فوجی ڈیٹہ والدہ کے نجات حاصل کرنے کے لیے عوام کو مہاجنا ہوگا۔ ملک کا کوئی فرد اپنی فون کے خلاف نہیں۔ یہ تمام حالات اس فوجی سیاسی حکومتی والدہ مارنے، مات یا نٹہ فوج شابی، منصف شابی، افسر شابی کے مراعات یا نٹہ شابی طبقہ کی باہمی مشاہدات کے مجرموں نے اپنے مارنے جرنٹو کو تحفظ فراہم کرنے، لوٹ مار جاری رکھنے کے ذریعے باغ کے ذریعے عوام کو مہاجرہ ورداشت کردہ بنانے کی ایک گہری سازش جاری کر رکھی ہے۔ عوام مارنے کی مالوں پر مشتمل پیمیں، رہنبر، مار فون پاکستان کی سپاہ کو ایک دوسرے سے قتل رو رہا جا رہا ہے۔



بابا کی معایت اللہ

بہارِ نبویؐ میں رہنا اور اللہ کے فضل سے



173

صفحہ

کیس نمبر ۱۱: کیس برائے ساعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

ساعت لکھ فون پاکستان کی سپاہنکی زمین توڑنے والے غداروں، طلبہ، سخت کرنے ورت پانچ حکومتی یون مسد کرنے والے مجرموں، حقوق نسوں کے ذریعے ادا فیصد پنے والے، ربطتی مستورات و حکومتی یونوں، حکومتی یونوں، جینی فون شاپی، منصف شاپی، افسر شاپی پر پنے مخصوص والے، ربطتی مستورات و مسد کرنے والے طلبہ، شمنوں، فون پاکستان کے ذریعے پنی افری حکومتی رٹ مسد کرنے والے، سخت براہوں کا ورنے میں مرہ بند نہج حکومت کا ناتہ، ورت رتی نہج، جمہوریت کا ادا، نذیر ہو چکا ہے۔

نمبر ۱۲۔ سد کی نہج، یک یہ معاشرہ تھیں، یہاں ہے۔ جو خوت و محبت، شاد، شاد، سبہ، جس، تقویٰ و توکل، متدل و مسامت، مانت و دیانت، حقوق و فرہش، حسن خلق و حسن دلب جیسی قدر کا عملی نمونہ تیار رہتا ہے۔ پورپور و یورپی کے تحفظ سے پاک، نہ ہا حوالہ مرپاک و من معاشرہ تیار ہوتا ہے۔ جبہ مخلوط معاشرہ و فحشی ہے، عین بدکاری، بڑا کاری کی پتا جاتا ہے۔ مخلوط معاشرہ سے پاد من مائیں، بکنیں، بکنیں، بیویاں، نایاب ہو جاتی ہیں۔ مغربی ٹیچر کا جنسی تعفن پھیلتا جاتا ہے و مخلوط معاشرہ تمام رشتوں کا تقدس چھین دیتا ہے۔ رشتوں کی مٹائی ہوئی مال بھر جاتی ہے۔ رشتوں کی محبت کا مظاہرہ ہو، مانی تقدیر و نیت کی نص ہو جاتا ہے۔ انسان یون ناطق بن کر رہ جاتا ہے۔ اس سے خوت و محبت، اقمیہ کی انسان بقمیہ کی برادر، رقمیہ کی شخص تیار ہونا بند ہو جاتا ہے۔ شوریٰ نہج مملکت وہ زریں نہج مٹنے کی منزل کا رخ خلافت و شد و کے نہج مملکت کے قریب تر ہے۔ یونین و نسل کی سطح پر سد کی جمہوریت کے نہج مملکت کو چھانے والے یہ فرکا چنواہل ملاتہ زخو ورت ہیں۔ جنکی زندگی کی ریہہ کے سوا سہ، حسن خلق کے قریب ہو۔ جو مانت و دیانت، فقیہ پر بیہ گار، خوت و محبت کا پیر ہو۔ علی و برادر، مدد ہایت کا ورت ہو۔ رکوئی فرہ، نہج مملکت کے کسی فرد کے خلاف کوئی متہ نسل یا نرم لگاتا ہے تو نکلے کے نرم کا جو ب دینا ہوتا ہے۔ مدتوں میں جھوٹے کیس ورتھوں کے جھوٹے کیسوں کے ندرج کا نہج مہ سسٹر، تم ہو جاتا ہے۔ تھوٹے، بچہ کی کا بڑا مانہ نظام بدیٰ نیند ہو جاتا ہے۔

بابا جی عنایت اللہ



نوشتہ وقت

کیس نمبر ۱۲: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

صفحہ 174

مدعی: بابا جی عنایت اللہ بنام: حکومت پاکستان

عنوان: ایفوجی ڈائیکٹریہ پریزیڈنٹ شرف ورس کے سیاسی حکومتی نو۔ سے پیپلز پارٹی، مسلم لیگ، مسلم لیق یا کی وریسی جماعت نے جان چھڑ لی ہے یہ عوامی وریسی، صاحبان و مدلیہ کی آزادی و تحریک نے فوجی ڈائیکٹریہ پریزیڈنٹ شرف ورس کے حکومتی نو۔ سے نجات دہی ہے۔ ایفوجی ڈائیکٹریہ پریزیڈنٹ شرف ورس نے باطل مخلوط نظام حکومت، کے شاہی یوں، حکومتی وریسی، کے حکومتی نو۔ ورفون شاہی فہر شاہی، منصف شاہی، سماعت یافتہ شاہی کے طبقہ کو جاری رکھنا مقصود تھا۔

نمبر ۱۔ پاکستان میں مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے انگریسی سیاست کا سیاسی ورفوجی حکومتی نو۔ قرآن حکیم کے نظریات و منشور کے خلاف سو۔ رہزعوں کو مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے انگریسی انتہائی نظریات و منشوروں کی حکومتی نیل میں قید کر رکھا ہے۔ پاکستان میں باطل، نامناسب مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے طبقہ کی تعلیمی نصاب، ورس کی مخلوط تعلیم و تربیت سے مخلوط طبقہ کی تنظیمیہ، مدلیہ ورفون کا سماعت یافتہ قرآن حکیم کا باقی طبقہ تیار ہوتا جا رہا ہے۔ جو مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے انگریسی حکومتی نو۔ پاکستان میں پکارتا ہے مغربی جمہوریت کا مخلوط تنظیمیہ حکومت ورس کا مخلوط انتہائی حکومتی نو۔ ورم سماعت یافتہ مخلوط شاہی انتہائی طبقہ کو قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمی نصاب، تعلیم و تربیت، مدلیہ تربندیہ تمدن سے متعارف رہا سو۔ رہزعوں کا فرض و لین ہے۔ ورنہ مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے انگریسی، شیعہ، مدلیہ حکومتی حکومتی نو۔ ورم سماعت یافتہ شاہی تنظیمیہ طبقہ کی بغیر مدلیہ، نفس پرستی، وزن پرستی و رہزموں کے مخلوط طبقہ کی معاشی و تعلیمی قرآن حکیم کے آئین، وریسی، حیات ورم مدلیہ چھر کے خلاف کی طرہ جاری رہے گی۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامنِ ایمان میں نہ ہو تو اس میں کیسی آسائش ہے!

نوشتہ وقت

کیس نمبر ۱۲: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

175

صفحہ

طبعاتی ستموں مخلوط حکومتی ولہ سرمہ حالت یافتہ انتظامیہ مدیہ ورفون کا شائق مخلوط ستموں جہتہ یہ نہیں مخلوط تعلیمی وروس کے تیار ہوتا رہا تو پاکستان وروس کی سولہ رہ زعموم کے پیر رہ وہ مکمل مال و دولت تجارت بلی ٹرانز نہ ورفون تعلیمیں تہذیب نو تمام یہ جاے کا۔ مذہب ش مغربی جمہوریت کے کفری ستموں سمیوں کے ذریعہ قانون مازی کی طرح جاری رہی۔ پاکستان کے تمام مکمل، ذریعہ آمدن مال و دولت تجارت ورفون کی طرح شائق بولہ ورفون کے شائق کا قرآن حکیم کے بدلہ وفساد کے عملی منکر پنی عدلیت میں بدستہ جائیں گے۔ طبعاتی حکومتی ولہ سرمہ حالت یافتہ انتظامیہ مدیہ ورفون کا شائق جہتہ مذہب ش مغربی جمہوریت کے کفر کے ستموں نہ حکومت کوئی طرح تحفظ ورفون، یقیناً ورفون رہ زعموم وروس کی ستموں کے بنیادی حقوق غصب رہتا رہے گا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن حکیم ورفون ۱۹۳۳ء کا مین ورفون کے خلاف بات رہنے والے وروس ستموں نہ حکومت رہنے والے وروس کی نظر وں میں سولہ کروڑ عوام طالبان، دہشت گردان چلے ہیں۔ سب وقت کیا ہے کہ انتظامیہ مدیہ ورفون کا سرمہ حالت یافتہ ستموں جہتہ ورفون کو سولہ رہ زعموم انیس کے ماننے برآمد فیصد رہنا ہوگا۔ کہ ورفون حکیم کے ورفون حیات، مضبوط حیات ورفون حیات کو تسلیم کرتے ہیں یہ مذہب ش مغربی جمہوریت کے کفر کو تسلیم کرتے ہیں۔ یہ ورفون نگہ کی اصل وجہ ورفون رہنا پوتے ہیں یہ مزید جنم جاری رہنا پوتے ہیں۔

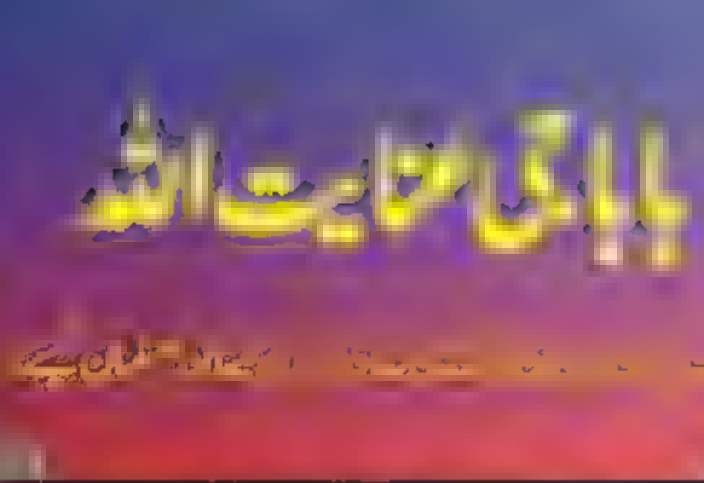
نمبر ۲۔ پاکستان میں مذہب ش مغربی جمہوریت کے کفر کے سیاسی انتظام حکومت پر چھ ماتہ پر مشتمل گمریز کے پروردہ سرمدیہ در، جائیداد ورفون کی فٹیلوں کے ولہ کی بارود ورفون عدلیت ہے۔ یہ انتظام حکومت گمریز نے ایک حکومت ملک، س کی عوام ورفون، عام ورفون قیدی بنانے کے یہ مسطر کیا تھا۔ ملک کا نظم و نسق چلانے کے لیے باطل، ماضی مذہب ش مغربی جمہوریت کے کفر کے فون، نقطہ مدیہ، مدیہ کے قوانین وفساد کا تعلیمی نصاب، تعلیمی ورفون، سولہ کالج، یونیورسٹیوں کے ذریعہ تعلیم و تربیت کا ایک مخصوص مخلوط نہ طبعاتی نظام تعلیم ورفون حکومت اپنے حکومتی مقاصد ورفون کے حصول کے لیے قائم کیا تھا۔



نمبر ۳۰۔ اس وقت پاکستان میں مذہب شش مغربی جمہوریت کے غر کے نظام حکومت کے مسلک کم و بیش ۱۸-۱۹ سی ای جماعتیں، ان کے ۱۸ سی ای زبان و ۱۸ سی ای منشور موجود ہیں۔ انہوں نے قرآن خیم کے منشور کو ۱۸ سی ای منشوروں و ملت کی ہدایت کو ۱۸ سی ای جماعتوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ قرآن خیم کے باقی، منکرہ پاکستان پاکستان میں کم و بیش چھ مذہب شش حکومتی نو۔ کے باقیہ اور ہر ماہیہ و فرد ہیں جو مذہب شش مغربی جمہوریت کے غر کے تلچر کے مطابق یحییٰ ا۔ ایمین ا۔ بیٹین ا۔ کے کیشن اپنے حلقہ انتخاب سے لڑتے ہیں۔ ان پر نئی جارہ وری مسط ہے۔ ملک کے سواہ کرہ و عوام ان کے بہرہ کی اشیات رکھتے ہیں۔



نمبر ۴۔ سوہ کروڑ عوم واران کی نسلوں کو یہ توقف بنانے کیے سیاحی فوجی حقوق اور انکاحی میہ مدیہ یا فوجی کامرعات یا فوجی حکومتی شامی طبقہ ایک دوسرے کے بھدہ متاعف، دشمن و رقیقت میں ایک دوسرے کے ہسم و جان ہیں۔ فوجی اکیٹہ ہو تو سی مذہب میں مغربی جمہوریت کے کفر کے عی حکومت کے ہی لیکشن ہوتے ہیں۔ وہی جماعتیں یسٹوں میں حصہ یق ہیں۔ وہی جا یہ در و در ماید و رور۔ حکومت میں شامل ہوتا و در معات یا فوجی طبقہ سولہ کروڑ مسلم امہ، ان کی نسلوں کو استحصالی قانونی زنجیر میں پھناتا، قیدی، غلام، مجھ مہنہ تا پیا، آ رہا ہے۔ فوجی اکیٹہ و در م کے تھادی سیاحی جماعتوں کے حقوق، نمائے خلاف و زنجیرے و اس کو جان، درخت و در کانا م دیتے، ظلم و تشدد کا نشانہ بناتے، عبرت کے زکیم دیتے و عوامی قتال کا سامدہ سی شامی معات یا فوجی طبقہ کے زیر نگرانی جاری رہتا ہے۔ یہ سیاحی و فوجی حقوق اور و در معی و ا و در م پر مشتمل معات یا فوجی طبقہ بھی ایک ہی مذہب میں مغربی جمہوریت کے کفر کے درخت کے کڑوے پھل ہیں۔



babageemayatullah.blogspot.com

بابا جی عنایت اللہ



نوشتہ وقت

کیس نمبر ۱۲: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

صفحہ 179

اسی دوران قادیان اور ہندوستان کی فوج نے مل کر پاکستان کی ۹۴۰ ریسپاؤنڈی بنایا۔ محیب رحمان اور بیسوا صاحب کے درمیان قادیان کی پیشکش ہوئی تھی۔ بیسوا صاحب نے تاشقند میں یو این کے جس میں قادیان کی طرح پوینڈ کی قرار دیا۔ اس کے تحت ہندوستان کی فوج کو فوری طور پر شرقی پاکستان کی برساتی اوچے زمرہ ۹۴۰ ریسپاؤنڈی پاکستان کو، الحاق کر کے شرقی پاکستان کو یک رو دیا۔

نمبر ۶۔ عوام اس اس علیحدگی پر آج تک خون کے آنسو بہا رہے ہیں۔ اس کے بعد مغربی پاکستان کے سیاسی فوجی ورمہات یافتہ حکومتی نواز نے مغربی پاکستان کا نام پاکستان رکھ دیا۔ ان یف کو تو زمرہ ۱۰۰ مغربی پاکستان کے پانچ پاکستان بنایا۔ پاکستان کی وفاقی حکومت کی طرح قائم رہی۔ پھر صوبوں کو پھر صوبائی حکومتیں بنانے کی منظوری دے دی گئی۔ پھر وزیر نے اعلیٰ پھر گورنرز، پھر صوبائی "مہاویں" ورن کے محکمہ ان پھر ریجنل پھر زیریں، مشیہ وال کی فوج، پھر پارلیمنٹ کیڈریٹ کی ورسب شمارن کی فوجی فوج، پھر چیف جسٹس ہائی کورٹس ورسب شمار ہائی کورٹس کے ججوں کی فوج، سب شمار محکمہ ورن گسٹن کے ہکاروں کی فوج برہا ہیں۔ ستنہ ہی ن کے نموں نہ کاری یونوں ورسب ہی نہ کاری رہائی محلوں کی تعداد جی برہائی۔ ملک میں تمام نہ کاری مہدوں کی شہائی تھو ہوں، شہائی نہ کاری مہدات کے خراجات کا بج بھی بڑھا دیا گیا۔ اس کے علاوہ ورشت، کمیشن، رپیشن کا نذرہ خوا کا وجوں کی شہائی تھو ہوں ورشت ہی مہدات کے علاوہ ن کا قانونی حصہ بن چکا ہے۔ پاکستان کے تمام مامل و نذر نہ شرع کرنے کے باوجود حکومت کو ن کے بہ پناہ شہائی اخراجات برداشت کرنے کے لیے پالیس ارب ڈالر کی ایم لیف کے قرض لینے پر ہے۔ یہ تمام ریڈٹ ذہ فقار علی بھوکو بھوتا ہے۔ ملک برہ کی رکھ سرن کے بج کے خراجات کو برداشت نہ پھر فوجی ڈیپٹہ صدر ریب کے ملن کے ذہ فقار علی بھوکو وریپلز پارٹی نے جھریا۔ اس کے بعد ریاست اس کے خاندان کی ورشت بنائی۔ یہی "فوجی نو" نے مل سرن ورنٹ کوڈر نے غریب عوام ورنہ کی پناہ ورجہت مہیا کرنے کی بجائے تمام جائیداد، روایہ و حکومتی پندل اور فوجی شہائی، منصف شہائی کامرہات یافتہ طبقہ فوج، تنظیمیہ ورنہ کی شکل میں پھیلایا، اور عوام پر مسلط کر دیا۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامنِ ایمان میں نہ ہو تو اسے مایوس نہ کہیں کیسے!

نوشتہ وقت

کیس نمبر ۱۲: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

180

صفحہ

میں ملک توڑ پامی کی بن پرانی۔ کارکن کارڈوں، دفتری شاہی یونوں اور رہائشوں کے لیے شاہی نسلوں کو پھینک دیا۔۔۔ دیو بھنوں۔۔۔ اتم نے غریب عوام کو روٹی، پنہ اور چھت مہیا کرنے کی بجائے ایک بہت بڑا ہتھیار۔۔۔ رسوا کرتا رہا زعموں میں سے مارن کی نسلوں کو غربت، تلک دتی، بیہزار کاری، خود کشی، خود سوریوں کرنے کا ہمیشہ کے لیے پابند بنادیا۔

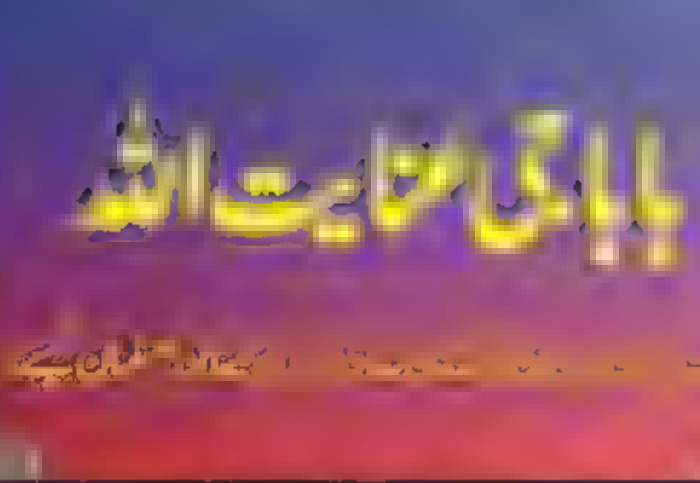
نہہ۔۔۔ میں اتھن کی فوجی۔ یہاں کی حکومتی والے اور مرمعات یافتہ شاہی طبقہ کے شر بہت کا ضافی ہو جو میں سکین، مجبور، محکوم، قیدی، غلام، مادیہ و حوم پر ایک بہت بڑا ہتھیار۔۔۔ ہتھیار کے ذریعے ہمیشہ کے لیے ان کے مارنی نسلوں کے اندھوں پر ڈال دیا۔ تیرے۔۔۔ میں نے پیپلز پارٹی کو ملک کے تمام علی جاگیردار اور سرمایہ داروں کے مجرموں کی میراث بنادیا۔ ان کے تمام شاہی اخراجات اور لوٹ مار کے تمام جرائم کی سزا مسکین سادہ لوح، محکوم بے بس والے رہ زعموں میں سے مارن کی نسلوں کا نصیب بنادیا۔۔۔ آج بھی ملک کا نامور جاگیردار، سرمایہ دار، معاشی، معاشرتی، قتل والے پیپلز پارٹی کا رہ رہ رہا بیٹھا ہے۔۔۔ آج بھی ان کے صدیقیوں کے نام پر ہی وہ کی مستورت ویک پی ہے، یکم کے، بینرز، وزیر و مشیر، وزیر علی، وزیر زراعت، وزیر فتنہ محمد پاکستان کے عہدے۔۔۔ عطا ہے جارہے ہیں۔۔۔ آج بھی ان کے صدیقیوں کے تمام فتنہ، عہدہ، رفوق کے مرمعات یافتہ شاہی عہدے کی والے اور طبقہ کی میراث بنے جارہے ہیں۔ ان کے شاہی شر بہت کے ہاتھ، رشوت، کمیشن، رشک بھی ایک نامور کی طرح پھیلتی جا رہی ہے۔۔۔ اتھنے ملک کے تمام لٹیے، زمین، جاگیر، سرمایہ دار پنی جماعت کے ورثہ و ملک کے حکمران بنادیا۔۔۔ جو والے رہ زعموں میں سے روٹی، پنہ اور سرچھپانے کے لیے چھت چھینے جا رہے ہیں۔۔۔ دیو بھو کیا تم نے یا تمھاری پیپلز پارٹی نے مالہ رہ زعموں میں سے روٹی، پنہ، چھت چھینا نہیں ہے۔ بجلی، پانی، گیس مہیا کیا ہے یا مجھے دمسوں نایاب بنادیا ہے۔۔۔ تیل گیس اور مٹی سرمایہ تمھارے حکومتی والے اور تمھارے مرمعات یافتہ طبقہ کی ۱۶ لاکھ نمول قیمت کی گاڑیوں کے ذریعے نستر مرادھوں بنانے کا عمل جا رہی رہا ہے یا عوام کے استعمال میں لایا گیا ہے۔



نمبر ۸۔ یہاں کی زبان و جوہر میں بھوسہ کو شرفِ پاکستان و ملک برے کا بھر مچکتے تھے۔ یہ سدا نوح کے زمانے پر فوجی ڈائریٹریضِ حقوق نے ذوقِ عقدا رمل بھوسہ کو قید کیا۔ مطلب پر قبضہ کر لیا۔ مگر تو بھوسہ کا پسندیدہ جرنیل تھا۔ اس طرح بھوسہ صاحبِ صدرِ یوب و ڈیڈی کہتے تھے وروہ ان کے مقبول ترین وزیر تھے۔ صدرِ یوب کی طرح بھوسہ نے اس کو وہ وہ جرنیلوں کی حق کافی کر کے یہ شاہی منصب عطا کیا۔ ذوقِ عقدا رمل بھوسہ کے خلاف پاکستان کو وہ سخت کرنے کی جوئی بیگی کمیشن بھری۔ اس کی وجہ سے ذوقِ عقدا رمل بھوسہ کو ضیاء الحق نے قید کیا۔ اس کے خلاف تصوری کا قتل کا میس درج تھا اس کی وجہ سے وہ جتھے، رتک پہنچا۔ بھوسہ کی مخالف سی سی جہا متیس فوجی ڈائریٹریضِ حقوق سے مل گئیں۔ میں نور شاہ کیف کوئی فوجی ڈائریٹریضِ حقوق کے دور میں یہاں کی حکومتی وائس میں شامل کیا گیا۔



نمبر ۱۰۔ اس کے بعد فوجی ڈیپٹنٹ خلیفہ حق بنی "نموتس" میں پٹنہ کے نو زرشہ یف نے سید موروٹ ہار رنے و اس کے قصاب و مرید
میں سدر قائم کرنے کا فرہانگ کیا۔ عوام نے ماتھ دیا و رخصوں نے مذہب ش مفر بنی جمہوریت کے کفر کے نئی حکومت کے پیشانیوں میں
ایک بہت بڑ مینڈیت حاصل کیا۔ حکومت بنائی۔ ہندوستان نے نیکی دھماکہ کیا۔ عوام نے نو زرشہ یف اور اس کی حکومت کو مجبور کر دیا کہ وہ
نیکی دھماکہ کرے۔ وہ فسطی طور پر پابند ہو گیا تھا کہ وہ نیکی دھماکہ کرے یا حکومت چھوڑ دے۔ بوجہ مجبوری نیکی دھماکہ کیا۔ لیکن نہ تو وہ
قرآن حکیم و رسالہ اکابرین و رشتہ داروں کا نڈا عمل میں آیا۔



نمبر ۱۱۔ فطرت کا شرف فوجی ڈسپینڈر پر پریز شرف کی شکل میں نمودار نمودار نو رٹریف کی حکومت ختم ہونی ورنہ ہاں تک اس کے حریف چوہدری شجاعت مسعود پیکر، ایم ایو ایم کے خلاف سسین جوئی ایف کے شیئر رشید کے سربرودہرے سپاہیوں کے مل رنوجی ڈسپینڈر پر پریز شرف کے مارشل اور اس کی فوجی مذہب شش مغربی جمہوریت کے ختم کے نظام حکومت کی حد فی رست رہے۔ ان بھرموں نے فوجی ڈسپینڈر کو تاحیات صدر مملکت بنانے کی نوید دی۔ قرآن حکیم ۱۹۲۳ء کے مین ورسٹم کے خلاف بات کرنے والوں کا خوب قتل جاری رہا۔ مغربی طاقتوں کو خوش کرنے اور اپنی حکومت کو مضبوط بنانے کے لیے قرآن حکیم کی بے حرمتی و ختم کا تان سر پر رکھا گیا۔ ۱۵ فیصد حقوق نسواں کے نام پر اپنے حکومتی والہ و سرکاری مراعات یا فائدہ انتظامیہ وادیہ فونی کے شائع ہونے والے فیصد مستورات کو حکومتی پندوں میں شامل کر کے ملک و ملت کے مائل و ماں و دولت و تبارت سرکاری حکومتی مبدوں، ان کے شائع حکومتی یونوں، رہائشی شائع سرکاری محلوں، ان کی شائع تھوہوں، شائع حکومتی مراعات، شائع سرکاری کاریوں، رشٹ، ریشٹن، کمیشن کے حقوق اپنی ہی مستورات کیلئے مختص کر دیے۔ ملک کے والہ و مذہبی مستورات کے حقوق چھین کر اپنی مستورات کے لیے وقف کر لیے۔ اس غیر اسلامی قانون کے خلاف بیگی کمیشن اس مسجد ورنہ مسک و سررہ حصہ کے مات بہ رطلبا، حاجات نے کی۔ اپنے حلقہ میں تمام مساجد سنٹر اور فحاشی کے ڈک بند رہ دیے۔ قرآن حکیم ۱۹۲۳ء کا مین ورسٹم کے خلاف بات کرنے والوں کا تان سر پر رکھا گیا۔ ال مسجد اور اس سے منسلک مدرسہ حصہ کے مات بہ رطلبا ورنہ بہت کے خلاف فوجی کمیشن کیا۔



بابا جی عنایت اللہ



نوشتنی وقت

کیس نمبر ۱۲: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

184 صفی

[illegible]

نمبر ۱۲۔ پاکستان کی چاروں سیاسی برقی جماعتیں پیپلز پارٹی، مسلم لیگ (ن) کے نو رشتہ یف، مسلم لیگ ق کے شجاعت حسین، ایم یو ایم کے طاہر حسین، محو می لیگ کے شیخ رشید، فوجی ڈاکٹریٹ میں پرویش پاشا، رن کے ہاں دستہ کا کام کرتے رہے۔ پاکستان کی ۱۸ سیاسی جماعتوں کے رہنما ن کے 1960 سینٹ، قومی، ملی و صوبائی، ملی کے مراد، زن، مہر ن، پرویش فوجی ڈاکٹریٹ، درتھ، میہ، مدیہ و فوج کا مرحا ت یافتہ شاہی جتہ یک طرف ہیں۔ دوسری طرف سہ۔ رز، انسان، مزدور، مہنت ش، منہ مند، طالبان، خود ش حمہ، در اور فوج پاکستان کی سپہ، پولیس، رہنبری سپہ و محو مہنت اس ہیں۔ ملک کی چاروں سیاسی جماعتیں پیپلز پارٹی، مسلم لیگ (ن) اور مسلم لیگ ق، ایم کیو ایم و رن کے دوسرے رتھی ملک کا تمام سیاسی و فوجی نو۔ در علوق شاہی مرحا ت یافتہ جتہ ملک کے سو۔ روڑ عوام الناس کے طالبان و دشت، مرد و رصل مجرم ہیں۔ جو اہل وطن کا قتل کرتے و رطل کا نہ مایہ یہ و ن مہنت کے چاہتے ہیں۔ اس کو ہن لانا ہوگا۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامنِ ایں میں نہ ہو تو نہ رہیں یہاں کیسے!

نوشتہ وقت

کیس نمبر ۱۲: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

185

صفحہ

نمبر ۱۳۔ عوام کا حق دیا قتل نہ کریں۔ نہ بہارت دیں کہ یہ زخم جو مہ کی مدت میں پیش ہو رہا ہے تمام اندرونی و بیرونی ممبروں کے ہنگاموں میں لوٹی ہوئی دولت و رکھنے والے یہ جو کچھ جمع ہونے کا موقع مانتوں سے جانے نہ دیں۔ اپنی ٹیکہ یوں، کارخانوں، بھون، کاروباروں اور تجارتی اداروں میں ایک انتظامیہ کی حیثیت سے کام لیں اور جیسے ورکنگ طریقے و دیکھیں یعنی تھوڑا سا دوسروں کی طرح ہوں کریں۔ ان کو دوزخ میں نہ لے کر ان کے عمل سے نرا نرا دیکھا۔ ملک میں کوئی نہ چھوڑ چلائیں۔ شاہی کاریوں، شاہی یہ توں بھوں و رعیتوں کا چھڑاؤ نہ کریں۔ فوجی ڈکیت پر وزیر شرف س کا وزیر مصلحت شہادت دینا اور اسے سیاسی و فوجی لیبر میں کوٹھ و پس۔ تا ورنہ تمام اندرون بیرون ممبروں کی دولت و رجاہ دیں نہ ہو۔ برما میں مل جل جل کر رہنا جس کا حق و رخص ہوتا ہے۔ اور دوسری خاموش کتاب و قیوں نہیں رہتے تو پھر نہ جنگی ورنہ کے ورکنگ و اس کے قتل و دھمکانوں کے قتل کے عمل کو روک نہیں سکتا۔ ان میں سے کوئی بھی نہیں سکتا۔ پویش، رنجہ ورنہ فوٹو پائسٹن کی سپورٹ جو سمجھنا ہوتا ہے اس پر مشتمل ہیں و دیکھیں ہم اس کے ساتھ ہو گئی۔

نمبر ۱۴۔ پاکستان، مذہب شیعہ مغربی جمہوریت پسند چھ ممالک بن جائیے اور یہ مایہ روزگار میں نہ لیں۔ پاکستان مذہب کھل مغربی جمہوریت کے نئی مگر کے 1960 میں پائی ہے، یہ میں سے، بینہ میں اشیہ و وزیر، وزیر اعلیٰ و وزیر، وزیر اعلیٰ و خدو خدو، وزیر مصلحت و صدر پاکستان یوچند فوجی ڈکیتوں کے ممبروں کا ملک نہیں۔ پاکستان تہذیب کی وہی سیشوں پر باقی کاٹنے، کانٹے، کانٹے، ورنہ ممبروں میں غیر ممبروں سے فوجی چھینانے والے ورنہ کی حکومتی ڈیکو ورنہ وزیر مصلحت یا فوجی حکومتی ڈیکو کریں کرنے والی مستورات یا ان سے وابستہ چند مردوزن کا نام پاکستان نہیں۔ مخلوق تعمیر مخلوق معاشرہ و مخلوق حکومت پاکستان میں علم پر مسلط رہنا کوئی قرآن حکیم کا حکم یا اسلامی تہذیب کا حکم نہیں۔ پاکستان میں ۱۵ فیصد مستورات کو حقوق دینے، سیاسی و فوجی حکومتی ڈیکو۔ اپنی مستورات کو حکومتی ممبروں سے ورنہ ممبروں کی فوجی حکومت یا فوجی حکومت سے ملکی و سرکل اور خزانہ پر شب خون مارنے، ملکی زمین کو زلزلے والی خدو خدو، رشتہ برائو۔ قرآن حکیم کا کٹنا، بے دہی، بے فکر ورنہ پاکستان ورنہ پاکستانی عوام کا کٹنا ہے۔ مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے غیر کے مخلوق حکومت کے ذریعے پاکستان کا خزانہ کوٹنے کا مجرم ہے۔ پاکستان فوجی سیاسی مخلوق حکومتی ڈیکو، کے مخلوق مصلحت یا فوجی حکومت کے مجرموں کا ملک نہیں۔ اس لیے ڈیکو رہنا ہو گا۔



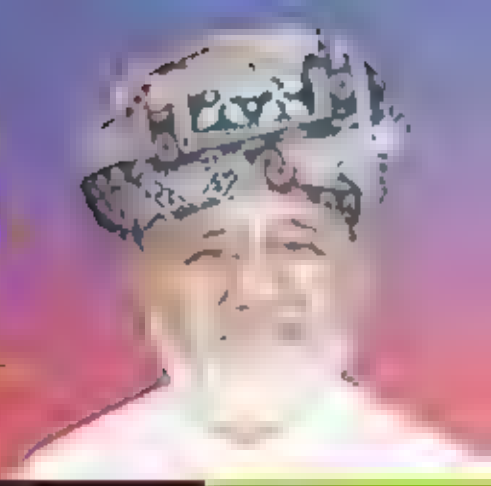
نمبر ۱۶۔ یہاں سی بی عمل عامین، بد عمل پیر کدی نشین، بد نصیب مذہب شن مغربی جمہوریت کے غر کے حکومتی ٹولے یا ان کے مرعات یا فتنہ شن ہی طبقہ کا عمل دخل بہت بڑا ہے۔ جس نے سولہ روزہ موعظہ و جبرائیل کے قتل حیدر، اس کے ندریات، اس کی تعلیمات، اس کی تعلیمی درجہ مسجد شریف و سید بزرگان دین کے دینی دروس جیسے ہامی روحانی میخانے کے نظام نو تعمیر یا ورثہ سات پانچویں یا۔ یہ افراد کے چناوت ہر ممکن ہر فرد سر پر کرتا ہے۔ مخلوق خدا و مغربی ممالک و دنیا کے مذہب شن مغربی جمہوریت پسند ممالک و ایک تہہ، علی و رہتہ دین و صاف سے ہر پر شور ملی جمہوریت سے تعارف و رونا حق یا سستان، اس کے نظریاتی فرزندوں کی ذمہ داری ہے۔



نمبر ۱۔ سدھی تہذیب مسجد شریف درہادی ۔ مسجد تہذیب سے ہی جاؤ گے۔ مسجد تہذیب درہادی میں رہتی تھی۔ اہل پاکستان پر قس عظیم کے غریبیت، اس کا تعلیمی نصاب، تعلیمی مسائل، خدائی تربیت کا اس کا شائق مراد مسجد تہذیب ہی تھا۔ مسجد تہذیب درہادی تہذیب کا معاشرتی مرکز، اس کا تحقیقی مرکز، تبلیغی مرکز، مدرسہ تہذیبی تھا۔ جو اپنے اپنے سماجی طبقے یا نصابی تربیت کا ہوتی ہے۔ اس سماجی طبقے نے ہٹا کر اور مسجد شریف کا حرمت والا نام عطا کیا ہے۔ جہاں سماجی معائنات سے برادر کو الہامی اور روحانی روشنیوں سے متور کیا جاتا ہے۔ جہاں سیاسی، معاشرتی، معاشی و روحانی مقاصد کی قرآن حکیم کی روشنی میں تخلیق ہوتی ہے۔ جہاں قس تعلیمی مدد کی نشا و نما اور تکمیل ہوتی ہے، جہاں دنیا کی بے شہائی کا اس دور زندگی و زندگی میں بدل کا تاپنا سمجھا جاتا ہے۔ جہاں خوف خدا کی دولت سے انسانی افسوس ہوتا ہے۔ جہاں قرآن حکیم نے غریبیت کے مطابق انسانی جذبات کے ساتھ مومن کے لیے مومن کے لیے عمل کی تعلیم دیتے ہیں۔ جہاں پیغمبر خدا اور اہل کتاب پیغمبرین کی حرمت و حرمت کی نشانی عطا کی جاتی ہے۔ جہاں خالق و مخلوق کے مطابق فی نظام سے انیت کا شعور پیدا جاتا ہے۔ جہاں ثبوت و کثرت سے پیدا ہونے کی پیمائش ہوتی ہے۔ جہاں انسانی رشتہ کا قس تقدیریں بحال کیا جاتا ہے۔ جہاں مخلوق خدا کے لیے بے مزاروں نے قس عظیم و تربیت کی جاتی ہے۔ جہاں مخلوق خدا کے ساتھ مومن و انسانیت کے لیے منفعت بخش ہوئے کا اثر نہ تقسیم کیا جاتا ہے۔ جہاں بنی نوع انسان کے لیے ثبوت و کثرت کی دولت باقی جاتی ہے۔ جہاں مجدد اور مجدد کی جد مسجد شریف کی عظمت و حرمت سے بدتمیزی کی نشانی و تربیت خداوندی کے وسیلہ فروغ دینے کی تربیت و رقیوت میں آتی ہے۔ جہاں غور و فکر کے عمل سے نڈر جاتا ہے۔ جہاں محنت و محنت کے تحقیقی پیمانوں پر مبنی تہذیب عطا جاتا ہے۔ جہاں مائیں عید لیاؤں کے فروغ جاری رکھا جاتا ہے۔ جہاں خدایہ مفرات کی تربیت دینی شائق و زمین و آسمانی مغایرت کا درجہ عطا کیا جاتا ہے۔ جہاں دینی فکار، عقل و رویت اور تہذیبی ورثہ کلی نسلوں کو منتقل کرنے کا عمل جاری رہتا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ



بہارِ نبویؐ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے والے لوگوں کی تعداد

188

صفحہ

کیس نمبر ۱۳: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

مدعی: بابا جی عنایت اللہ بنام: حکومت پاکستان

عنوان: وقت ہے سنبھل جاؤ! اے چمن والو! ہم نہ کہتے تھے!

درخواستیں، محرکات، احکامات، قحط و یلغ، رخسار، زار و سچو، زور و زور، پاکستان میں مذہب شمس مغربی جمہوریت کے نعرے
نہیں حکومت کی وجہ سے لسانی سوچ، رویے اس مثال کی طرف رہیں، میں ہیں۔ قانون حکیم کے نظریات، تعلیمات کے، اتوریات
کے مطابق یا اسکے منافی۔

نمبر ۲۔ یہ ہمارے وقت مذہب شمس مغربی جمہوریت کے نعرے نظام حکومت کا طبقاتی تعلیمی نصاب، طبقاتی تعلیمی، رتبے، طبقاتی تعلیمی
نظام، طبقاتی نظام حکومت، طبقات ختم کر رہے ہیں یا طبقات تیار کر رہے ہیں۔

نمبر ۳۔ کیا مخلوط تعلیمی نظام، مخلوط تعلیمی، رتبے، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت، قانون حکیم کے نظریات، تعلیمات چار و چار دیواری کے
اتوریات، محکمات کو ختم کر رہے ہیں یا اس نظام کی تیار کر رہے ہیں۔

نمبر ۴۔ یہ مذہب شمس مغربی جمہوریت کے نعرے ہارس ٹریڈنگ، منظر یہ ضرورت کے جائیداد، یہ درحقوق و حلال باطل سیاست
قانون حکیم کے نظریات، تعلیمات کی برابری کا حصہ ہے یا یہ بنور مسلمان قانون حکیم کے منافی غاصب کردار و تشخص تیار کرنے اور
قانون حکیم کے نظام میں دھوکہ دہنے والے توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

نمبر ۵۔ کیا سودی معاشی نظام سو۔ کروڑوں ملین افراد، ہارس نی نسلوں کو، دردِ سدم سے خارج کر دیتا ہے یا قانون حکیم
کی اطاعت کا سبق دیتا ہے۔

بابا جی عنایت اللہ



نوشتہ وقت

کیس نمبر ۱۳: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

صفحہ 189

نمبر ۶۔ یہ ۱۸۵۷ء کے یٹ دی روٹنی میں برٹش ایمریکن ایڈمین ایجوری پر انٹرنس کا حکومتی و۔ کائنات پر وہ تقابلی نصاب، قرآن حکیم کے ہمائی نظریات، تعلیمات، منجھ مدرس کے منافی پاکستان میں مانڈ عمل نہیں ہے۔ اس کے ذریعے تقابلی میڈی انٹر شانی، عدلیہ کی منف شانی ورفون پاکستان کے ملی سماعت یافتہ شانی طبقہ کے مرد و زن و سب۔ روز محرم میں کو مذہب ش مغربی جمہوریت کے کفر کے متصادم نظریات میں جھٹک رکھا ہے۔ اس کی وجہ پاکستان

نمبر ۷۔ یہ مذہب ش مغربی جمہوریت کے کفر کے ضابطہ دیات و طبقاتی تعلیم، طبقاتی تعلیمی و۔ و مخطوط تعلیمی نظام مخطوط معشرہ مخطوط حکومت قرآن حکیم کی پیروی ہے یا قرآن حکیم کے مین نظریات، تواریات، ضابطہ دیات، نظریات، تعلیمی نصاب کے منافی، مقصد، منکر و منفق ہل بہن مسلمان و رانی نسوں کا بر، رہت شخص و رہا در پردہ، معاشرہ و مغربی کلچر کے حکومتی کار تیار کر رہے ہیں۔ یہ رکھو! جب قرآن حکیم کے نظریات، تواریات، ضابطہ دیات یا تعلیمی نصاب یا سنو ربن ریہہ کے سوکھنے و حسن خلق کا، من ہی ہاتھ میں نہ ہو تو مسلمان کیسا وراسلام کیسا!

نمبر ۸۔ کیا مذہب ش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کا فوجی یا دی حکومتی یا قرآن حکیم کے خد ف، تواریات، ضابطہ دیات، نظریات، تعلیمی نصاب، خلاقیت، کردار، انسانی رویوں، انسانی سوچ کو اس کے نظریات کی روشنی میں پرہن چڑھاتا چاہے نہیں آ رہا ہے۔

نمبر ۹۔ یہ قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات کے بر، رہت شخص کے خلاف مغربی جمہوریت کے کفر کے نسوں و نسو پانی تعلیمات کے حکومتی و۔ مرد و عات یافتہ شانی متصادم طبقہ کے غیر سودی تعلیمی بر، رہت قرآن حکیم کی تعلیمات کے خد ف تیار کرتا نہیں آ رہا ہے۔ جس کے ذریعے سودی جمہوریہ پاکستان میں تھائی، طبقاتی مخطوط استحصانی نظام حکومت چلاتے رہے ہیں۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامنِ ایمان میں نہ ہو تو اس میں کیسی آسائش ہے!

نوشتہ وقت

کیسٹ نمبر ۱۳: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

190

صفحہ

نمبر ۱۰۔ یہ حکومتی نوٹس جن حکیم کے آئین ہوسٹور اور حضور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کے خلاف، ان کی متنازعہ مذہب شِش مغربی جمہوریت کے گھر کے سول مضبوط سے نسائی جوہن نشوونما کرتے، نژادی اور تاقی صلاحیتوں کی تیاری کرتے اور جدید مغربی طہر پر مشتمل معاشی و تیار کرتے چپے میں آ رہے۔ اس سے مذہب شِش مغربی جمہوریت کا رقبہ کی عمل جاری رہتا ہے۔ اس عمل کو جاری رکھنے کے مخطوط تعلیمی دروں، طبقاتی تعلیمی دروں کے تربیت یافتہ موزن کی تعلیمی نہ صرف پوری کی جاتی ہے۔ جسے ذریعہ مغربی اور پورے افریقی نسلوں کو منتقل کرنے کا عمل جاری رہتا ہے۔

نمبر ۱۱۔ مذہب شِش مغربی جمہوریت کے گھر کا فوجی یا سیاسی حکومتی وہ۔ اس مغربی مغربی جمہوریت کے نظام حکومت اور اس کے مضبوط حکومت کو فروغ دیتا رہا ہے۔ اس میں فوجی یا سیاسی حکومتی وہ، کامر مات یافتہ تعلیمی مدیہ و رفون پاستان کاشی طبقہ قدرتی نوک پر ملک کے معاشی معاشی سہا، تمام حکومتی یونوں کو خیر برکت پر قابض ہو چکا ہے۔ یہی حکومتی وہ ملک کے سارے روزانہ کو قیدی اور محکوم بن کر پاستان کو یک نسل کی عمل اسے چکا ہے۔ فوج، تعلیمی مدیہ کے کے شامی طبقہ کے جواہروں کے ذریعے اس فوجی سیاسی حکومتی وہ ورنے مذہب شِش مغربی جمہوریت کے جرماتہ نظام حکومت کے جرماتہ کے خلاف موز لٹھانے ووں کو جان وادشت مرد کا نام ورنے کا قتل سے جا رہا ہے۔ ۱۶ برس مسلمان، علی نعلوں نو مغربی طہر کے نظام مغربی نمونہ سے جا رہا ہے۔ گمریز نے ۱۸۵۱ء کے غدر کے بعد ہندوستان کی زمین وفتہ کیا۔ اس میں بننے والی قوم کو باطل، ماضی مغربی جمہوریت کے گھر کے نظام حکومت کے شیعہ میں جکڑا۔ جاگیر دار ہر مایہ دار لوالہ تیار کیا اور اپنا نائب مقرر کیا۔ گمریزی زبان کو کاری زبان قرار دیا۔ طبقاتی تعلیمی مضبوط، طبقاتی تعلیمی دروں اور مخصوص طبقاتی تعلیم و تربیت کے نظام کا تعین کیا۔ فخر شامی، منصف شامی و رفون شامی کے تربیت یافتہ تیار کیے۔ جن کے ذریعے ہندوستان کی عوام کو ۱۸۵۷ء سے ۱۹۴۷ء تک یعنی ۹۰ سال تک مذہب شِش مغربی جمہوریت کے گھر کے نظام حکومت کی مدیہ، تعلیمی و رفون کے ماضی سب نظام سے رہا وں انسانوں کو قیدی، غلام، مجرم اور محکوم کی ذلت ناک زندگی سے دوچار کر رکھا۔



بابا جی عنایت اللہ

پاکستان کے پہلے وزیر اعظم



آزادی کا ورک چھین یہ امر غریبی و رنجش کی زندگی و مومن سوچ، ایسی تھی۔ نسائی جو بہادر قومی صدائیں تھیں تو یہ کیا۔ نسائی سوچ کو غلامی کے خیالات کی رنجشیں پہنا دی گئیں۔ یہی شرافت و رطلہ کلی گلوں میں منتقل ہوتا رہا۔ جس کی وجہ سے اہل وطن پاکستانی، ان کی نسلیں قومی نظریات قیامت و اسلامی تہذیب کے محروم ہو چکی ہیں۔ پاکستان غریبی بن چکا ہے۔

نمبر ۱۲۔ ایک طویل عرصہ جدوجہد کے بعد ۱۹۴۷ء میں مسلمانان ہند نے "قومی نظریہ" کی بنیاد پر ایک ملک پاکستان حاصل کیا۔ کیونکہ ہندوؤں و مسلمانوں کے بنیادی نظریات ایک دوسرے کے مختلف ہی نہیں بلکہ متضاد ہیں۔ دونوں قوم کے عوام و رعایا ہی جماعتوں و رشتہ کے رشتہ میں بات پر متفق ہو گئے۔ ہندو و مسلمان "بڑی قوموں کا ایک ملک" بن گئے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے اپنے ملک میں اپنے نظریات، عقیدہ و ضد و نیت، انجمنیات کی روشنی میں اپنی زندگی بسر کریں۔ اس طرح پاکستان و قومی نظریات کی روشنی میں معرض وجود میں آیا۔

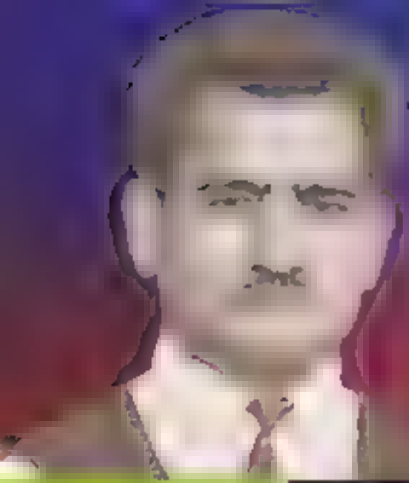
نمبر ۱۳۔ گورنر جنرل ملک چوہدری۔ یلین گورنر کاغذی باب شمس مغربی جمہوریت کے غریبانہ حکومت، اس کا جائزہ دیکھ کر مہر جن ٹولہ، اس کا نظریہ مدیہ و رفون پاکستان کا مرامات یافتہ شائق طبقہ گورنر کے نظام کے طریقہ کار پر ہی طرح کا مرام رہا۔ حکومتی ٹولہ و شائق حکومتی طبقہ ملک کے سیاسی و اقتصادی کام میں بنا چکا ہے۔ مذہب شمس مغربی جمہوریت کے غریب کے رنج و وقت سوں، کاہن، یونیورسٹیوں، طبقاتی تعلیمی نصاب، طبقاتی تعلیمی ادارے ہی طرح انتظامیہ، مدیہ و رفون پاکستان کے تربیت یافتہ شائق حکومتی طبقہ کی کارکردگی کا جائزہ لے گئے تیار کرتے رہے ہیں۔ ملک کا جائزہ دیکھ کر مایہ و رفون سیاسی حکومتی و۔ مارشل لائی گن پوائنٹ پر یہ تعلیمی ممبران کے ذریعے ملکی قوانین و ضوابط پر اپنی من پسند کے تئیں رتا رہا۔ کا تربیت یافتہ مرامات یافتہ نظریہ مدیہ و رفون پاکستان کا شائق طبقہ ن کے حکامات کے مطابق ملک کا نظم و نسق چھٹا چھٹا رہا ہے۔ جامہ و رنگیں ہی طرح جاری و رفون پانی جاری ہیں۔

[illegible]

کیسل نمبر ۱۳: کیسل برائے سماعت بدریغہ عوامی حیورمی

192

[illegible]



بابا کی معایت اللہ



بہارِ نبویؐ میں ہمارے لیے ایک نیا دور ہے

193

صفحہ

کیس نمبر ۱۳: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۱۵۔ پاکستان کے حکومتی نواز کا مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے غیر کاظمہ حکومت، اس کا بکھار فوجی ڈیپارٹمنٹ اور مارشل لا کی سمیٹوں کے ممبران قرآن حکیم کے خیالات کے خلاف من مہرشی کے قوانین بناتے، ان کی سمیٹ میڈیا، ریفوئی شامی سولہ روزہ عوامی اس ورن کی نسلوں سے باہر عمل رہتے رہے ہیں۔ سمیٹوں کے ممبران کے قوانین کا تعلق قتل و شہور کے علم و روزاتی منفعت و باطل، ماضی و قیام و خیر و شر، وراثت و پیدائش کے اصولوں سے ہوتا ہے۔ لیکن وہ تو قرآن حکیم و مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے غیر قیامت، اپنے تخلیق کردہ قوانین کے تابع فرمان بنے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ بھول گئے ہیں کہ قرآن حکیم ہی ہم کا تہذیبی رہنما ہے۔

نمبر ۱۶۔ پاکستان کے علم و روزہ عوامی اس ورن کی نسلیں قرآن حکیم کے آئین، دستور، قیامت، قیامت کے خلاف مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے غیر ۱۸ ایسی جماعتوں کے رہنماؤں کے ۱۸ منشوروں کی زد میں ہے۔ وہ اپنی ذاتی منفعت و مرقہ رقی خاطر خود قرآن حکیم کے آئین، منشور، قیامت و دستور، قیامت کو تہذیبی طور پر پاکستان میں شیعہ کے مسلمانوں کو سب کا باغی، ستارہ، ورس کی حرمت و تقدس کو ہالہ پامال رہتے جا رہے ہیں۔

نمبر ۱۷۔ پاکستان کا باغیہ دربار، میڈیا، ریفوئی شامی ڈیپارٹمنٹ کا حکومتی نواز، ان کا مہرعات یا نئے تنظیم میڈیا، ریفوئی شامی ڈیپارٹمنٹ کے مہرعات، مال و دولت، تجارت، ذریعہ آمدن، ملکی خزانہ، غیر ملکی مدد، آئی ایم ایف کے تمام قرضے ان کے سترے ٹھکانوں کے وٹڈ ہاؤسوں، شامی میڈیوں، سوسائٹوں میں منتقل ہوتے جا رہے ہیں۔ علم و روزہ عوامی اس ورن کی نسلوں کو غریب، بیروزگار، محتاج، متبرع، پانچ وارب ہیں بن کر خود کشیاں، خود سوزیاں، مرچنی والوں کو زہم پاتے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ اس نئے دورہ میں، اس کا مذہب رنڈہ مری ہے۔ مرنہ اس کا رعمل جہ تہاک و رنڈہ کی ہوگا۔ کوئی سیاسی فوجی حکومتی نواز اس کو روک نہیں سکے گا۔ بل جس نے حکومتی یونوں و رنڈہ کا ختمہ کرنے پر مجبور مرنہ عمل پر گامزن ہونے کے مستحق ہونگے۔ حکومتی نواز ہونے کے مہرعات یا نئے شامی طبقہ کے یہ قعدت کھلی و رنڈہ ہیں

بابا جی عنایت اللہ



صفحہ 194

کیس نمبر ۱۳: کیس برائے سماعت بدریغہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۱۸۔ پاکستان میں تو وہ قومی نظریات کی روشنی میں قرآن حکیم کے نظریات کا تعلیمی نصاب مقرر رہا تھا۔ مسجد شریف جیسے پاکیزہ و طیب غیر طبقہ تعلیمی ورے قائم کرنے تھے۔ یہ تعلیمی انسان و معاشرہ بنانے کے لیے قرآن کی روشنی میں ایک تعلیمی ایمل بنی نوع انسان کو مہیا رہا تھا جو انسانی نسلوں و امتوں انسان مہیا رہا۔ ہمیں تو اہل وطن و اعلیٰ خدایت، ممدوحین خلق و رہبرین سوکھتے، ٹیکنیکل بننے، انسانی و جدید علوم سے آراستہ رہنا تھا۔ غور و فکر، رحمت و شہور، رہنا تھا۔ انسانی جوہر کی نشوونما رہنی تھی۔ ہر دور و روح کو خوبصورتی سے آراستہ رہنا تھا۔ انسانی و رہنمائی مٹنی تو توں اور پوشیدہ صلاحیتوں کو جاری رہنا تھا۔ ہمیں تو مائدہ انسانی نسلوں کو تعلیم و تربیت کے لیے ممدوح، علی بہترین زیور تعلیم سے آراستہ و رہنمائی عزت و حرمت نوحی رہنا تھا۔ ہمیں تو تربیت یافتہ فرد و معاشرے کو مہیا کرنے تھے۔ زندگی کا ارتقائی عمل قرآن حکیم کی روشنی میں جاری رہنا تھا۔ چھوٹے بڑوں کا ادب و ریزہ چھوٹوں پر شفقت جیسے اہل وطن و رشتہ بننا تھا۔ ان کی سبب بانی کا اہل یا رہنا تھا۔ ذاتی مفادات و انسانی مفادات پر فوقیت کی رعیت بتانی تھی۔ ملی وحدت و فروغ، رہنا تھا۔ معاشرے کو متمدن، نجی نہ ہٹائیں، ماسٹر بہندہ موزمی ماسٹین اور ماہر تعلیم، فرد و مہیا کرنے تھے۔ ان کے ذریعے زمین مانا گنتی، کارخانے قیمتی مصنوعات تیار کرتے۔ ملکی پیداوار میں اضافہ ہوتا۔ پاکستانی فرد، کا قومی ورثہ نہ سیاسی نظریہ قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں تیار ہونا تھا۔ ہم نے تو اس اسلامی مملکت کا استحکام بخشا تھا۔ ہم نے تو مسجد شریف میں عبادت، تبلیغ و تعلیم کے وقت سے فارغ ہو کر عوام کے مقدمات کی راحت رہنی و رعدس قائم رہنا تھا۔ مسجد تعلیمی، اردو و اخلاقی تربیت کا وہ بھی ہے۔ مسجد معاشرتی و ارتقائی مرکز بھی ہے۔ مسجد کتب خانہ اور تحقیقی مرکز بھی ہے۔ اسلامی معاشرہ میں مسجد کا مرد و ریب بنیادی ریکی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا پاک گھر ہے۔ یہ حرمت و عزت کی جگہ ہے۔ اس کا تقدس قائم رہنا تھا۔ یہاں سے ہی اعلیٰ ہیبت و رب ضمر انسان تیار کرنے تھے۔

نمبر ۱۹۔ پاکستان میں مذہب شریعت مغربی جمہوریت کے گھر کے جائیداد و سرمایہ و ریفوہی ڈائیٹ پر ہر شرف کے سکوت ول نے مریدہ جینی سپر پور و مغربی ماسک کی نظر یاتی جنگ جو خصلوں نے مسلمانوں اور افغانستان پر مسلط کی تھی۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامنِ ایمان میں نہ ہو تو اس میں کون سا جہنم کیسے!

نوشتہ وقت

کیسٹ نمبر ۱۳: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

195

صفحہ

پرویز شرف ورس کے ملک دشمن، ضد دشمن ہلکی ضد رہنمائے پاکستان فی زمین سرحد ورس کے تھائی میں ملک کے حکومتی والے کو مہیا
رہی و پاکستان کو تھائی ملک بنایا۔ تھائی پاکستان کی سالہ رہ زعموم میں خفیہ ذیل سے کا دہ تھی۔ اس سے قبل بھی عوام ملک دشمن
ہلکی آئین توڑنے والے ہلکی ضد، روفوجی ڈکٹیٹر پرویز شرف ورس کے حکومتی و۔ کی پالیسیوں کے خلاف تھی۔ جب تمام صورت حال سامنے
آئی تو سوالہ کروڑ عوام ایک طرف اور مجرم فوجی ڈکٹیٹر پرویز شرف ورس کے چند ورس مذکور ورس کانو جی یہی حکومتی والے دوسری طرف ان نظر
ہو۔ وہ کارگل کی جنگ کا مجرم اس نے زخموں کی کارہی کے بے شمار فوجی قاتل رہا۔ جہازوں کا جھوٹا ڈرامہ پلانے کا
مجرم۔ ریک وقت مذہب دشمن مغربی جمہوریت کے غریب قتل حکومت و جو تاثر دے رہا تھا کہ ملک و ملت کو برباد بنانے کا مجرم۔
مدیہ کی توہین کا مجرم۔ ملک کے قتل کا مجرم۔ رچی میں یو یو ایم کے سربراہ شرف ورس نے ورسائی بتائی قتل روئے کا مجرم۔
قرآن حکیم کے خلاف پورا ورس پورا ورس کے حکم و رسد و رسائی نہیں و تم کرنے کا مجرم۔ ادا فیصد حقوق نسوں کے نام پر مخلوق کو قہیم،
مخلوق کو معاشہ و مخلوق کو موت بنانے کا مجرم۔ قرآن حکیم کے نصریات و دستور حیات ضابطہ حیات تعلیمات کے خلاف حقوق نسوں کے نام
پر حکومتی والے اور ان کے مراعات یافتہ شری طبقہ کی ادا فیصد مستورات کو حکومتی والے ورس کاری مراعات یافتہ شری طبقہ میں شامل کرنے کا
مجرم۔ ملک کے بجٹ پر ادا فیصد شری والہ ورسائی مراعات یافتہ طبقہ کا خزانہ پر فائدہ مانے کا مجرم۔ اس مسجد کے دینی مدرسہ حصہ کے
چار ہزار طلباء، طالبات کے قتال کا مجرم۔ سوات پر فوجی شری کے ذریعہ عوام کے قتل کا مجرم۔ توپوں، گولوں، میزوں، بمبار
طیاروں، ڈرون حملہ کی تھائی ۱۳۴ اچھ سات کے علاقہ کے فرار و ہجرت کی انتہوں میں مبتلا کرنے کا مجرم۔ مرئی افغانی جنگ
کو پاکستان کی جنگ میں بدلے کا مجرم۔ سٹیل مل کو مرنے پانے ورموں فرخت کرنے کا مجرم۔ سندھ کے سینڈل کا مجرم۔ ورسائل لگانے کا
مجرم۔ ہارس ٹریڈنگ و رنٹریہ ورس کے تحت مذہب دشمن مغربی جمہوریت کے غریب مجرم سیاحی رنڈوں ورمہن کے معاشی معاشرتی
قتل کو معاف کرنے کا مجرم۔



نمبر ۲۱۔ یہ جنگ قرآن حکیم کی پروردگار پروردگار کی تہذیب کو تحفظ فراہم کرنے کی جنگ ہے یا مذہب شش مغربی جمہوریت کے کفر کے مغربی کلچر کی مخلوط تعلیم، مخلوط معاش، مخلوط حکومت کی شش بی بی بے کاری، بڑا کاری کے کلچر کو فروغ دینے کی جنگ ہے۔ یہ جنگ قرآن حکیم کے عدل و مساوات کے اصولوں کو رائج کرنے کی جنگ ہے یا مذہب شش مغربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی شائقوں کے مصلحتانات سرکاری شائق طبقہ کی ملی، مائل اور سنے، مال، دولت چیمینے، ملکی املاک کو اپنی ملکچیں بنانے، ہٹی خزانہ کو اپنے شائق تصرف میں لانے، بیرون ممالک کے جانے۔ عدل و مساوات و عدل و انصاف کو روندنے اور سوائے کرم و مسلمانہ و رقی مسلمانوں کو ملی، مائل خزانہ کے محروم کرنے کی جنگ ہے۔ یہ جنگ قرآن حکیم کے آئین انشور، تعلیمات و معائنہ و دوسرے مذہب شش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظریات، سیاسی جماعتوں کے تنظیمات کے مخالفہ رد و زعم پر مسلط کرنے کی جنگ ہے۔ یہ جنگ قرآن حکیم کے معاشی نظام و اسکے نظم و تعلیم کو قائم کرنے کی جنگ ہے یا مذہب شش مغربی جمہوریت کے کفر کے جمہوریت کے سودی معاشی نظام، ملکی تعلیمات کو سوائے رد و زعم پر مسلط کرنے کی جنگ ہے۔ یہ جنگ قرآن حکیم کے تعلیمی نصاب کے مطابق ملک کا نظم و نسق چلانے والوں اور مذہب شش مغربی جمہوریت کے کفر کے مغربی دانشوروں کا تعلق رد و تعلیمی نصاب پر نشا، امریکن، نازیوں اور جیوری پر وڈیش کے غاصب و رابط قوتیں، راشی، مرٹشی، محکم حکومت کو رائج کرنے کی نظریاتی، جہتی، انگریز جنگ ہے۔

ہماری حمایت اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

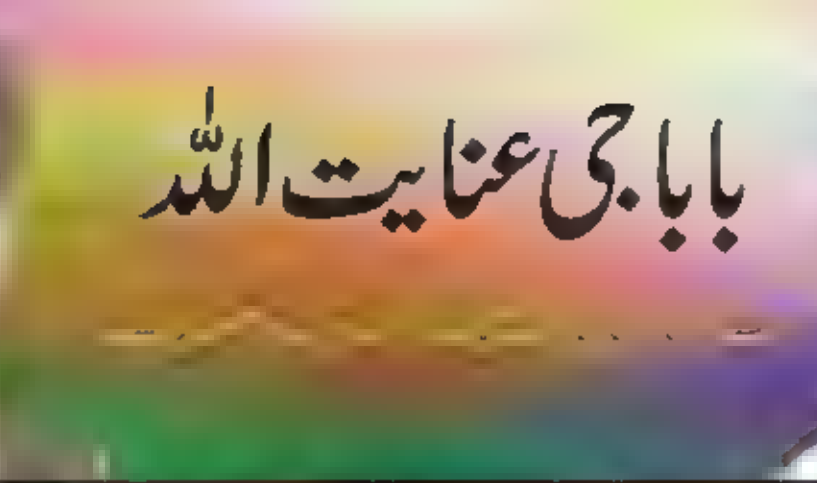
198

صفحہ

کیس نمبر ۱۳: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۲۲۔ یہ یہ جنگ قرآن حکیم کے مین اور منشور و رائج کرنے کی جنگ ہے یا مذہب شش مغربی جمہوریت کے غرے حکومتی نواز کے ۱۸ فوجی، سیاہی جہاتوں کے رہنماؤں کے تیار کردہ قرآن حکیم کے منشور کے خلاف باطل، غاصب مذہب شش مغربی جمہوریت کے باغیوں، منکرین، منافقوں کے حکومتی نواز اور ان منشوروں کو مسطر کرنے والوں کی جنگ ہے۔ یہ یہ جنگ قرآن حکیم کے مین کی وحدت کو توڑنے اور مذہب شش مغربی جمہوریت کے غرے ۱۸ فوجی سیاہی جہاتوں کے رہنماؤں کے ۱۸ منشوروں کے ذریعے سولہ رہزماؤں اور ان کی نسلیوں کا قتل کر کے اور ان کی وحدت کو ریزہ ریزہ کرنے والوں کی جنگ ہے۔ یہ یہ جنگ قرآن حکیم کے مطابق مسلم امد کی جمہوریت کو ۱۸ غاصب مذہب شش مغربی جمہوریت کے غرے حکومتی نواز کے منشوروں میں تقسیم کرنے والوں کے خلاف جنگ ہے۔ یہ نصر یاتی جنگ نہ امریکہ، نہ ان کی آئی اے، نہ ہیٹ، نہ ان کے اسرائیل کی مساعی، نہ ہندوستان کی راجی، نہ فوجی ایجنسیوں کے تیار کردہ طہ بان اور دہشت گرد اور ان کا جدید اسلحہ اور نہ پاکستان کی فوج شہی، نہ صرف شہی انہر شہی نہ فوجی ڈائیٹ یا فوجی سیاہی حکومتی نواز اس نصر یاتی جنگ کو جیت سکتا ہے۔ یہ فوجی سیاہی حکومتی نواز سب تک اہل جن مسلم امد اور ان کی نسلیوں کو طہ بان اور دہشت گرد کا نام دے کر ان کا انسانی قتل جاری رکھیں گے۔ پاکستان کا سیاہی فوجی حکومتی نواز سب تک فی وی، ذرائع ابلاغ اور شہادت کے جھوٹے، جھوٹے پاپینڈہ کے ذریعے اہل وطن کے قتل کو دہشت گردوں کا قتل ثابت کرتا رہے گا۔ یہ سب تک ہندوستان کی راہ، اسرائیل کی مساعی امریکہ کی بلیک وائر، آئی اے جیسے فوجی ڈائیٹ ایجنسیوں کے ذریعے جدید اسلحہ کے اہل وطن کا قتل مردات اور طہ بان کے کھاتے ڈالتے رہیں گے۔ سب تک سولہ رہزماہل وطن مسلمانوں کو دہشت گرد اور مذہب شش مغربی جمہوریت کے غرے فوجی سیاہی حکومتی نواز اور شہادت دشمن مکی غدار اہل جن مسلم امد اور ان کی نسلیوں کو دہشت گرد دیتے رہیں گے۔ رائج الوقت مذہب شش مغربی جمہوریت کے غرے آئینہ میں کم از کم اپنی شکل تو دیکھو کہ تم کون ہو! اتنا کمرہ فریب اور اتنا بڑا دھوکہ کسی مسلمان کو زیب نہیں آتا۔



نمبر ۲۳۔ مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے اُترنے ۸ فوجی سیاسی جماعتوں کے زوال و! یہ حقیقت نہیں کہ ۱۹۴۷ء سے رہا طس، مذہب مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے اُترنے کا نتیجہ حکومت، اس کا ۸ فوجی سیاسی جماعتوں و فوجی ڈیٹھوں کا حصول نو، ان کامرعات یافتہ شیعہ سرکاری تنظیم، عبداللہ فوجی طبقہ یا ستان کے کیمین و اسلام کے مذا میں بری طرح حامل ہوتا رہا ہے۔ اس سے قبل بھی مل وطن مسلم مد نے حصول نو، اس قدر مجبور رہا۔ حکومت حکیم بن روشنی میں ۱۹۳۷ء میں پاکستان کا صدر کی روشنی میں کیمین بننا پڑا اور صدر کے مذا کا فیصلہ ہو۔ نیشنل قوت تک ۸ فوجی سیاسی جماعتوں کے زوالوں و فوجی ڈیٹھوں ورن کے مرعات یافتہ شیعہ طبقہ نے پاکستان میں صدر کا مذا نہ ہونے دیا۔ صدر کے مذا کی بات کرنے والوں کو فوجی دستی سے ملاتے، ان کا قتل کر دیتے، ان کو دہشت گرد، طالبان، خواش محمد، اتحادہ کا نام و رائل دشمن و ہتھیوں کو میرٹ و رنیمت مایود کرتے چلے آ رہے ہیں۔ انگریز نے آزادی دینے سے قبل جلیوں وے ہاٹ میں جماعتی قتال کروا کر آزادی کی تحریک کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ لیکن آزادی کی آگ پورے ہندوستان میں پھیل گئی۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامنِ امن میں نہ ہو تو امن کیسے!

200

صفحہ

کیس نمبر ۱۳: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

مقامی سطح فوجی ڈیپارٹمنٹ پر مزید شرف و رس کے حکومتی ولہ ورممات یافتہ انتظامیہ مددیہ فون کے شاہی نو۔ نے سریکہ ورس کے سدر امن تحریکوں کا ہاتھ دیا۔ ایک خفیہ ذیل کے تحت ایک مسلم ملک افغانستان پر حملہ کے لیے اپنی سر زمین مہیا کردی۔ حکومت نے اس کے خلاف سر اٹھایا۔ اس نے بڑی بے دردی سے لسانی قتل جاری رہا دیا۔ افواج پاکستان کی اپنا پوائنٹ پر مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومت کا آرڈیننس جاری کیا۔ انڈیپنڈنٹ نسوں کے نام پر حکومتی ولہ کی تمام مستورات و حکومت میں شامل رہا۔ انڈیپنڈنٹ حکومت ولہ ورممات یافتہ جہت کی تمام مستورات و انتظامیہ مددیہ و فون کے ورس میں تمام مہمات یافتہ جہت کے لیے وقف رہا۔ یہ ورس ورس کا کھلا رہا۔ فی ٹی بی جی، بدکاری، رن کاری کا کلچر عام رہا۔ سولہ روزہ ورممات یافتہ حکومتی نو۔ ورممات یافتہ جہت کے شاہی جہت کے تمام شاہی خرابات غریب عوام پر ڈال دیے۔

نمبر ۲۴۔ سدر بادشاہی مسجد کے دینی طلبہ ورممات یافتہ نے اس کے خلاف ایجنیشن کی۔ اس مسجد سے منسلک سدر ورممات یافتہ کے ہمارے پیارے رطب ورممات یافتہ کا قتل کروا کر رکھ دیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس فوجی ڈیپارٹمنٹ پر مزید شرف و حکومت چھوڑا۔ بھانپا پڑا۔ تمام سیاہی ورممات یافتہ فوجی مجرموں کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی گئی۔ شریقی پاکستان ورممات یافتہ فون ورممات یافتہ میں جنم جاری کردی ورممات یافتہ کی حکومت، شاہی علاقہ جات اور پورے ملک تک پھیلا دی۔

نمبر ۲۵۔ ہارس ٹریڈنگ ورٹھ یہ ورٹھ کے تحت بیرون ممالک سیاہی مجرموں کے ہاتھ ایک خفیہ ذیل کی۔ تمام معاشی مجرم، قاتل، دہشت گرد، ایک بار پھر اکٹھے ہوئے۔ ان سیاہی فوجی ڈیپارٹمنٹ نے اپنی جان بچانے کی خاطر بیرون ممالک قاتلوں کے مل کر یہ مجرموں و حکومت کو اس کی جوانی جان بچائیں۔ افغانستان کی جنگی پالیسی کو جاری رکھیں۔ اب یہ دہشت گردی کی سگ چورے ملک میں پھیل چکی ہے۔ نہ فوجی ڈیپارٹمنٹ ورممات یافتہ حکومتی ولہ ورممات یافتہ تمام مجرموں کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی گئی ورممات یافتہ مجرم حکومتی نو۔ کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں آئی گئی۔



بابا جی عنایت اللہ

رحمۃ اللہ علیہ



201

صفحہ

کیس نمبر ۱۳: کیس برائے سماعت بدریغہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

ہجرانہ عمل جب سے پاکستان بن رہا ہے۔ مدلیہ اور تھامہ ن دی بھڑی اور غامہ بنی کر رہی ہے۔ آج مدلیہ زندہ ہے۔ لیکن تمام میان بھرتوں کے سیاسی رہنما، ان کے ممبران کی طرف ہیں۔ مدلیہ اور سہ۔ روز غومہ کی طرف ہیں۔ انہی پارٹیوں کے حقوق مجرم، روپوں کھربوں کے زمین کے مجرم، بھٹی خزانہ وٹے کے مجرم، نسائی قتال کے مجرم، فوجی آئینہ کاٹنے کے مجرم، رخصتوں کے مجرم، وٹے کے مجرم، ملی مجرم ہیں۔ ان مجرموں کے خلاف کامیاب جیوری ہو چکا ہے۔

نمبر ۲۶۔ ملک دشمن بھٹی خزانہ فوجی آئینہ کے چند ورثہ داروں کا فوجی سیاسی حکومتی نو۔ جتنے جی پاب فوجی پریشن رہیں وہ یہ نہریاتی جنگ جیت نہیں سکتے۔ وقت چکا ہے کہ فوجی سپاہ اور مدنی نھریات کے ورثہ دار مل کر ن چند بھٹی ملی فوجی نو۔ کے خدروں، ملک دشمن مجرموں کا صفایا روئیں۔ یہ مدہل بصیرت فوجی پاکستان کے محب وطن جرنیلوں، فوجی سپاہ اور ملک کے دیدہ وافر اور مشورت کا موقع ملے گا، تاکہ یہ باہمی مشورہ سے نجات کا فوجی بہتر حل نکال سکیں۔

نمبر ۲۷۔ یہ فوجی پاکستان بھٹی خزانہ پر پوزیشن جیسے شریانی ملک دشمن بھٹی خزانہ روپوں کا نام ہے۔ بھٹی خزانہ کے مسئلہ بھٹو سے مل کر ملک دو مہلت کیا ۹۴۔ فوجی سپاہ کو نہ وٹان کا قیدی بنایا۔ نے پاکستان کی پوسوہانی حکومتیں دریک بھٹی زکاشی یونہاں۔ ملک پر جائیداد اور مایہ رخصتوں نو۔ درانی ۱۱۔ یہ مشاغل فوج شامی، منصف شامی، فہر شامی کی فوج کو حکومتی یونوں، حکومتی دروں اور بھٹی وٹان اور خزانہ کا ورثہ بنا۔ فوجی آئینہ بھٹی خزانہ کو سہ مجرم ورثہ داروں نے خوب تحفظ دیا اور مسئلہ بھٹو بھی سہ ہاتھ بچا۔ اور فوجی آئینہ پر پوزیشن جیسے نام نو، ہم پیا۔ چند ورثہ داروں نے ۳۔ ۱۹ کا زمین توڑ، ملک کے ہاتھ خداری کی، مسلمہ نیکی کے پرویز بنی، شجاعت حسین، میا یو یو کے ان فہمین، عوامی مسلم لیگ کے شریک دروہی اتحادی سیاسی جماعتوں کے ملک دشمن بھٹی خزانہ سیاسی نو۔ کے رہنماؤں کو ہاتھ دیا۔ پنی غیر آئینی حکومت کو بچانے کیلئے پاکستان کی زمین مرید در سہ اتحادی ممبران کو یک مسلمہ ملک۔ ملک افغانستان کے خلاف حملہ کیلئے مایا روئی۔



بابا جی حناایت اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم



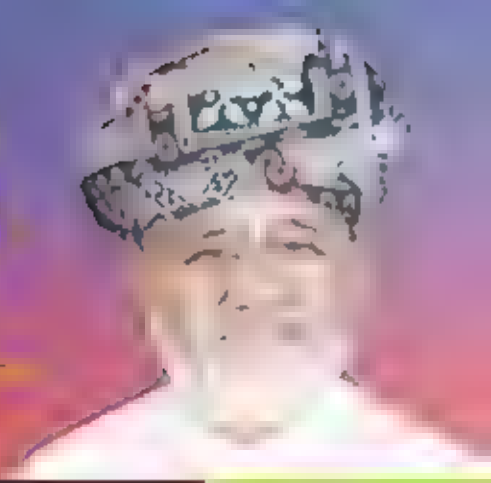
نوشتہ وقت

کیس نمبر ۱۳: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

صفحہ 202

پاکستان کو سرحد کی فوجی چھوٹی بنادیا۔ پاکستان وچہ مات، اکھ فغانیوں کے قتل، مردہ، تین، اکھ معذہ رینے کا مجرم بنادیا۔ فغانستان کی جنگ وچہ پاکستان کی جنگ میں بدنامی جو جی تک باری ب۔

نمبر ۲۸۔ انکے ملہ فوجی ڈیپٹہ پرہیز شرف نے ان فیصد حقوق نسواں کے نام پر حکومتی و۔ مارنے مرحاات یافتہ شاعی طبقہ کی مستورت کو حکومتی و نوب حکومت، رہاں پر پنچہ برقراری فیصدات، قیامات، رہاں پر پارہ پارہ یوری کی سدھی تہذیب و فنی شبہی بدکاری، زنا کاری کے مغربی کلچر میں بدل کر رکھ دیا۔ قرآن حکیم، اسلام کی مستورت کی حرمت، عزت و ملکی، مانل خزانہ بھی وٹ یا۔ فوجی سیاہی حکومتی و لہ نکام مرحاات یافتہ شاعی طبقہ ایک طرف، رسالہ، رہاں اسلام اور انکی تسلیں ایک طرف ہیں۔ کب تک یہ فوجی سیاہی حکومتی و لہ نکام مرحاات یافتہ شاعی طبقہ مذہب شمس مغربی جمہوریت کے کفر کے استحصانی میں حکومت و مسدہ رکھ کے گا۔ کب تک یہ فوجی ڈیپٹہ انکے پسند و نکر مند رہاات اکھ فوجی سپورہ وچہ مات بن رہا، مایا، روسیانی بولہ ملک کے ۱۹ رہاں اسلام و فغانی نسواں و خانہ جنگی کے ذریعے قتل رہا تاہر رکھتا رہا۔ اس حقیقت کو کوئی جہا نہیں سکتا کہ فوجی ڈیپٹہ کی خانہ پرہیز شرف مارنے پسند و نکر مند رہا وہ سخت رہا۔ پاکستان کی پانچ صدائی حکومتیں بنانے و ملک دشمن حکومتی و لہ ملک پر مسدہ رہا۔ پاکستان کو سرحد کی فوجی چھوٹی بنانے ملک و خانہ جنگی میں دھینے، ان فیصد حقوق نسواں کے نام پر اپنے حکومتی و لہ مرحاات یافتہ شاعی طبقہ میں شامل کر کے ملکی وسائل، خزانہ وٹنے، فنی شبہی بدکاری، زنا کاری پھیلانے، ملک دشمن خفیہ معاہدے کرنے، ملک لوٹنے، غیر آئینی، غیر اسلامی حکومتیں مسلط کرنے کے مجرموں کے خلاف کارروائی عمل میں انا، سات اکھ فوجی پاکستان کی عزت و حرمت جس رنہ قرآن حکیم کی حکومتی سرفری نافذ رہا، فوجی و نکر مند رہا کا سبب فریضہ نہ کہ نہ ملک دشمن ملکی ندر مجرموں کو تحفظ دینا نہ فریضہ کا حصہ نہ۔



نمبر ۲۹۔ یہ وہ عقد حق ہوسد ریوب کے مارشل کے فوجی اہلکار ہیں۔ یہ نو زنیف اور اصف حسین فوجی ڈیپارٹمنٹ نیو حق کے فوجی دوری سیاسی و دیں نہیں۔ یہ چوبہری شاعت اور پریز فوجی ڈیپارٹمنٹ پر وزیر شرف و تاحیات مسلم یق و حکومت کا سدر ہا۔ بیٹے نہیں تھے۔ اصف بھائی ورش رشید نے بچہ ہمار کارہاں نہیں رتے تھے۔ بے سائی گتاخ مرب دب و ہائی نہیں بیٹھیں۔ یہ فوجی ڈیپارٹمنٹ وریاں رنماں رند ہب ش مغربی جمہوریت کے غری کارڈ کھینچتے و حکومت کے حے وئے نہیں رتے۔ سہ رور عوم سائی فوجی مغربی جمہوریت کے غری حکومتی آسانی وری واری تارنے پر رور ہو پئی ہے۔ س ملک میں کوئی وشت رائیں۔ سوائے اس فوجی سیاسی حکومتی نو۔ ورن کے مرعات یا فٹ شامی طبقہ کے انہوں نے ملک پر معاشی و معاشتی ووت حصوں کی وشت وری کی جنک مسدور رر بھی ہے۔ زرداری نو زنیف و اصف حسین شاعت وریز جی کو کھئے عام و ضح ہر رہا ہوں۔ عوم کا فیصد ہے۔ تم سب وک ونا ہر خزانہ وپس کے وور۔ ہ کاری خزانہ میں بق وور و نوٹید وقت پڑھو۔ تم بہتر جانتے ہو۔ تم اپنے مد زمین و قتی نو دیتے ہو۔ سہ رور عوم کا تمام خزانہ س حکومتی ملازموں، نو ورس، خداموں، خداموں کے شامی تھو ہوں، شامی سرکاری سہوتوں، شامی ہ کاری کارڈوں، شامی یو وں، شامی ہ کاری محکوں ورن کے ہ کاری شامی خراجات کی میاشتی و پتا میں خاستہ ہوتا و بقایا و س ایجا تاجا رہا ہے۔ نو و رہا زجا واپس آتی نو وور وریات حیات ہ کاری خزانہ سے ہوں رور قتی تم اپنے عام مدزم کو اپنے تجارقی ورس میں دیتے ہو۔ تم بھی تو سہ رور عوم کے ملازم ہو۔ س عمل سے تمام قرضے از خود اتر جائیں گے اور عوم خوش ہوجا میں گے۔ پاکستان بقا مند ہ ہے جب تک حکومتی سیاسی فوجی نو۔ س کامرعات یا فٹ تنہا میہ، مدیہ، ورفوت کا شامی طبقہ ورنکا آئینہ ہی حکومت ملک پر مسدور ہے گا ورنہ ہب ش مغربی جمہوریت کے غری کارڈ کا نمبر ہے گا۔ ملک تب ہی کی منازل طے رتا رہے گا ورن کو اپنے کئے کی سزا بھگتنا پڑے گی۔



نمبر ۳۱۔ اسدم میں معلم کی حیثیت ایک روحانی پیشرو ہوتی ہے۔ وہ قومن خدایہ کی قیادت کی روشنی میں معاشرے کا مثالی فرد، ورور، رکنِ مہمانی، باندی کا ورثہ ہوتا ہے۔ وہ انسانی زندگی میں حسن خلق و درودِ حسن کی روشنیوں چھیاتا اور علماء میں ایک عظیم انسان کی جھلک پیدا کرتا ہے۔ غور و فکر، تجسس و محنت کی صداقتیں پیدا کرتا ہے۔ وہ شرافت و صداقت اور مساوی کی خوشبو میں چھیاتا ہے۔ انسانی برائیوں کی مبادلت سے متعارف ہوتا ہے۔ وہ ثنوت و محبت کے درس عام کرتا ہے۔ وہ مخلوق کو خالق کی ناکامیائیں کا شعور دیتا ہے۔ وہ خود شناسی اور خدا شناسی کی منازل طے کرتا ہے۔ وہ حقوقِ بند و حقوقِ مہمان کی روحانیت ہے۔ ایک چھپا معصوم طالب علموں کو توجہ شعور دیتا ہے کہ وہ خیر اور شر کو سمجھ سکیں۔ اسدم روحانی اور مادی دنیا کے درمیان شہ کسب کرتا ہے۔ وہ ثنوت و محبت، تیار و شاد، بھائی و دوست، ہمدردی و رحم، مائت و دیانت، مادگی و شرافت، شفقت و احسان، اعتدال و مساوات، عفو و بردباری، محنت و جہاد، قلیل مضرت و ریاضت، تقویٰ و صبر، شرم و حیا جیسے وصف پیدا کرتا ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامنِ ایمان ہاتھ میں نہ ہو تو زندگی کیسے؟

205

صفحہ

کیسٹ نمبر ۱۳: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

دنیا کی بے ثباتی کا بقیہ ہونے نہیں دیتا۔ عدم جدید علوم و زیناتِ لوجی کے سینے کی رو دکھاتا ہے۔ عقیم انسان کو تنخیر کا نکات کے گر سکھاتی ہے۔ یہی تعلیم و تربیت نے فسادات کا شکار انسان بھرتی کا سینہ چیر رہا ہے، مائل تاش برلینا ہے۔ وہ کسی ایک طبقہ، نوالہ، برہ و بیاد کے سینے نہیں بندہ پوری انسانیت کی بھرتی، فساد، خوشیوں کے لیے کام کرتا ہے۔ ماری خدنی ہے بندہ خدا کا درس عام کرتا ہے۔ وہ انسانیت کے لیے بضرر و مصلحت بخش ہونے کا کینہ بھارتا ہے۔ وہ دنیا کی بے ثباتی کا بقیہ مرقہ کے میں میں زندگی گزارنے کا شعور و رقتہ ر کے یوں کے فریفتہ انسانوں کو دید رہا رصل صورت حال سے کا دھرتا رتا ہے۔ وہ نور و نور و عظمت و وقار رتا ہے۔

نمبر ۳۲۔ مجددوں و راہبانی ارکانوں سے قرآن حکیم کی تعلیمات۔ جو سماج حوال میں ہو سکتی تھی۔ اس کے در زک ۱۸۵۷ء سے ۱۹۴۷ء تک گمریز نے ہندوستان کے مسلمانوں پر بند رکھے۔ بڑی جدہ جہد و لاکھوں جانوں کی قربانیوں و زندہ دستان سے ہجرت کی فیتوں کے بعد پاکستان، مقبوضات کی بنیاد پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے نام پر حاصل کیا گیا لین سے ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک قرآن حکیم کے باغیوں، منکرین، گستاخوں، بے حرمی کے سر تکب گمریز کے پڑھ و پھل، جاگیر و دار، مہار و حکومتی نوالہ نے مسمومہ کے ہاتھ ایک بہت بڑا ہتھیار کیا۔ اس نوالہ نے عالم برہ و زور کو مذہب کش مغربی جمہوریت کے غریب نیل میں پابند بندل برک گمریز سے بڑھ کر ایک بدترین قیدی، غلام، محکوم بنا رکھا ہے۔ باطل، عناصر، مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظریات، مضبوط حیات، اس کا تعلیمی مناسب، طبقاتی تعلیمی ادارے، سول کاجز، یونیورسٹیوں کی طرح قرآن حکیم کے نظریات، مضبوط حیات، تعلیمی مناسب، طبقاتی تربیت و طرز فکر کے خلاف جاری رکھے ہوئے ہیں۔ باطل، عناصر، جمہوریت کا چھ مات ہر رقتہ پر مشتمل استحصال و حکومتی نوالہ گمریز کے امر کی طرح قرآن حکیم کی تہذیب کو مرقہ کے مغربی تعلیم و تربیت و رطلچہ و فرعون دینے جا رہا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

پیشوا مسلمان پسر



206

صفحہ

کیس نمبر ۱۳: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۳۳۔ حکومتی نوادہ مرزا کاہن کاری تھامیہ۔ مدیہ و رفون کا شانی طبقہ، گمریزی ذریعہ تعلیم، مغربی تعلیمی نسب، مغربی طبقہ کی تعلیمی درجے، مغربی مخلوط کلچر کے تیرے ہوئے حکومتی کارگمریزی کے متنازعہ ملک کے ورثہ بناتے چلا رہا ہے۔ حکومتی نوادہ و مرزا کاہن کاری مرحلات یافتہ طبقہ رشوت، رشوت، میٹھن و مرزا کے غیر اخلاقی حکمران کے متنازعہ حکومتی کامیابی، معاشرتی اتصال و قتل رہتا رہا ہے۔ مذہب شش بطل مغربی جمہوریت کے غیر کاغذی صاحب نہیں حکومت، اس کا حکومتی نوادہ و مرزا کے متنازعہ طبقہ اپنے تحفظ کی خاطر مذہب شش مغربی جمہوریت کے غیر کاغذی صاحب نہیں حکومت گمریزی کے بدتر حالات میں ملے روز و رات پر باوجود مسدود یہ بیجا ہے۔ مذہب شش بطل مغربی جمہوریت کے غیر کاغذی صاحب نے ایک ہی نسل پیدا کر دی ہے۔ جو دہائی صورت پر پستی ہیں ورنہ کی روح مغربی کلچر کی جیتا میں بھل رہی ہے۔ یہ ملک و ملت کا بہت بڑا سرمایہ ہے۔ یہ قرن تھامیہ کی تعلیمات کے خلاف حکومتی نوادہ و مرزا کے متنازعہ شانی طبقہ مسلمانہ و مرزا کی نسوں کو مذہب شش بطل مغربی جمہوریت کے غیر اخلاقی تعلیم مخلوط معاشرہ و مخلوط حکومت کے ذریعے کی شش، بے حیائی، بدکاری، روزگار کی شش مغربی کلچر کا حصہ بنانے جا رہا ہے۔ مسلمانہ کے سوا روزگار، نوادہ مذہب شش بطل مغربی جمہوریت کے غیر و منافقت کے صحرا میں گم کیے جا رہا ہے۔ وقت بے سنجمل جاوے۔ وقت کے پہلے طلبہ و مصائب و ایں مبارک باد پیش رہتا ہوں کہ یہ فریضہ نہیں نے ہی درنا ہے۔ یا اللہ مل پاکستان و یہ دن اچھا۔ آمین



بابا جی عنایت اللہ



بابا جی عنایت اللہ کی تصانیف کا مجموعہ

207

صفحہ

کیس نمبر ۱۴: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

مدعی: بابا جی عنایت اللہ بنام: حکومت پاکستان

عنوان: قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں مدعی جمہوریت، شہرانی جمہوری نظام کا نظام مملکت اور مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت کا تضاد۔

نمبر ۱۔ اسلام دشمن و مشرق و مذاق کا پہلی نظریاتی دین ہے۔ اسلام صرف نظریاتی دین ہی نہیں۔ اس کا بنیاد ایک مکمل آئین، دستور حیات، ضبطہ حیات، نظام حیات، تعلیمی صواب و ریک مکمل تدریسی نظام ہے۔ اسلام معاشی، معاشرتی، انصافی، عدم مساوت کی ایڑیں ریتا، تمدن و مساوت کو قائم کرتا، عدل و انصاف کو نافذ کرتا اور فلاحی معاشرہ کی تشکیل دیتا ہے۔ رشوت، خوراک، ثروت و ثروت سے فاسد رہتا ہے۔ مدت، عدمیہ قرآن حکیم کے آئینی آئین اور اس کے دستور حیات کے اصول و ضوابط پر تعلیم و تربیت سے خدائی قدر کو مقدم ہونے پر مشتمل عام میں خدائی، سماجی، معاشی معاشرتی نظام بننا چاہیے۔ یہاں سے معاشرہ کے معاشی، سماجی اصول سے ایک نئی معاشرہ تعمیر ہوتا ہے۔ جو دنیا میں شہ کو قائم رہتا اور جہاں دنیا کو چھوڑتا ہے۔ اس سے معاشرہ دشمن و مشرق و مذاق کا مذہب دین جاتا ہے۔

نمبر ۲۔ قرآن حکیم مسلمانوں کے لیے ہی نہیں، پوری انسانیت کے لیے فلاح و برکت اور رشد و ہدایت کا مژدہ ہے۔ قرآن حکیم انسانی زندگی کے تمام مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔ خالق و مخلوق کے لیے باعث رحمت ہے۔ اسلامی نظریہ حیات و دستور حیات کے تمام خدو خد قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں تیار ہوتے ہیں۔ کسی بھی معاشرے میں تیزی سلوک کے عمل سے عدم مساوت کا نظام حیات فروغ پاتا ہے۔ انحصاری تیزی و سرعت کا نظام حیات انسانی معاشرہ کے لیے عدم استحکام کا سبب بنتا ہے۔ کسی سماجی ملک میں عوام اس کے کسی فرد، ٹولہ یا طبقہ کے لیے طبقہ، تشدد و تیزی و سرعت کا نظام ترتیب دے رہا ہے وطن پر مسلط رہا یا جائے تو وہ قرآن حکیم کے نظام حیات کے متضاد ہوگا۔ یہ معاشرہ و مدعی معاشرہ کہل نہیں سکتا۔ پاکستانی عوام اس تضاد کا شکار ہیں۔ قرآن حکیم و دینی رہنمائی کے ساتھ مناسبت و غریبی زندگی کے مرتب بنادیں گے ہیں



babageemayatullah.blogspot.com

[illegible]

نمبر ۶۔ فوجی ڈائریٹوں اور ججیہ، ایڈمرالٹی اور ریسی کی ولہ کے مذہب شش مغربی جمہوریت کے غم کے نئے حکومت کا آئینہ جوار۔ شرقی پاکستان کو ملک مرنے کا مذہب شش مغربی جمہوریت کے غم کا استحصانی نظام۔ مغربی پاکستان کے پانچ پاکستان بنانے کا غاصبانہ ششیں نظام حکومت۔ پاکستان کی ایک جہلی کو پانچ سمہیوں اور ایک بینت کے یون میں پچید نے کا نظام۔ عموم وقیدی حکومت بنانے کا مذہب شش مغربی جمہوریت کے غم کا غاصب نظام حکومت۔



جب دامنِ ابرو میں نہ ہوتو نہ مریں نہ سہیں کیسے!

صفی

کیس نمبر ۱۴: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی حیورمی

نوشتہ وقت

[illegible]



بابا جی عنایت اللہ

پیشوا مسلمان لیگا



211

صفحہ

کیس نمبر ۱۴: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

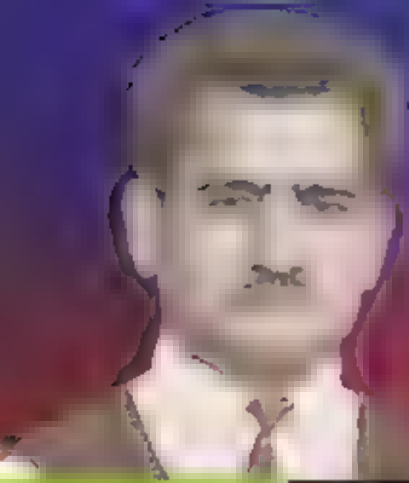
نوشتہ وقت

نمبر ۸۔ اس کے بعد اذ فیصد حقوق نسوں۔ نام پر مذہب ش فوجی سیاسی مغربی جمہوریت کے غم کے فوجی ڈائیکٹر اور سب سے متحد سمیوں کے نمبر ان کے دستور سے حقوق نسوں اپنے کے لیے قانون ماری کی۔ اس کے ذریعے سکوتی نوہ نے اذ فیصد سکوتی و مردہ کاری مرعات یافتہ تھی میہ مدیدہ و رفوق پاکستان کے مردہ کاری ممد کے دستور سے کے لیے حقوق نسوں کے نام پر منظور ہے۔ سکوتی نوہ مرعات یافتہ شاہی طبقہ کے تمام مردہ کاری ممد کے نسوں نے اپنی ہی مستورات میں بانٹ لیا۔ مردہ کے لیے وقف کر لیا ہیں۔ پاکستان کے ۳۹ فیصد سکوتی نوہ و مرعات یافتہ شاہی مردہ کاری طبقہ کے سکوتی کار، ملکی شہر و پید ہی اپنے تصرف میں، اتے آ رہے ہیں۔ سب ان اذ فیصد سکوتی نوہ و مرعات یافتہ طبقہ کی دستور سے حقوق نسوں کے گرانٹیشن سے سکوتی شہر و نوہ نے و سکوتی یونوں و مردہ کاری دروں پر سکوتی جا رہا، کی و قییش کی زندگی کے مزے اڑانے میں ان کے ساتھ شامل ہو چکی ہیں۔ ۳۹ فیصد مردہ اذ فیصد سکوتی نوہ و مرعات یافتہ طبقہ کی دستور سے مل بر ملک کو انا و مردہ و زعمو مانی اس کے مردہ وزن کے حقوق مصلح برنا شہر و من کر لیا ہیں۔ سکوتی نوہ و مرعات یافتہ شاہی طبقہ کی دستور سے کے مردہ کاری شاہی یونوں، شاہی محوں، قیمتی کاریوں، پھروں، اڑیوروں ورن کی شاہی تھو ہوں، شاہی مردہ کاری شہر جات کا ہر مردہ و زعمو، مردہ و زعمو پر خاموشی سے ڈال دیا ہے۔ سہ و زعمو کے ساتھ ساتھ ہوا ہے۔ یہ ہے کہ حقوق نسوں کے نام پر ہی اذ فیصد مستورات کو سکوتی کے خرم بھی رو دیا ہے۔ اپنی مستورات میں سوہانی، و فقی و ریخت کے سکوتی یونوں کا مردہ زہ بھی کھول لیا ہے اور ملکی و مائل و مرخر نہ پر بھی قبضہ و مرشات، میٹیشن، و پریشن کی وٹ ورمیں بھی شامل ہو چکی ہیں۔

نمبر ۹۔ قرآن حکیم کے نصریات، دستور حیات، مضابطہ حیات، پاد و پاد و پوری کے بھی مٹو بھی رہند و رکھ دیا ہے۔ کیا سہ و زعمو مانی اس کے مردہ وزن میں سے کسی ایک مردہ و زعمو کو سکوتی یا مرعات یافتہ شاہی طبقہ کے مردہ کاری ممد کے پر ت تک کی مزایا کیا ہے۔ فوجی و مردہ و سیاہی سکوتی نوہ۔ چیف جسٹس آف پاکستان کے حکم و سکوتی کی و فقی میں مسلسل و قعات سے عوام مانی اس کو مطلع کریں۔

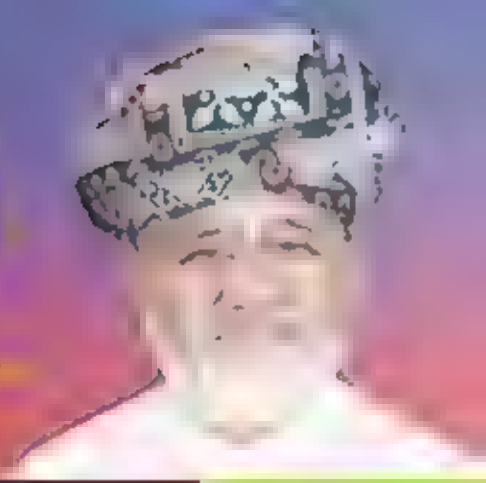
[illegible]

نہ الامن پورٹ اوجھل رہا، اتفاقاً سوس کے معاشی معاشق حکومتی جرنل، نے تمام طبقاتی، تعلیمی، اقتصادی و قوت حکومت مر کے حکومتی نواہ، نے شاق حکومتی خراجات مر نئی ملک، مللی، مللی، مللی خزانہ مر ملک پر مذہب ش مغربی جمہوریت کے قرون حکومتی چارہ داری کو ختم کرنا ہے۔



بابا کی معایت اللہ

بہارِ نبویؐ میں رہنا، اللہ کے ساتھ رہنا، اللہ کی معایت میں رہنا



صفحہ 213

کیس نمبر ۱۲: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

ان سب کو ایک زبان، مزہ، رحمت، کشیدہ مند کے برابر ایک جینی نہ، ریات حیات میا رتی ہوں گی۔ ان کے برے تناسب کا وقت ہے۔ اب نوشتہ وقت ان کو پڑھ لینا چاہیے۔ اب کوئی رہن رہبر نہیں ہو گا۔ ان کا کھس قلع قوع رہا مسلم مہارانی نسوں کا لڑخ بن چکا ہے۔

نمبر ۱۲۔ پاکستان کو بمانت، وینت کا مسکن۔ من، سون بی، وی۔ رحمت، عطف کا گور۔ ثوت و محبت کا چشمہ۔ ہمت و صنت کا خور۔ عتدس، مسالہات کا پیر، غور، فکر، تجسس کا گہر۔ مندر، عدل، انصاف کی نگاہ، بنی فون، انسان کے لیے بضرر و منفعت بخش بننے کا شرف حاصل رہا ہو گا۔ پاکستان کے عوام انسانیت کے دوست، خالق و مخلوق کی بقا و ترقی کے لیے کھینچے کے گور، عتدس، مسالہات و عدل، انصاف کے ایک حسین مرتفع بن رہے ہیں۔ پاکستان غرگوری نہیں، اسلام و مہارانی کا قلع بنے گا۔

نمبر ۱۳۔ اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں کہ مسلمان، فقہ، علی، ہسون، جنم جوئی، فیڈ، مارشل، محمد یوب کے مارشل کی گود تھی۔ نواز شریف برادران و رہائی عطف حسین بھی فوجی، کینڈ، نیاحتی کے مارشل، ان وکھ سے پیدا ہوئے ہیں۔ پو بدوری شامت، پوہ پڑا ہی برادران مسلم یاق، یو کیو یو کے عطف حسین جوئی، مسلم یاق کے شیخ رشید فوجی، کینڈ، پوہ پڑا شرف کے فی جرنی، حق، ملی، ملی، مند، و مجرم کی صحت والہ ہیں۔ تمام سیاسی فوجی حکومتی والہ و برادران کامرعات یا فائدہ صومقی ثنائی طبقہ ملک کے و مال، ماں و دولت، تجارت، تمام ملکی ملکیتیں و سرکاری خزانہ انھوں نے مذہب، شام، مغربی جمہوریت کے غرکی تحسافی سیاست و مارشل کی من پڑا من پڑا، و اپنی ملکیتوں میں بدل دی ہے۔ سیاسی و فوجی صومقی والہ و جسم و ریک جان ہیں۔ مارشل، و مذہب، شام، مغربی جمہوریت کے غر کے ایک ہی درخت کے ٹرے پھل ہیں۔ اب یہ مجرم قرآن حکیم، بنی رحیم علیہ السلام کے نام کی آرمیں مزید سلام کی بمرمتی ورنی انت و دھوکہ نہیں دے سکتے۔ ان کی قیث کے غر کی زندگی ختم رتی ہوئی۔ قرآن حکیم، ۳۱۔ ۱۹، کائنات میں سر اسلام، کائنات، تمام بیاریوں کا مدد ہے۔ فطرت کی شہان کے مدد کے لئے بیکھر روکھائی دے رہی ہے۔



جب دامنِ ابرو میں نہ ہوتا وہ مریض، انسان کیسے!

صفر

کیس نمبر ۱۴: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی حیورمی

نوشتہ وقت

babageeinayatullah.blogspot.com

facebook.com/babagee.inayatullah



نمبر ۱۸۔ سب سے پہلے یہ جاننا چاہیے کہ پشت ارغون ہیں ۱۰ امامت اہل بیت علیہ السلام کے قیام متحدی ممالک کی فوج، کے بحری بیروں نے افغانستان، ماکہ، ہندی برون، کے بعد ان پر فوج کشی کر دی۔ نہایت ناقصاں جاری ہوئی۔ چھتیس ہفت کی ہندی سے ایزی سر برہم کئے اور تباہی مچنے والے جنگی جہاز اس جنگ میں جو تک وید اس جنگ کی بظاہر محمد امامت بن، ان کے حسوس کو ہتیا کیا۔ لیکن کے صلح حرکات، و قعات کیا تھے ماریا ہیں؟ افغانستان، پاکستان، مسلم ممالک، ماریا بحر کے ممالک سے چھپے ہوئے نہیں۔ مریکہ اور کے دوری ممالک مسلمانوں اور غمی اسلامی تہذیب کو مقرر کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ یہ اسلامی ماریا قی نہ تھر ہونے کی جنگ ہے۔

نمبر ۱۹۔ مرید جو دنیا کی سچا پادشہ، اس نے اپنے تمام ملکات مل کر دنیا کا عالم پر قبضہ حاصل کرنے کے لیے وردہ آزار پر ہر مہر کے تحت اس پر حملی جامہ پہنا مآثر شروع کر رکھا ہے۔ فحش نستان سے قبل اس وردہ آزار کی تکمیل کے لیے جدید سلی سے بیس، ہورن، شام، ہیڈ فون، جینز کی فوج کو سامانہ دینے بھروسے سے جا کر رکھ کر دیا۔ مہر کیل کے نام پر عربوں کی سرزمین پر یہودیوں کی ایک ٹیٹ بنائی اور ان کے ملک و ممالک پر قبضہ کر دیا۔



بابا گئی عنایت اللہ



پیشوا مسیحیوں کے لیے مسیحیت کے لیے مسیحیوں کے لیے مسیحیوں کے لیے

صفحہ 217

کیس نمبر ۱۴: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۲۰۔ مرید نے سر کیل کی پشت پناہی کی مران کی برتری کو قائم رکھنے کے لیے جہاں جدید سلمہ صیاد کیا وہاں سر کیل کو ناقابل تخریب بنانے کے لیے نام نہاد مذہب کے پیروں کو بھی بتا دیا۔

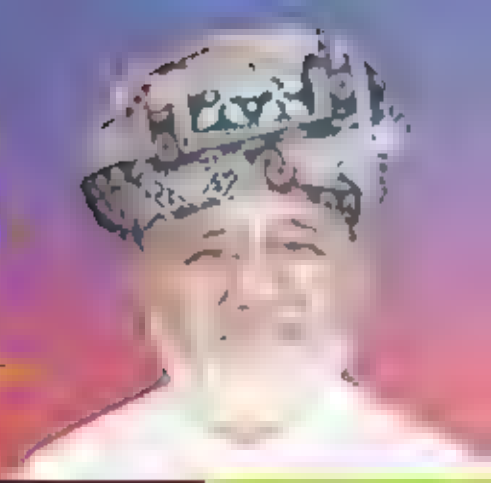
نمبر ۲۱۔ اس کے برعکس مرید کا طریقہ دین چکا ہے۔ مرید و مرید راز کی تکمیل کی خاطر کسی مذہبی ملک کو تباہ کرنا چاہتا ہے تو اس کے خلاف مختلف نرمات لگا کر اس کی شہرت کو تباہ کرتا ہے اور پھر حکومتوں کو مدد دیتا ہے۔

نمبر ۲۲۔ مرق پر کسی پیمبری کے تحت جدید سلمہ و نام نہاد مذہب کے پیروں کو پیمبری بنانے کے شگن "نرمات" لگائے۔ یونین و بین الاقوامی عدالت کے ذریعے نچھوٹے نرمات کی بنیاد پر مرق کا عوامی سطح پر تجارتی مابایکاٹ کر دیا۔ اس کے بعد سلمہ کی خرید و بیچ پر پابندی لگائی۔ پھر دھمیت و رزمہ دہی شیا خورائی پر پابندی عائد کر دی۔ اس کارروائی کے بعد یونین و مرقائی ٹیٹی ٹیٹنہ میں کے ذریعے مرق کے چپے چپے کو چھن مارا۔ انھوں نے رپورٹ پیش کر دی کہ مرق کے کوئی جدید سلمہ دستیاب ہو ہے مرنہ تی کوئی ٹیٹی مودل۔ کا ہے۔ جب مرید کو یقین ہو گیا کہ مرق کے پاس کوئی جدید سلمہ نہیں ہے تو مرید کے اتحادیوں نے مرق پر حملہ کر دیا۔ مرق و مرق کے مائل پر قبضہ کر دیا۔ مرق پر اپنی پسند کی حکومت بنائی اور اس کا نڈا مال اپنے ہاتھ میں رکھ لیا۔ یہ جنگ سب خانہ جنگی کی جنگ میں بدل چکی ہے۔ وہ تیل پر قبضہ کرنے کیسے آیا تھا مین مرقی قوم نے اس کا تیل کا ناشر مرق کر دیا ہے۔

نمبر ۲۳۔ اس طرح اہل اسلام، ہندو، سکھ، مسیحی، عیسائی کے اتحادی افغانستان پر حملہ کر رہے ہیں۔ ذہنی کی ٹاپوں، میز، ٹیبلوں اور جدید اسلحہ سے بستیوں کی بستیاں ویران کر دیں۔ شہروں کے نشانہ بنائے، مذاکیں، مساجد، عوامی مراکز، خوراک کے ذخائر برباد کر دیے۔ پانچ چھ لاکھ انسانوں کا قتل کر کے رکھ دیا۔ مرگئی سپاہیوں کی جواں کو چڑھ کر قتل کرتے رہے۔ قیدی بناتے رہے۔ پنجرہوں میں بند اور نکلیں ڈالتے رہے۔ گونڈا ناموب کی مشورہ کیل تک پہنچاتے اور انسانیت سوز مذاکیں دیتے رہے۔



بابا کی معایت اللہ



بابا کی معایت اللہ (بہارِ نبوی، ج ۱، ص ۱۰۰)

218

صفحہ

کیس نمبر ۱۴: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

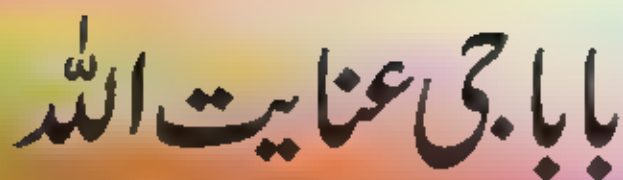
نوشتہ وقت

اس قوم پرست یا ملک پرست پر ایک عامی حاکم، ایک عامی دہشت گرد، جیل بہانے و ذرائع باغ کے جھوٹے پرائیڈ کے ذریعے اپنے تمام حواری ممالک کو ماتحت و برتن ممالک کے قدرتی وسائل پر قبضہ کرنے اور ہاں کی عوام و قیدی، غلام و مظلوم بنانے کیلئے حملہ آور ہو جائیں۔ ان کے مظلوم بچے، بچوں، ماہوں، بہنوں، جو نوجوانوں اور بڑوں کا قتل جاری رہے۔ ڈیڑی سے بیسوں اور ڈھون مسلوں سے لکھنؤ شہر روکے تو ہاں کی عوامی مجاہدین نے جاتی ہے کہ وہ عوام و قوم پرست یا تو تھیں یا پھینک دیں یا قتل کر دیں۔ کاب سر و مافی ورجاؤں کی قربانیاں دے کر مار رہا تھا۔

نمبر ۲۴۔ دنیا کے غیر ترقی یافتہ کمزور ممالک و ریاستیں اور خاص کر اسلامی ممالک جو نشانہ جہت بنے ہوئے ہیں، ان کو اپنے تحفظ کیلئے تمام اسلامی ممالک کے مذہبی دانشوروں، اعلیٰ کارروں کے نمول سے مایہ پلہ تمام مذہب پرست دیدہ و سوس و یک مہر پر ان کے دین بھر کے کمزور و غیر ترقی یافتہ ممالک کی کمزور حکومتوں و واقعات و انسانیت کا قتل گورہ سے کیلئے ملٹی وریٹن قوم کی سطح پر غور کرنے، ان کی بنیادی حقوق کو تحفظ فراہم کرنے، ان حکومتی دہشت گردوں کی ملٹی وریٹن پر جاوہری و فتنہ کرنے، اور مل جس کی حکومتی رٹ کو چال کرنے، اور اس ظلم و قتل کا تذکرہ کرنا: دیکھا۔

نمبر ۲۵۔ انسانی قوم خود، رہا مظلوم ہے۔ موت نفس و رزائی کی جنگ خوب لڑی۔ دہشت قبول کرنے کی بجائے زندگی اور موت کا کھیل کھینے پر ڈال گئی۔ مرید جیسی میں اقامی سپر پارہ، اس کے جو ریوں کو جہاں کی روح سے کشا کر دیا۔ ان کو بتا دیا کہ مسلمان کے لیے شہادت کی موت زندگی سے کہیں زیادہ حسین و پرہیزگاری ہے۔ ان کی معاشی کمزور و سرکھائی و مرگست سے وہ بچا رہا ہے۔

نمبر ۱۸۔ پاکستان کا بد نصیب فوجی فاسیٹ پرہیز شرف و اس کے نورمانڈ رگلیوں کا میاں ہو۔ مرید کے ساتھ ساز باز کر کے نو ز شریف کی جمہوری حکومت کو یک سازش کے تحت ختم کر کے اس کو قید کیا۔ مرید کی پشت پناہی، اپنے حکومتی نو۔ ورمحالت یافتہ طبقہ کا تعاون حاصل کرنے کی خاطر پاکستان میں مخلوط تعلیم، مخلوط معاش، مخلوط حکومت قائم کر دی۔



پ۔ فوجی اکیڈمیں دور۔ کاسیسی حکومتی اول۔ حنفیہ حقوق نسواں کے نام پر پیادہ چار دیواری کا قرآن حکیم کا انھیں حیات بقر کے فیضی،
— دینی، بدکاری، زنا کاری، کوریج کرنے کا مجرم بنانا۔ سوال۔ بدور مسلم مرد، انکی نسلوں وراثت کھنڈن پاکستان کی سپاہ نئے و بدین بیوی
بچوں کو قرآن حکیم کے معنی میں انھیں حیات بقر کے غمیں کا۔ تاری طور پر پابند بنایا۔ ایک فوجی اکیڈم کے چند ہر زمانہ بروں کے تمام فوج
پاکستان کی سپاہ کو بدنام دور رسوائے زمانہ کر کے رکھ دیا۔



بابا جی عنایت اللہ

پیشوا مسیحیوں کے خلاف اسلام کی راہ پر مسلمان کیسے



221

صفحہ

کیس نمبر ۱۴: کیس برائے سماعت بدزلیعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

۱۔ فوجی سیاہی حکومتی والہ ہنبوں نے اس مسجد کے طلباء، طالبات کا قتل کرنے کے بعد مردم کے منسک سوت، شام، عاتقہ جات کی عورتوں، شہت راہنے فون کی توپوں انوں سے ہتھی قتل جاری کرنے پاکستان کی سر زمین کو افغانستان کے دشت سردوں کامرز بنانے کے مجرم بن چکے ہیں فوجی ڈیٹہ کا یہ جرم بھی فون پاکستان کی سپاہ کے کھاتے میں درج ہو چکا ہے

۲۔ فوجی حکومتی والہ کی خفیہ ذیل کے مطابق پاکستان کی پولیس، رزیر، فون کے سوت، مرثا، عاتقہ جات پر حملہ کرنے مردہاں کی عورتوں کے قتل کے ساتھ ہندوستان کی ر، رکیل کی مورا، مرید کی سی قی، بیب، فرجی فوجی خفیہ یکنیساں شام، عاتقہ جات عورت کے عاتقہ میں جدید سیمہ کے ساتھ حمل کرنے کے جرم جاری رہے۔

۳۔ فوجی حکومتی والہ کی خفیہ ذیل کے تحت مرید کے ذریعے سوت، شام، عاتقہ جات کے عورتوں کا ہتھی قتل کرنے کے جرم۔

۴۔ یہ سی فوجی حکومتی والہ کی خفیہ ذیل کے مطابق افغانستان کی جنم کو پاکستان کی جنم میں بدلنے کے جرم۔

۵۔ فوجی حکومتی والہ کا مرید کے خفیہ ذیل کی وجہ سے عاتقہ جات میں پاکستان کی فون، مردم یکہ کی سازش کے تحت را، مورا، سی قی کی خفیہ یکنیساں نے سوت، مرثا، عاتقہ جات میں کتنے فر، کا قتل کیا۔ کتنے وٹوں نے جہت کی، ملک کی معاشیات پر اس کا کیا اثر پڑا۔ بپتہ رانا نبوت خد، رنی نے کہ دشت سردوں میں ورجاں میں۔ فوجی ڈیٹہ پردہ شرف، کا اور کمندوں کا قتل، رافون شامی کا طبقہ، مرسی سی ہول، مکی مین توڑنے، الکی خد، رعب دشمن پالیسی نافذ کرنے، دشت سرد، رمل وٹن فر، کا قتل کرنے، الکی مجرم وندنا تپھر رہے ہیں۔

۶۔ وہ فقار ملی ہسو کو فوجی سیاہی حکومتی والہ نے پھانسی پڑا دیا۔ اس کا مجرم تو فوجی ڈیٹہ ضیہ الحق، کے ورمندوں کا حکومتی والہ ہے۔ ضیہ حق کو پھینچ پڑی کے قتل کیا مرید نے مرید۔ اس کا جواب بنال، سلم سب صاحب وریٹیز پارتی دے دیں۔



بابا جی عنایت اللہ



بابت ۱۰۰ روپے فی روزہ ۱۰۰ روپے فی روزہ ۱۰۰ روپے فی روزہ

صفحہ 222

کیس نمبر ۱۴۱۱ کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

۱۔ مقتدرتی ہمسو کا ایک بیٹا افغانستان میں قتل ہو گیا تھا۔ اس کے دوست بتاتے ہیں کہ اس کو قتل کیا۔ اور جینا مرتضیٰ ہمسو پیپلز پارٹی کے سکوتی ہوئے۔ اس کا نکشف رور ری صاحب کریں۔ آخر میں یہ بتائیں کہ بھتیجے ہمسو اس نے قتل ہو گیا۔ پیپلز پارٹی کا کلیم ہے کہ وہ بتاتے ہیں یہ نکشف رحمان ملک جو رور ری صاحب کے رہتا ہے تاہم یہ چودہ ری کسم ورنابید صلابہ جو بھتیجے کے رہتا ہے تاہم وہ کریں۔ ان کو قتل داشت کردیہ خواہش محمد مرے قتل کیا۔ کون اس مارش میں شامل تھا۔

۲۔ کیا سکوتی ولہ بتا سکتا ہے کہ ملک میں فرقہ پرستی کون کیا ہے۔ کون ہیں جو شیعہ مبنی مسجدوں اور مہم بارگاہوں پر حملے کرتے ہیں۔ کون ہیں جو سنوٹوں کو قتل کرتے اور روتے ہیں۔ ان کھل عوام کے سامنے جو بے دہ۔ کیا اس قتل کاہم وہ رکا سکوتی ولہ بنی تو مجرم نہیں رہا۔ اپنی کمیشن، رشوت اور جرائم سے عوام کی توجہ ہٹانے اور اقتدار پر قابض رہنے اور لوٹ مار پر پردہ ڈالنے کا مدعا تو اس قتل کے پیچھے کارفرما نہیں رہا۔

۳۔ پاکستان میں کون سے داشت کردہ ہیں جو ہر شہر مسجد، امام گاہ، جی پی کیمپ، پولیس سٹیشنوں، بازاروں، ہوٹلوں، سرکاری دفاتروں، مختلف فرقوں کے رہنماؤں، فوجی، سٹاف، فوجی میسوں، رپرٹل ٹنک، درخواستیں سے قتل داشت کرد کامیابی سے کرتے رہیں۔ کہاں یہ ہے کہ اس داشت کردہ کی سے ہونا کہ وہ میں حق تک نہ کسی صوبائی، مبنی، یا قومی، مبنی یا بین الاقوامی، مبنی یا کسی وزیر، مشیر، وزیر علی، گورنر، وزیر اعظم یا صدر پاکستان، یا فوجی، یا ٹیڈ، مدرس کے کورماندروں یا کسی سکوتی ولہ یا کسی پڑھتن یڈر پر نہ کوئی خود کش حملہ ہو اور نہ کوئی قتل ہوا ہے۔ کیا یہ تمام جرم سکوتی ولہ پر بدھتیب سکوتی ولہ۔۔۔ ہی تو نہیں کروانا۔ سولہ کروڑ عوام کے لیے کچھ فکریہ ہے۔

۴۔ کیا ہی فوجی چہرے ہمارے پر مشتمل سکوتی ولہ، طبقاتی سکوتی ولہ، طبقاتی سکوتی ولہ، اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب کے خلاف کھلی بغاوت کا مظہر ہے۔



ص۔ کیا ۱۸ فوجی سیاحی جماعتوں کے رہنماؤں نے قرآن حکیم کے منشور ۱۸ سیاحی جماعتوں میں تقسیم نہیں رکھا۔ کیا یہ خدا
رسول ﷺ کے باغی نہیں؟

بابا جی عنایت اللہ



صفحہ 224

کیس نمبر ۱۴: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

ض۔ بیان ۱۸ سیاہی جہاتوں کے راندوں نے مدت کی مدت ۱۸ جماعتوں میں بھیہ سر رکھ نہیں دیا۔ یہ ملک میں سیاہی فرق پر ق کے فسار ورق کے موجب رہے نہیں!

د۔ کیا تین مذہبی فرقوں سے منسلک مسلمان، ان کا ایک قرآن، ایک خدا پر ایمان، ایک نبی، روزہ، زکوٰۃ، حج پر ایمان، زادہ جی زندگی کا نھم ایک ہے نہ ہی اندی حکومت ورق ان حکیم کے نظریات، تعلیمات، اندی تعلیمی دوس سے مسلمہ کا کردارہ شخص و اندی تہذیب کیوں تیار نہیں کی جاسکتی۔ جب ۱۸ سیاہی جہاتوں نے ان کے منشور قرآن حکیم کے منشور سے بھی مختلف اور متضاد ہیں، ان کے مذہب ش مغربی جمہوریت کے کفر کے نھم حکومت، سے پہلی مہم ان کے کفر کے خلاق کردہ نظریات، تعلیمات، سے مخلوط طبقہ تعلیمی داروں سکول، کالج، یونیورسٹیوں سے مخلوط طبقہ تعلیم، مخلوط طبقہ تعلیمی معاش و مخلوط طبقہ تعلیمی ستموں نھم حکومت کے خلاق سے جا رہے ہیں۔ کیس حکومتی ٹولہ اور اسکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے ذریعے ملکی، مائل، ذرائع آمدن تجارت، ملکی خزانہ پر غلطی بارہاری و رسوہ کردہ مسلمانہ و غلطی نسوں و خرم سے جا رہے ہیں۔ بے مات کو خرید و فرو نہیں دیا جاسکتا۔ دینی درس گاہوں کے طلباء و طالبات داشتہ نہیں۔ وہ سدھ کے خلاف بات کرتے ہیں۔ تو ان کو طہان داشتہ رہنا ان کا حق نہ رہتا ہے۔ مسلمانہ و غلطی نسوں کا نظریاتی و رفیکل قتل مرئی مذہب ش مغربی پھندہ کے مطابق یہ جا رہے ہیں۔

پاکستان کا مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا فوجی سیاسی اڈیٹہ میں کاسٹوٹی ٹولہ پاکستان کا داشتہ کردہ ہے یہ قرآن حکیم کی سرکاری پالیسی، سے عتد و مسودت آمد و نفاق، غیر طبقہ تعلیم، نھم حکومت، نھم معاشیات، ملکی، مائل، ماں و دولت، ذرائع آمدن و ملکی خزانہ پر حکومتی و۔ درئے مراعات یافتہ فوج شاہی، نفاق شاہی، نفاق شاہی کی بارہاری و ختم کرنے و رسوہ کردہ مسلمانہ و اور انکی نسلوں کی محرومی کو بحال کرنے کے لیے تیار نہیں۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامنِ ایمان میں نہ ہو تو نہ ملے گا دامنِ ایمان کیسے!

225

صفحہ

کیسں نمبر ۱۴: کیسں برائے سماعت بذریعہ عوامی جیورجی

نوشتہ وقت

مذہبِ شِش مغربی جمہوریت کے غرقِ وشتِ آرمی کے وشتِ برادری کے سہ۔ روزِ مسلمہ میں نئی نسوں کا معاشی و معاشی قتلِ طہان و وشتِ مردوں کا نام و۔ روزِ قمر کے لیے بہانوں سے یہ جارہے ہیں۔ یہ وئی وشتِ مردوں کے نام پر فوجی سیاہی حکومتی نو۔ ملک بھر کے عدم پسند طلبا کا ہات و مسلمہ کے قاتلِ باری سے ہوئے ہیں۔ نئے محمد فخریہ نے یہ فوجی سیاہی حکومتی نو۔ قمر حکیم کی حکومتی سرفرازی کو روکنے کیلئے کتنی بار فون و طہان و وشتِ مردوں کا نام پر و۔ روزِ مسلمہ میں نئی نسوں کا قتلِ برتے۔ مرید و مریدیا کی طرح ۹-۱۱ کا ورہے ہوئے و زخموں پر و فغانستان و مقبوضہ کشمیر کی عوامی طرہ و پاکستان میں مدد و ریشہ کے بھی حکومت کا نام لینے و مسلمہ میں و نئی نسوں کو طہان و وشتِ مردوں کا نام پر و۔ روزِ قاتلِ برتے و نکو پناہی کے پسند کے پانکاتے رہیں گے۔ و وشتِ مردوں کے مسلمہ کے قاتل و زخموں کے و پناہ کے و وشتِ مردوں کو تلاش کر کے ان کا قتل نہیں کرتے بلکہ مسلمہ کا جتنی قتل و نئی نسوں کا وشتِ برتے کر رہے ہیں۔ یہ نثر یا قی جنہ قمر نثر نہیں کر سکتے۔

نمبر ۱۱- عوامی حد لیت کر ملک بچانے کیلئے قومی حکومت و فوری طرہ پر تشکیل دے۔ مذہبِ شِش مغربی جمہوریت کے لفر کے ستمی بھی حکومت کی بھی۔ قمر حکیم کا سدی جمہوریت کا نئے مملکت و راج کرے۔
نمبر ۱۲- حکومتی نو۔ بار و ری و سہ۔ روزِ مسلمہ میں و نئی نسوں کی نثر وئی و قمر رہا یہ بہترین مبادت ہے۔



مدعی: بابا جی عنایت اللہ

بنام: حکومت پاکستان اور تمام فوجی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کے نام

عنوان: مذہبِ اُش مغربی جمہوریت کے غرک ۸ سیاہی جماعتوں کے رہنماؤں کے ہمنوا قوتِ خیم کے مین کو ۸ سیاہی منشور
ورمسلہ امری جمعیت کو ۸ سیاہی جماعتوں میں تقسیم کرنے کے جرم کے جرم ہیں۔ کیس برے، اعلیٰ پیش ہے

نمبر ۱۲۸۰ حکم کاغذ یہ جمہوریت (مدنی جمہوریت) کا دستورِ حیات، مضبوط حیات اور مغربی دانشوروں کا تیار کردہ نظریہ مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کا مضبوط حیات ایک دوسرے سے مختلف اور متضاد ہیں۔ مدنی تہذیب اور مغرب کا کلچر ایک دوسرے کے نظریاتی کفر ہیں۔ ہم تو سہ ماہیوں میں مسلمان ہیں، فوجی، سیاسی حکومتی نو، مراعات یافتہ فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی کا سرکاری طبقہ مغربی جمہوریت کے کفر کے بغیر حکومت کے ورثہ ہیں۔ نظریہ جات ہو یہ عدلیت ان کے سپاہیوں یا یہ کفر کے بغیر حکومت کے بی بی بی بی بی!

نمبر ۴۔ قرآن حکیم کے نثر یہ جمہوریت (سانی جمہوریت) کے مطابق ملک کے سارے مرد و مسلمہ پاکستان کے مفید و رنجشگوار جاتے ہیں۔ عوام الناس جس کو چاہیں قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی کے مطابق غائب راہیں۔ غائب نامندوں کا تعلق کسی علی ٹو۔ یہ تیاری طلبہ سے نہیں ہوتا ہے۔ ملک کے تمام عوام کو ملحقہ و متعلقہ بنایا جاتا ہے۔ یہ غریب کا سامان نہیں ہوتا۔ عوام نے یونین و نسلی سطح پر مسلمہ میں سے پانچ نامزد چننا ہوتا ہے۔ لیکن اردنی جمہوریہ پاکستان میں مغربی نثر یہ جمہوریت کے نئی حکومت کے مطابق ایک وسیع و عریض حلقہ انتخاب پر صرف چھ نامزد ہر ملک کے باغیہ و رہبر مایا و رطلی، تیاری و رشاہی حکومتی ٹو۔ کے فرائض بارہوری قیام ہے۔



بابا کی معایت اللہ



بہارِ نبویؐ میں رہنا، اللہ کے فضل سے

228

صفحہ

کیس نمبر ۱۵: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیورگی

نوشتہ وقت

خیر اور شر کی پہچان کا ورثہ ہو۔ حسن خلق اور عفو حسن کا نام ہو۔ ملی مالیت اور بہتہ میں مصافحے کا مال ہو۔ قرآن و سنح کے دستور حیات مضبوط حیات کے ملی مرد رکھا نام ہو۔ ملک کے منتخب نامندے مل و قرآن خیمہ کے نصیحتات کی روشنی میں کھلم مکت قائم رتے ہیں۔ اللہ کے بندوں پر اللہ تعالیٰ کے احکامات اور قوانین منو یا کوناند رتے ہیں۔ خواہ بھی ان قوانین وضو ہادی طاعت رتے ہیں۔ عوام ان کو بھی ان کا پابند بندتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کا کھلم مکت نافذ عمل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت فوقہ کمر کیا جاتا ہے۔ قرآن حکیم کے آئین کو بدلا جا نہیں سکتا۔

نمبر ۴۔ مذہب شِش مغربی جمہوریت کے غر کا کھلم ٹیشن چھ مات ہر رجا یہ، رہا یہ، رہا یہ حکومتی وہ۔ کے یہ وقف ہوتا ہے۔ ان چھ مات ہر مذہب شِش مغربی جمہوریت کے غر کے شائق ولہ کے علاوہ کسی فرد کے پاس ٹیشنوں کے شر جات برداشت کرنے کی نہ تو سکت ہوتی ہے۔ نہ ان کے علاوہ ان ٹیشنوں کے وسیع معائنات علاقہ پر کسی اور مل میں و متاثر ہوتی ہے۔ نہ ذرائع باغ جیسے ذرائع میسر ہوتے ہیں۔ نہ وہ رز میں تقسیم کرنے کے یہ دولت ہوتی ہے۔ نہ تھانے کچھ یوں کے مجرمانہ کھلم مکت ان کی رہائی ہوتی ہے۔ نہ خدائے رشوت سے ان کا کوئی تعلق ہوتا ہے۔ نہ ان کے پاس فرد کی قوت نہ مادی نہ مائل ہوتے ہیں۔ ملک کی ۱۸ ایڈی جہا متیں مذہب شِش مغربی جمہوریت کے غر کے ٹیشنوں میں حصہ تیت ہیں۔ اسکی بنا پر ملک بلی ٹیشنوں بلی سبھیوں حکومتی یونوں و ملکی حکومت پر اس ولہ کی جارہا رہی مسطر ہوتی ہے۔ ملک کے مائل ذرائع آمدن تجارت، کاروبار بلی میس، فیکٹریاں، کارخانے تجارتی درے، ملکی عدیت و ملکی خز نہ ملی پاکٹ میں بن جاتا ہے۔ مل میں مسلم مد، ملی نسلیں خواہ شیوں کی منزل پر گامزن ہو جاتی ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ



نوشتہ وقت

کیس نمبر ۱۵: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

229 صفی

نمبر ۵۔ فوجی ڈائریٹر، نیا فوجی یہاں حکومتی ہوا کہ رت جو مہمانانہ فوج شاہی، اور شاہی پر مشتمل تھی میہ نے ماتحت، خواجہ
فوجی سپاہ، کے ساتھ پولیس ور رہنے کی سپاہ بھی فوجی، یہاں سے ملتی؟ میں تو نے، کے اندر رہے، دست برد، ملک دشمن پالیسی نافذ کرنے
و کے ملک دشمن فوجی یہاں سے حکومتی ہوا کہ حکامات بجا لائی پابند، سالہ برہم مسلم مدد، غنی نسوں کا اتصال و رقش کرنے، اباطل
، نہ صوب، قتل، دولت بر فوجی یہاں سے حکومتی ہوا کوئی چھپنے ان میں۔ پاکستان وہ تخت بردیں، شرقی پاکستان کا نام بلکہ دلش و مرغربی
پاکستان کا نام پاکستان رکھا دیں ۹۴ء پہ پاکستان کی نامہ رسپہ کو بندہ ستان کا قیدی بنادیں، کچھ نے پاکستان کی وفاقی حکومت کے ساتھ سپر
صوبانی حکومتیں بنادیں، ایک سینٹ کا سپریم و درہ قائم کردیں، سالہ برہم مسلم مدد، غنی نسوں کو پورے سمی ہیں، سپر ریڈیو ہاوس، سپر روزیر
علی ہاوس، سپر روزیر ہاوس، سپر ریونیوشن ہال، سپر رہاں صوبانی اسمبلیوں کے، میر پی کے، ایک سپر میر سینٹ کی اسمبلی کے ممبرین کے حکومتی
خواہی نقد، بڑھادیں، سی طرح غنی و امروں پر مشتمل فوج شاہی، ذرا شاہی منصف شاہی کی فوج کو ملی حوم، مال و خزانہ پر مسطر
کردیں۔ کے پاک فوج کے فوجی ڈائریٹر کی زبان و عوامی ایڈرس بمقام حاکمت و اقتدار کی روشنی میں مل و متن مسلم مدد، غنی نسوں
سمیوں اس نام کے پکاریں! مل و متن مسلم مدد، غنی نسوں کو ملی حاکمت کا فیصلہ کرے۔

نمبر ۶۔ دوسرے فوجی کالٹیٹر پر یہ شرف مارشل ان کی ان پر ملنے پر ملنے میں فوجی دوسرے راجہ ورتہ تیج کے ملک پر مسطریہ ہو گیا۔
 ملک دشمن فوجی سیاستی حکومتی نواہ کے مسطریہ کے شجاعت حسین، پرویز، بی، میکیو میکی کے خلاف حسین، بومی مسطریہ کے شجاعت رشید
 و دوسرے اتحادی سیاستی جماعتوں کے مادی پرست، قتل پرست مجرموں کو ماتھے دیا۔ ملکی میں توڑ کر ملک کے ہاتھ بندھ رہی کامر ملک
 ہو، ملک دشمن پالیسیاں مسطریہ میں۔ پاکستان کو افغانستان کے خلاف امریکہ کی چھوٹی بنا دیا۔ نے پانچ چھ لاکھ مرد و زن، بچے بچیوں کا
 قتل کر دیا۔ پیشہ رسانی، اعضا فضا میں بکھرتے اور انسان معذہرہ ہوتے رہے۔



جب دامنِ ایمانِ تھیں صہبہؓ کے مہینہ، حسینؑ کیسے!

صفی

کیس نمبر ۱۵: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی حیوری

نوشتہ وقت

نہجہ ہے۔ کابو نہر میں پودہ یز شرف ہی کے نقش قدم پر چلا۔ اس نے امر کے فوجی یہی حکومتی وہ نے پاکستان میں قمران حکیم کے نظریات، تعلیمات کے خلاف درمختصہ ملک میں محذور غلیم محظوظ معاشرہ و محظوظ حکومت کا لاشی مبہدکاری، زنا کاری کا قانون مارشل لا کی نچوٹ پر مسدود کیا۔ الحافضہ مستورات کے حقوق نسواں کے قانون کی روشنی میں حکومتی وہ درختے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی مستورات ملکی و ماہل، ذرائع معدن تجارت، ملکی خزانہ، حکومتی و غیر حکومتی ہوئیں۔ فوجی افسر نیکی خان مرشد جھوٹے ڈاکے کے بعد یہ قمران حکیم ۱۹۷۳ء کے آئین نظریات، تعلیمات، عدل و انصاف کے خلاف ایک بہت بڑا مظالمہ معاشی معاشرتی و دینی ڈاکہ ہے جسکی مثال پاکستان کی تاریخ میں نہیں ملتی۔

نمبر ۸۔ نوں تک فوجی یہی کی حکومتی والہ ور حکامات یافتہ شاہی بقیہ ملکی مامل بنز نہ شہتی یو نوں، شہتی محلوں، نموں قیمتی گاڑیوں
ور حکومتی یو نوں پر مسطر رہے۔ اس مسجد کی تعمیر درگاہ در در حصص کی حسابات و مطالبات نے مذہب شہ مغربی جمہوریت کے کفر کے
فیصد حقوق نوں کاتاق نوں، جوئی شہ، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری، ورم و زان کے مساق سنڈ جیسے فی شہ کے نوں کے طہر کا خالق تھا، سکے
خلاف ز شہائی حکومتی والہ سکے حکومتی کارندے، نے اخبار نویس، شہ فی می، شہرز، تجزیہ نگار اور ذرائع ابلاغ کے تمام سرکاری
شعبوں اور ہر قسم کے سرکاری مبلغین پر نوٹ پڑے۔ حقائق کو منسوخ کیا، نکلو، شہت رہا، اور اہل مسجد کو افغانی طالبان کا ہیڈ کوارٹر بنا کر رکھ دیا۔



نمبر ۹۔ ہل وطن مسلمہ کی ذیل مذکور ہے۔ صرف فوجی سیاسی حکومتی واد کے مذہب ش مغربی جمہوریت کے غم کے تہی مہر کا تحقیق کیا ہو حاصل مذہب بھی حکومت کی بجائے قرآن حکیم کے زمین نظریات تعلیمات تعلیمی و روس، پاپا، دیوری کے تحفظات، مانت و دیانت، عتد و مسرت و مدد و انصاف و سرکاری و فراری، اسلامی بھی ممکنات اسلامی جمہوریت و اسلامی تہذیب کی خاطر یہ ملک حاصل کیا گیا تھا۔ اسکی پاستان میں سرکاری و فراری پاستے ہیں۔ فوجی سیاسی حکومتی واد کی طر پر بھی پاستان میں قرآن حکیم کی حکومتی واد قائم رہنا۔ رٹیں رہنا۔ فوجی سیاسی حکومتی واد تو قیست پر قرآن حکیم کی تحقیق و مذہب ش مغربی جمہوریت کے غم کے بھی حکومت کی عزت و تکریم باری رہنا۔ قرآن حکیم و ملت اسلامیہ کی وحدت و اتحاد کے مذہب ش مغربی جمہوریت کے غم کے ہم ہمیش ۱۸ منشور و ۱۸ ایسی جماعتوں کے فرقوں میں تقسیم کر کے قرآن حکیم و ملت اسلامیہ کی وجودیات و اتحاد رہنا پاستے ہیں۔ ہاسی جماعت کا پناہ پن منشور ہوتا ہے۔ ملکی واد و مسلمہ واد ۸ فوجی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں سے منسلک ہونے کے پابند ہوتے ہیں عوامی مغربی طہجری جمہوریت کے غم کے عزت رہتے ہیں۔ پاپا میں فیصد عوامی میں صدی نہیں جیتے۔ حکومتی واد کے مذہب ش مغربی جمہوریت کے غم کے واد کے رہنماؤں کے یہ مذہب ش مغربی جمہوریت کے غم کا اتحاد بھی حکومت کی ہاسی صیغہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

پیشوا، صدر، وزیر، سیکرٹری، سینیٹر، ممبر اسمبلی، قائد، قائد اعظم، قائد اعظم، قائد اعظم



صفحہ 232

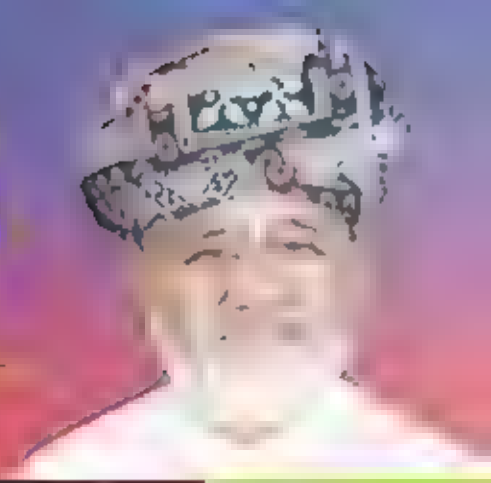
کیس نمبر ۱۵: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۱۰۔ فرض رہا یہ حلقہ انتخاب میں ایک اچھا مزدور ہو میں۔ ان میں سے ایک امیدوار سب سے زیادہ نہیں ہر روٹ حاصل کر کے کامیاب ہو جاتا ہے۔ باقی کی ہر روٹ دہری سیاسی جماعتوں کے نمائندوں نے حاصل کیے ہوتے ہیں یا عوام نے روٹ اے ہی نہیں ہوتے۔۔۔ یہ ٹھیک ہے کہ کامیاب امیدوار نے سب سے زیادہ روٹ حاصل کیے ہوتے ہیں۔ لیکن دہری طرف کی ہر روٹ دہری سیاسی جماعتوں کے امیدواروں کے پاس ہوتے ہیں۔ وہ کامیاب امیدوار دہری سیاسی نمائندگان کے وٹرز کا ممبر کیسے تسلیم کیا جاسکتا ہے۔ کتنی بد نصیبی ہے کہ پاکستان کے چند محرموں کی حکومت ماری کے یہ حریت کے نظام حکومت کا نام مغربی جمہوریت رکھا گیا ہے۔ تمام ملک کے محرم جاکر اور ان کا سب سے زیادہ مغربی جمہوریت کے نام کے ذریعے چور سے ملک کی قوم کو یہ تحریکوں سے ۱۹۴۷ء سے اٹھوا کر آج کی حکومت برتا رہا ہے۔ ہندی جمہوریت، مسلمان مملکت، مرقن حلیہ کے نظریات تعلیمات کی سرکاری سرکاری نوٹم کر کے مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے نظام حکومت ویسے کہاں جھینڈتا ہے حکومت کرتا آ رہا ہے۔ اے ۱۸ انوجی سیاسی جماعتوں کے سیاسی رہنما و ایقینہ دار یہ تم نے قرآن حکیم کے منشور کو ۱۸ سیاسی منشوروں میں تقسیم کر کے قرآن حکیم کی وحدت کو ریزہ ریزہ نہیں کر رکھا۔ کیا تم نے خداوند قدوس کے ہاتھ چٹک باری نہیں رکھی؟ کیا تم نے سہارن پور مسلمانوں کو ۱۸ انوجی سیاسی جماعتوں کے ذوقوں میں تقسیم کر کے ان کی جمعیت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا؟ یہ تمہاری وحدت کو پار پار کرنے کے مجرم نہیں۔ کیا تم قرآن حکیم کے منکر و منافق نہیں ہو۔ کیا تم نے سہارن پور و عجمو کو قرآن حکیم کا منکر و منافق بنا نہیں رکھا۔ کیا تم زندگی زید کی اور عاقبت عالی مقام سرور الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کے ورثہ بنے نہیں بیٹھے۔ کیا تم قرآن حکیم کے خلاف جمہوریت کے انتخاب کے طریقہ کار سے وقف نہیں ہو؟ کیا تم ذریعہ بانٹ کے ذریعے اپنی حق چھپا نہیں رہے۔ تم کون ہو۔ رہن خیال یا رہن خمیر!



بابا کی معایت اللہ



بہارِ نبویؐ میں رہنا اور اللہ کی رضا میں رہنا

233

صفحہ

کیس نمبر ۱۵: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

مہر الیہ قرآن حکیم کے نظریہ شریعتی جمہوریہ کی مطابق جمہوریت مغربی جمہوریت کے نمبرن کے پناہ کے لیے غیر وثر، ٹیک وہد، ملن وہد دیانت، صحت وہد کار، امیر و غریب، حاکم و محکوم کی تفریق کے ہی کا تضاد ہے جو انہیں ہے۔ یہاں وہ زندگی و قیامت کی زندگی، عاجز و مسکین اور فرعون کی زندگی، حق و غلام کی زندگی کا تضاد بھی کھل کر سامنے نہیں چکا۔ انسانی حقوق کے لئے اور انسانی حقوق غصب کرنے والے کی معیاریت کا تضاد بھی واضح میں ہو چکا ہے مخلوق خدا کی خدمت کے جذبہ سے سرشار و مخلوق خدا پر امتحان کی مسکوتہ مسطر کرنے کا تضاد بھی اس پر وہ برز میں نہیں۔ اب انسانیت کو بحال کرنے، اب انسانیت کو روندنے کا تضاد انسانی رشتوں پر مہم پٹی کرنے انسانی جسموں کو زخم کھانے و ان زندگی کا تضاد بھی کھل کر سامنے نہیں چکا۔ بنی نوع انسان و عیون و رعدیت دینے والے کی کا تضاد اہل و عیال و رب و عیال کے تضاد کے برادر کا تضاد و محسوس، بے گناہ و مخلوق خدا پر ظلم و روت، توپوں، گولوں، بیڑوں، ۳۶ رفت کی ہندی سے جنگی جہازوں کے ذریعے امیزی کٹر ہوں سے ٹکر ٹکر، ہستی ہستی، قریہ قریہ، شہر، مہلات کاہوں، دریاہوں، پہاڑوں، خورد و نوش کے غبار و انسانی زندگیوں کو بھیستی سے مٹانے کے صم و جب کا تضاد واضح ہو نہیں چکا۔ اپنے ملک و اپنی آزادی کی بنیاد کی خاطر جنٹا لے، مگر و ممالک و رت کے عوام کی آزادی چھیننے، ان و نہیں لے، پنجہ وں، میں بند کرنے، اوتھامہ بے نی نہیں میں انہیں دینے وں کے برادر کا تضاد بھی کھل کر سامنے نہیں چکا۔ خدا کی مخلوق کو تحفظ دینے، اس کا قتال کرنے والوں کی زندگی کا تضاد۔ مذہب شریعت مغربی جمہوریت کے اندر کے منشور، نظریات کے مطابق غیر قانونی غیر انسانی، غیر خدا کی طریقہ کار، اختیار کرنے کا عمل، اپنا اپنے خصوصی سیاسی، بلوچی، نول و اپنی حکومت و پانے کی خاطر اہل وطن کی مرضی، خواہش کے خلاف، عوام کی ہارز کے بغیر بڑے ہوا کے ساتھ وطن کی زمین مغربی تھائیوں کے عوامی، اشتراکوں کو جنگی مقاصد کے لیے مہیا کرنے، انہیں ن جیتے محسوس، دیندہ، غیر ترقی یافتہ ملک کے عوام کے قتال کے جرہ مذہب شریعت مغربی جمہوریت کے اندر کے مجرمانہ طے کا حصہ ہے۔ قرآن حکیم کے نظریات کے پیروکاروں کا ان کے خلاف ہونے والے کا عمل، قرآن حکیم و مغربی جمہوریت کے نظریات کے تضاد کا کھلا ثبوت ہے۔ ظلم بن و ہل وطن عوام کے اس عمل کو مذہب شریعت مغربی جمہوریت کے اندر کی حکومت کے خلاف ایک بغاوت تصور کرتا ہے۔

بابا جی عنایت اللہ



صفحہ 234

کیس نمبر ۱۵: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۱۲۔ سوہ کروڑ عوام اور مذہبی تنظیمیں نے خداف جنگ برما میں ظالم، غاصب مذہب ش مغربی جمہوریت کے کفر کے سپرد مجرمانہ حکومت ورس کے حکومتی ٹولہ کے خداف جہاد کا نام لیتے ہیں۔ اس پاپی، درجنگ و طول، مینے، نفیستان کی سرکاری جنگ کو پاکستان کی جنگ میں بدلنے، پاکستان کو تباہ کرنے کی خاطر امریکہ اور اس کے تحریکوں نے مل کر سازش رچائی ہے، ہمارے فوجی سپاہی حکومتی ٹولہ میں شامل ہے۔ ہندوستان کی ر، سرکس کی مو، سریکس کی مانی سے مرید، رنجیتی تربیت یافتہ، دہشت گرد فورسز پاکستان میں انسانی قتل کرنے کے لیے داخل ہوئی گئی ہیں۔ حکومتی ٹولہ ویدہ دانستہ اقتدار کی خاطر اندھا، بہرہ اور عالمی دہشت گردوں سے مل کر عوام الناس کا قتل جاری کر چکا ہے۔

نمبر ۱۳۔ بدقسمتی یہ ہے کہ ہمارے حکمران امریکی دہشت گرد مجرموں کی بجائے اپنی ہی مسلمان قوم کو ہار دینی اور کچھوں کے صبا کو دہشت گرد، خود کش حملہ آور، دہشت گردی کا ذمہ، رمہ سے جا رہے ہیں۔ پاکستانی حکمرانوں یہ تو بتاؤ! کیا پاکستانی افواج کے توپوں کے گولے، گن شپ جہازوں سے اپنی عوام کا قتل، سریکس کے ڈرون مسوں سے پاکستان کے عوام کا قتل جاری نہیں ہے۔ یہ دہشت گردوں کا قتل ہے یا عوام الناس کا! یہ عوامی اس کے قتل کو دہشت گردوں کا نام دینا جائز ہے۔ عوام کے ماننے ذریعہ باغی کے ذریعے تباہ جہاد نہ ہوتے جاو۔ سریکس اور اس کے تحریکوں کی بدترین جارحیت کو دھماکوں کے اور اپنی فوج سے اپنی عوام کے قتل کے لیے کون سا قانونی جواز پیش کریں گے۔

نمبر ۱۴۔ کیا ڈرون مسوں کے ذریعہ بدلتے مطابق دہشت گردوں کو تلاش کر کے ان کا قتل کرتے ہیں یا مسلمانوں اور ان کے خیمات کو تخریر کرنا چاہتے ہیں۔ اگر پاکستانی حکمران اس میں ملوث ہیں تو ختم ہو جائیں گے۔ ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا لٹا ڈراویں۔ عوام ہندوستان کی ر، سرکس کی مو، سریکس کی مانی اور مرید، رنجیتی تربیت یافتہ، دہشت گردوں کو خود کش کر دیں گے۔ پاکستان اور اس کی عوام کو مزید تباہ نہ کرو۔ ورنہ سوہ کروڑ عوام کے خداف میں دہشت گردی کا نبی مچھ نہیں! اسلام، روز عوام، ورتقہ سن حکیم کے خیمات و چند مذہب ش مغربی جمہوریت پسند کفر کا حکومتی ٹولہ، سریکس کے دہشت گرد ذریعہ باغی کے جہاد کے پر پینڈہ، درقماں کے ذریعے تخریر نہیں سکتے۔



جب دامنِ ایزدیں تاح میں نہ بہتو، نہ مریں، نہ سبک دہن کیسے!

صفی

کیس نمبر ۱۵: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی حیورمی

نوشتہ وقت

نمبر ۱۶۔ قرآنِ عظیم کے فخریہ کے مطابق مستورات و منکحات و پائیزئی و طہارت و عذات و عظمت و تقدس و حرمت کا قرآنی، ہائی نظامِ حیات ہے۔ اس کے برعکس و مرتعنا مذہبِ شمس مغربی جمہوریت کے شر کا مخلوط قلم و مخلوط معیار و مخلوط صداقت کا مار پر مارا مرد و زن کے عداپ کا مغربی جمہوریت کا فخریہ یا قبیح تصادمات کی تباہی کا باعث ہے۔ اس کا جرم و نوب ہے۔

نمبر ۱۸۔ قرآن حکیم کا زوہ، نبی زندگی کا نظام حیات؟ کہانی رشتے، میاں بیوی، ماں باپ، بہن بھائی، بیٹا بیٹی، اداوی، دانا، نانا، ورتما۔
کہانی رشتوں کی خصلتوں، عادات و رسم کے کہانی جذبات کا تھندس مذہب میں مغربی جمہوریت کے فقر کے مرد و زن کے ازدواجی
مددگار حیثیت چڑھ چکا ہے یا چھوٹا جا رہا ہے۔ اس کا خرم و غم؟

نمبر ۱۹۔ مغربی ممالک میں زود ہی زندگی کے بخیر مزاجیوں کا ہنس تعلق کا نظام رہا جا رہے ہیں۔ کمرہ بیوی، بیٹی، ماں بہن کے جسمانی مقدس، عصمت، محبت جیسے پاکیزہ و خالصت کوئی شے، بدکاری، زنا کاری کے مذہب شمس مغربی جمہوریت کے مغربی پھر نے گلے یہ ہے۔ حکومتی نو۔ مہر، حالت یافتہ شہر میاں شہر تہذیب و پیشہ کی گلیوں، ہوٹلوں، ریٹ ہاؤس میں شہر شہر نوٹی، زنا کاری کا مرکز ہوتا تھا۔ اب ہوں نے قیصر کی نوک پر مخلوط تعلیم، مخلوط معاشہ، مخلوط حکومت کے ذریعے بیٹی، بدکاری، زنا کاری وہ مہر مساجد سنہوں کو قانونی حیثیت دے چکا ہے۔ قانون سازی کے ممبر مکتون ہیں، ہل، وطن مسلمہ یا فوجی سپاہی ملکی اندر، ملک دشمن حکومتی نو۔!



بابا جی عنایت اللہ

پیشوا مسلمان ہے



236

صفحہ

کیس نمبر ۱۵: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

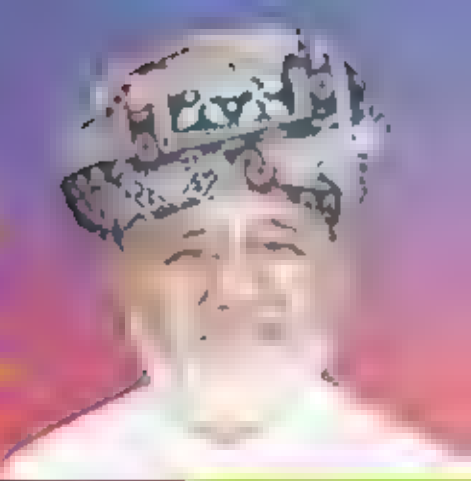
نمبر ۲۰۔ تمام ہماری کتابوں و قرآن حکیم، نبی کریم ﷺ کے اسلامی نظام شمولاً، پاپا، پاپا دیو ری کے نظریات و مسد کے مخلوط تقابلی دروں کے ذریعے پاکستان، بریتانیا، بریٹش ہند، برکھیا، بپ۔ اس کے مجرموں ہیں؟

نمبر ۲۱۔ قرآن حکیم کے نظریات، تقسیمات، تقابلی دروں، پاپا، پاپا دیو ری کی تہذیب و ثقافت کے یہ مغربی جمہوریت کے کفر کے نظریات، تقسیمات، تقابلی دروں، سول، کابیز، وینو، ریشیوں کے ذریعے مخلوط نظام تعمیر ملکی سطح پر مسد بریا بپ۔ اس کے مغربی طرح مخلوط معاش و مخلوط حکومت، مخلوط کلچر کا عمل جاری ہو چکا ہے۔ اس نظام و مسد کرنے کے مجرموں ہیں؟

نمبر ۲۲۔ مغربی جمہوریت کے عمل حکومتی و ادارہ، معاشیات، ثقافت، میاشیات نے سولہ روز معاشی بد حال کو اپنی بیٹیوں، بہنوں، ماؤں، مستورات کو کوجھڑ، شہرہ کاری، مزدمت کے روپ میں پیش کرنے کا عمل جاری بریا بپ

نمبر ۲۳۔ مغربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی و ادارہ نے یہاں طبقاتی تقابلی تناسب، مخلوط تقابلی دروں، مخلوط نظریہ حیات کے حساب و رسدوں، ان کی سولوں کو مغربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی نظریات میں کنورٹ، و مغربی کلچر کو فروغ دینے کے یہ متعین و مسد بریا بپ۔ اس طرح تقابلی دروں، نبی کریم ﷺ کی امت و ان کی سولوں و مذہب ش مغربی کفر یہ جمہوریت کے کفر کے تباہ کن کلچر میں بدلنے کا عمل جاری لرتے آرہے ہیں۔

نمبر ۲۴۔ قرآن حکیم کے نظریہ اسلامی جمہوریت و مغربی کفر یہ جمہوریت کا فرق بل ملام کو بتانا ضروری ہے۔ اہل دین کا رزم، مشائخ رزم، راہل بصیرت اور دانشوں، فقیہوں، قیامدروں کا فریضہ، یٹین ہے کہ اس باطل، غاصب، ظالم، جبر مغربی جمہوریت کے معاشی معاشی شقی استحصاں نظام کو پاش پاش کر دیں، ۳۰-۹ کا کمین، اسلام کا نفاذ، فوری صورت پر کر دیں۔ ورنہ مغربی کلچر کا روشن خیال حکومتی و ادارہ اس کفر و اسلام کا نام دے کر مسلمانوں کو اسلام سے محروم کر دیں گے۔ اسلامی مبلغ اپنا نظریاتی جہاد باغیانہ روپ اختیار جاری کر دیں۔ ملک و ملت بچ جائیگی۔



بابا جی عنایت اللہ



239

صفحہ

کیس نمبر ۱۵: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۳۳۔ قرآن حکیم کے مدعی جمہوریت کے نظریات (شرابی جمہوری نظام) کے خلاف اور تین مغربی جمہوریت کی سمجھیوں کے چھ ماحول پر مبنی روئے کے حوالہ سے ۱۹۶۰ء فروری ۱۹۶۰ء میں یورپی یونین کے نیچے وزیروں بشیرہ میں، نیچے میں، گورنروں، وزیروں، سٹی، وزیر اعظم، صدر مملکت کے حکومتی مہدوں پر تقریریں ہیں۔

نمبر ۳۴۔ مذہب شریعت مغربی جمہوریت کے تحت حکومت کو چاہئے، ان کا اس میں، روئے ماحول یا تہ شریعت طبقہ تنظیم، مدیہ ورفون پاکستان کے روپ میں ملک وملت پر مسلط ہے۔ مغربی جمہوریت کا کاس تحری، رفرنکان، گزٹڈ سرکاری عملہ سرکاری اداروں کے حکومتی نظام کو چھانے اور کلی احاطہ کرنے اور نئے کام سچانے اور نئی حفاظت کرنے کی ریزہ کی بدی ہے۔

نمبر ۳۵۔ مغربی جمہوریت کے حقیقی نئے حکومت کے ذریعے تمام ملکی، مائل، مال، دولت، تجارتی، رے، ملکی تنظیمیں، رسالہ، رسالہ، رسالہ کی منت، مشقت سے نمٹنا یہ ہو کر نہ ان ماحولوں کی مملکتوں میں بدلتا جاتا ہے۔

نمبر ۳۶۔ حکومتی حوالہ کے سیاسی، فوجی مجرموں نے شرقی پاکستان وقتہ رن چیپش کی نخر کیا۔ پس میں میں مغربی پاکستان کے چھ پاکستان بناتے ہیں وفاقی، پار صوبائی حکومتیں، ریک سٹ کا شامی، یون بنایا۔ چھ حکومتی یونوں نے حکومتی مہدوں، نے ماحول یا تہ شریعت طبقہ کے سب پناہ حکومتی شامی خراجات بڑھا کر ملک کو نشانہ بنایا اور یہ بن کر رکھا دیا۔

نمبر ۳۷۔ ملک چھانے کے لیے تمام غیر ملکی قرضے، تمام غیر ملکی مدد، ملکی ایم اینف کے پاس رب کے قرضے اس حکومتی حوالہ وشرعی ماحول یا تہ حکومتی طبقہ و رے کاری مد زمین کی شامی تھو ہوں، شامی خراجات کی ہیئت چھ دیا۔

نمبر ۳۸۔ حکومتی حوالہ نے حکومتی یونوں کے خراجات کا یہ شامی سب ہمیشہ کے لیے جاری کر دیا۔ ملکی ایم اینف کے قرضوں پر نو رب کے سود کی دہائی سولہ کروڑ مسلم، مداوران کی نسلوں نے ادا کی۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامنِ ایمان میں نہ ہو تو اسے مٹا دینا کیسے!



240

صفحہ

کیس نمبر ۱۵: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۳۹۔ کے بعد امر ڈاکہ مغربی جمہوریت کے مارشل ایک فوجی اکیڈمی پر ویز شرف سے چند ورگمنڈروں اور نئے فوجی سپاہی حقوق خواہ کے اور حکومت میں مار کیا۔ ان فیصد حقوق نسوں کے نام پر سکوت مہذبہ و تمام سرحدات یافتہ شاہی طبقہ کے سرکاری مہذبہ اپنی مستورات کے لیے وقف رہے۔ ان کے سرکاری خراجات اہل کے بھی وہ فیصد بڑھ گئے۔ ان مجرموں کے شاہی بجٹ کے اخراجات براہ راست کرنے کے لیے مزید ۳۹ رب ڈاکہ فوجی رقماتی کمزیر کے پاس ملک بڑی رکھ کر صل رہا پڑی۔

نمبر ۴۰۔ اس کے علاوہ شاہی خراجات کو برداشت کرنے کے لیے حقوق خواہ کے میاشوں نے سناؤں، مزدوروں، محنت شن، ہنر مندوں، بے روزگاروں، یتیموں، محتاجوں، بیماروں اور بے روزگاروں میں اس دوران نسوں پر پٹا مال، ڈائیز، گیس، تیل، بجلی اور ضروریات حیات کی چیزوں میں بے پناہ اضافے کیے۔ انکا جینا محال اور انکو جاتی خود شیوں کرنے پر مجبور کیا۔

نمبر ۴۱۔ ملکی خزانہ ان کے اس اضافی خراجات کو برداشت کرنے کے لیے عوام الناس سے ہر ناجائز طریقہ سے اکٹھا کیا۔ اس سے غربت تنہا، بیروزگاری، مہنگائی نے اہل وطن کا جینا محال کر دیا۔ تمام بالائے قدمہ کی طرف سرکیدی افغانستان کی جنگ کو پاکستان کی جنگ میں بدل دیا، ملک کو میدان جنگ بنا دیا۔ ان کی حقوق پالیسیوں کی وجہ سے معاشی حالات بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں۔

نمبر ۴۲۔ ایک طرف ملکی عوام کا معاشی قتل و روناہ کی طرف معسوم، بیچارے، بچے بچیوں، مرد و زن کا بے پناہ قتل ملکی پولیس، رینجرز، افواج پاکستان اور مرید کے آزار و حملوں سے جا رہی ہے۔ ملک حقوق و اشتراک کی کمی میں ہے۔

نمبر ۴۳۔ اس کے علاوہ سرکیدی کی قتل و سرکیدی کی موسما، زندہ دھن کی رورہیب و ٹرک بریڈ اور ہر اشتراک پاکستان میں دہشت خراج برتے، اپنی مرضی کے مطابق مرد و دہشت مرد تیار کرتے، جدید سلمہ میا کرتے۔ ان کے ہر بااست بروئے خود کش حملے بروئے دہشت میں تباہی مچاتے چلے آ رہے ہیں۔ امریکہ، اسرائیل، غزیا کا سلمہ، دہشت بروئے پکڑ جا رہا ہے۔ یہ قتل فوجی اکیڈمی زیر نگرانی بیرونی طاقتوں میں رہی ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ

علامہ اقبالؒ کے شاگرد اور شاہکار



241

صفحہ

کیس نمبر ۱۵: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

در اصل پاکستان میں مردم و مردم کے خلافی بات کرنے والوں کو طابان و دہشت گرد کا نام دے کر یہ قسم کا قتل نے ذمہ ڈال کر مردم و مردم پرست جو مورخوں کے زمانہ برے اسلام و ملت میں تحریک کو قائم کرنا حکومتی و دینی منوال غصود ہے۔ اس خاندان کی قریبی حلقہ نوالہ حکومتی زمانہ اپنے تحفظ و رعیت کی زندگی گزارنے کے لیے شرقیت جارباب۔

۱۹۴۴۔ حکومتی واپس پاکستان میں قرن حکیم و ۱۹۴۳ کا ۱۹۴۳ میں مردم کے خلافی بات کرنے والے دینی درکاروں کے مطابق واپس امن مسلمانوں کو دہشت گردی کا ذمہ دہرہ تار و سبب جمعے کے دن بنیاد و مکتبہ کی بنا پر عوامی قتل جاری کیے ہوئے ہے۔ یہ رزب مشکف ہو چکا ہے کہ حکومتی و رعیت کی بجائیں دہشت گردوں کے ملک کا کوئی حصہ یا فر محفوظ میں سے حکومتی مہدی رہوں مردم عات یافتہ شہری طبقہ کے۔ پاکستانی طابان دہشت گردوں نے قتل کا قتل یا ملک کی طاقت و تباہیوں میں سے وہ فوجی یہی حکومتی نوالہ و رعیت عات یافتہ شہری طبقہ کا قتل یہیں نہ کریں۔ ملکی و رفیع ملکی کی تمام فوجی ذمہ دہرہ دہشت گردانہ حکومتی حکومتی نوالہ مردم عات یافتہ شہری طبقہ کا تحفظ برقی ہیں۔ صدر رقی باورس ہو یا وزیر مہتمم باورس ہو۔ وزیر علی باورس ہو یا گورنر باورس۔ یہی ہاڑ ہوں یہی ہاڑ کا درہ و حکومتی نوالہ ہو یا پوزیشن یدرن و سبب محفوظ ہیں۔ کیونکہ دہرہ دہشت گردانہ حکومتی کے مہتمم و سسٹم مردم کے مشن کی تکمیل کر رہے ہیں۔ دینی طبقہ مردم سدائی خدائی دینی مدرس و رعیت و ۱۹۴۳ کا ۱۹۴۳ میں مردم کے خلافی بات کرتے ہیں کہ دہشت گرد یہ اتحاد ہی خود دشمنہ مردم کا نام دے کر کلونیلوں میں بندہ رعیت کا قتل کر دیا جاتا ہے۔ یہ خدائی جنگ ہے۔ اس کو جیتنے کے لیے یہ دہشت گردانہ حکومتی نے پہلے پرہیز شرف فوجی ذمہ دہرہ دہشت گردانہ حکومتی نے حاصل تھی۔ پرہیز شرف نے افغانستان کی جنگ کے لیے مہتمم مردم کے تحریکوں کو سولہ مردم و رعیت کی مرضی کے خلاف پاکستان کی سر زمین میں یہی۔ سب موجودہ فوجی یہی حکومتی نوالہ مردم پوزیشن یدرن نے مشن کو بڑے صحیح طریقہ سے آگے بڑھاتے جارہے ہیں۔ ان حقوق کو جاننے کے لیے میڈیا کے دانشور کو کھڑکھونی ہونی۔ عوام و حقوق کے آگاہ رہنا ہوگا۔



بابا گئی حمایت اللہ

بہارِ پاکستان کے لیے جہاد کا علمبردار



صفحہ 242

کیس نمبر ۱۵: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۳۵۔ حکومتی ناولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے شاہی اثراجات اور بپناوشاہی مراعات کا میٹا نہ مذہب شاہ مغربی جمہوریت کے کفر کا نچر حکومت جاری رکھتے ہیں اس نچر یاقی جنگ نوائیل ملٹن پر مسلط اور جاری رکھتی ہے۔ سب اسی طرح وناجا رہا ہے۔ ان کے تحفظ کے لیے ملک کی تمام پولیس رنجر افواج پاکستان کی نو ذرا جدید اسلحہ۔ ایس ان کی حفاظت کے فرائض ادا یہ جاری ہیں۔ کفر کی حکومت قائم رہ سکتی ہے نہیں ظلم کی نہیں۔ یہ نوجی قتال کا قسم دے گا ۱۱۰۔

نمبر ۳۶۔ حکومتی ناولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی حفاظت کے لیے بات پر وف تحقیق کاریوں کا انہارا اٹھا کیا جا رہا ہے۔ ان کا وہ عوام ان کی برداشت کرتے ہیں پاکستان کی سولہ رہزموں و بدترین قیدی، بے یس غلام، محکوم بنائے ہوئے ہیں۔ وہ پورے ملک میں۔ ان کی زندگی سب پارٹی، سب کی جگہ کی آؤتھ میں ہوتا ہے۔ سب سب سب تڑپ تڑپ کر گزارنے پر مجبور رہا ہے۔ وہ غربت سے تنگ رہے خود کشیاں اور اپنے دیوی بچوں کو زہم پانے پر مجبور ہیں۔ حکومتی ناولہ اور اپوزیشن یڈز عوام کو نہ بچتی پر مجبور رہ رہے ہیں۔ ملی نڈا فوجی ٹائیٹل پر ہر شرف اور اسکے چند بورک نڈرز اور اسکے فوجی یہی ملک دشمن حکومتی و۔ کے مجرموں و تحفظ اور بارہا حکومتیں مہیا کی جا رہی ہیں اور ان کے نفاذ کا نام سینے ہاوں کہ پھانسی کے چندوں پر دایا جا رہا ہے۔

نمبر ۳۷۔ پاکستان و ایک نسل اور مغربی جمہوریت کے نچر یات کا نچرستان بنایا ہے۔ وقت کی منہی کتاب ہنور کے پڑھو۔ تمہیں اپنی طاقت کا منظر نچر جانے گا۔ امریکہ کے بننے پر بارہا ملی نچر یات کے مسلم امہ کے فرزند ان پر فوجی، اعلیٰ، ستیوں و نیست و نابود، ان کے بچے، بوڑھوں، جوانوں کا قتال سب تک جاری رکھیں گے۔ سب تک انسانی جمہوریت کے نچر ممکنات کو روکتے رہیں گے۔ سب تک مذہب شاہ مغربی جمہوریت کے کفر کی سرکاری باوقی مسلط رکھیں گے۔ سب تک اسلام پرستوں و دیہوں میں بند اور تختہ دار تک پہنچاتے رہیں گے۔ عوامی عدالت حقائق کی روشنی میں فوجی یہی حکومتی ناولہ کے مجرموں کو نہ روا رکھیں۔



بابا جی عنایت اللہ



صفحہ 244

کیس نمبر ۱۵: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

یہ ملکی جرم ٹوہیپ پاکستان کے حیدر پانچ پاکستان بن سر پنی تعداد بڑھاتے، حقوق نسوں کے نام پر ۱۵ فیصد پنی مستورات کو صومتی یونوں ہر کاری اراوں میں پہنچاتے چپے آ رہے ہیں۔ ملک کے شاہی ٹوہیپ کے مرد و زن ورن کے ماحات یافتہ شاہی طبقہ کی تعداد بڑھاتے ورن کے شاہی خراجات کا بجٹ بڑھاتے رہنے کے لیے ملکی و مل، ذریعہ تمدن و سہ روزگاروں مزدوروں محنت کش، بنہ مندوں کی محنت و مشقت سے سہ کیا سو شہ نہ ختم رہنے کے بعد ۹۔ رب ذریعہ کاتوش بھی گل چپے ہیں۔ شاہی یونوں و حکومتی وادوں میں بیٹھ کر قہر کی لوک پر ہر جرم و قہر فون بناتے چپے آ رہے ہیں۔ اس میں شاہی کوئی نجاش نہیں کہن کے نرا ایک حکومتی شخص و رجیش لوہیپ کام ماحات یافتہ شاہی ہر کاری طبقہ ورن کے ہر کاری مد زمین کا نام ہی پاکستان ہے۔ ان کے ہر ہر فیصد ان، اتیس فیصد مزدور محنت کش بنہ مند طلباء کی بات و عوام نامس کا پاکستان کی دولت و مل تجارت ملکی شہ نہ کے ہر ہر کوئی تعلق نہ ہے نہ توہیپ ملی بارہ وری پہنچے ہی تو محنتی، سب بھی ہے۔ مل وطن عوام نامس پہنچے بھی پاکستان کی معیشت سے خرم و متھے نہ بھی ہیں۔ یہ قلم و جہ کب تک جاری رہے گا۔ اس صوت وارتھ میں حکومت و توڑنا ہوگا۔

نمبر ۱۵۔ کیا پاکستان واقعی حکومتی ٹوہیپ ماحات یافتہ شاہی طبقہ ورن کے ہر کاری مد زمین کا ہی ملک ہے۔ کیا مذہب مغربی جمہوریت کے کفر کاروشن خیال ٹوہیپ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ ہی ملک کے سیاہ و سفید کا مالک بناتے گا۔

نمبر ۱۵۔ کیا ملک کے تمام و مل ماں و دولت تجارتی ورن کے ہر کاری ورن، تمام مسکینیں ہر ہر نصف حکومتی ٹوہیپ ماحات یافتہ شاہی طبقہ ورن کے ہر کاری مد زمین کے لیے ہی وقف ہوتا ہے یا جے گا۔

نمبر ۱۵۔ کیا بجلی گیس پھروں شہیپ خورد و نوش کی قیمتوں میں اضافہ ٹیکسوں میں اضافہ، مہنگائی کی افواہوں کا اضافہ صرف حکومتی ٹوہیپ ورن کے ماحات یافتہ شاہی طبقہ ورن کے ہر کاری مد زمین پر شہ نہ رہو ہے۔ کیا حکومتی ٹوہیپ ماحات یافتہ شاہی طبقہ نے اپنے تحفظ کے لیے قیمتی گاڑیوں ورن کے ہر کاری شاہی ماحات خریدنا ختم کر دی ہیں۔ کیا سہ روز عوام کو بھی کوئی ریٹ دیا ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامنِ ایمان میں نہ ہو تو اس کی زندگی کیسے!

245

صفحہ

کیس نمبر ۱۵: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

کیا ان کا بھی کوئی تحفظ یہ ہے۔ یہ حقوق والہ اپنی اپنے مراعات یافتہ شہابی طبقہ کے سرکاری ملازمین کی ۵ فیصد تنخواہیں، ۲۰ فیصد مہنگائی اور نوں کو بڑھا کر ۱۲ لاکھ ڈالر چکانے۔ یہ عوامی مجرموں کے ان اضافی خراجات کا، قناتی بوجھ مزید برداشت کرنے کے قابل ہیں۔ یہ عوامی مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے طبقاتی فحش و فحش برتے "رہتے جائیں گے۔

نمبر ۱۵۔ کیا سوالہ روزمرہ عوامی مسائل، مزدور، محنت کش، ہندو مندوس معاشی بدحالی زد میں نہیں آتے۔ یہ حقوق والہ مراعات یافتہ شہابی طبقہ و سرکاری ملازمین کا اضافی معاشی بوجھ قدرتی نوں پر بل و ملن عوامی مسائل پر ڈالے نہیں جا رہے۔ ان بدحالی، خواہشیں، خود سوزیاں اور اپنے بیوی بچوں کو زبردستی پر زندگی کے چرخی کو گلے کرنے، لوں پر مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے غم کے مجرموں کا مزید معاشی بوجھ ڈالنا کہاں تک جائز ہے۔ یہ عوامی مسائل کے لوں میں سے، استحصان حکم و جبر کے خلاف تقاضی کی تک سبب نہیں رہتی۔ یہ عوامی حق سے بدرفتار شہادت جو سب سے نہیں چلی۔ یہ حقوق والہ طبقہ ان کے تقاضے سے نفی کیسے گا؟

نمبر ۱۵۔ کیا مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے غم کا حقوق والہ سوالہ روزمرہ بل و ملن کا معاشی فحش نہیں۔ یہ سبب عوامی مسائل کے فیصلہ و غلبہ سے نفی نہیں گے۔ کیا سوالہ روزمرہ مسئلہ کرنے فوجی سیاسی حقوق والہ، ان کے مراعات یافتہ شہابی طبقہ و ملک کا فحش ممکنات چاہنے ہیں بطور خاص، ملازمین نوں رکھنے والے حکومتی ادارے، چنانچہ۔ یہ کوئی ملازم اپنے حق کے مار و دھت، مال، خزانہ کی باتوں پر فحش ہو رہا ہے، مجرمانہ سوک رہا ہے۔ حقوق والہ، ان کے مراعات یافتہ شہابی طبقہ کی ملکی بدرفتاری ہے۔

نمبر ۱۶۔ یہ مغربی مذہب کی طرح حقوق والہ کے مسائل، مزدوروں، محنت کشوں، ہندو مندوس، بے روزگاریوں، غریبوں، مسکینوں، مجبوروں، پانچوں، بیماروں کو کوئی ترہ اور نوں جاری کیا ہے۔ کیا ملک کے خدائیں، ملک کے مالکین کے ہاتھ لیا سوک رہا ہے۔ کیا جمہوریت اس کا نام ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

پیشوا مسلمان ہے



246

صفحہ

کیس نمبر ۱۵: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۵۷۔ یہ تمام ملکی پیداوار کی مصنوعات ملکی، ریل، ملکی تجارت، ملکی خزانہ، ملکی قلمی و مالیات نہیں۔ حالت وہ قعات نے
سوں نافذ مانی جو مکی مجبوری بنا دی ہے۔ کنوٹق نوالہ وارن مائند بپ ش مغربی جمہوریت کے غر کا تصدیق نظام حکومت در صل یں اور تم
ر چکا ہے۔ ن لی کوئی ہوئی مسکتیں مونی مد یہ پس سے رن کو ر میں۔ یہ جو م خود ن سے پتی مسکتیں چھین لیں وارن کو ناقابل
برداشت مانیں۔ وقت نے روٹ لے دی ہے۔

نمبر ۵۸۔ قرآن حکیم کے نثر یہ جمہوریت (شورنی جمہوری نظام) کا صدر مملکت ہو، گورنر ہو، وزیر مضم ہو، وزیر علی ہو یا کوئی آسان
مزاد رخصت ش یا ہر مند ہو۔ ن کا معیار حیات نہیں، ہوا، مختہ، و ریک فیہ تویازی نظام کا مظہر ہوتا ہے۔ چپ بند مینس کا نظم رخصت وار
موثر ہوتا ہے۔ خدیوہ وقت نے ہر نو،

پوچھ سکتا ہے کہ ماں غیبت سے ہر نو ایک پادری ہے اس کے قیش یا رتانی نہیں سکتا۔ آپ نے کیسے بنایا ہے۔ خدیوہ و س مہر ظس کا
جوب دین پڑتا ہے۔ یہ پاستان کو لے کے رہنوں کے خلاف کوئی بات کر سکتا ہے۔

نمبر ۵۹۔ قرآن حکیم کے نثر یہ جمہوریت و تقیہ میہ (شورنی جمہوری نظام) کا مذہب ش مغربی جمہوریت کے غرق تقیہ میہ کا تقیہ
نصاب قیہ و تربیت و نظم و نسق ایک اور کے مانی، رمتنا، ہے۔ انگریز نے مذہب ش مغربی جمہوریت کے غر کا تقیہ میہ کا تقیہ
چھریک محکوم ملک کی جو م کو تو ہو، رکنہ و س رنے کے یہ نافذ یا تھا۔ ہر گریز کے خلاف یا آزادی کی بات رنے و س کو مختلف کیسوں
میں سوٹ مار کے ن کو پتیس مقدمات میں قتل رو تا، بھونے کیس درق رو تا، رخت م میں دیتا و پچائی کا چندہ گنگی میں ڈرتا، کنوٹق
کرو تار ہا۔ ن ہر کنوٹق نوالہ کی پالیسی پر کا مزن ہے۔ لیکن قرآن حکیم کی جمہوریت (شورنی جمہوری نظام) کی قیہات و رنظم و س
کے مطابق کسی شخص کے خلاف جھوٹا کیس، ریا نہیں جاتا۔ رشوت، خدات یا شر و ر سوخ کا عمل نکل نہیں ہوتا۔ سد می معاش کے میں
طبقاتی تقوی، استعداد نکل نہیں ہوتا ورنہ رشوت، خدات یا شر و ر سوخ کا کوئی عمل نکل ہوتا ہے۔



نمبر ۶۰۔ قرآن حکیم کے نظریہ جمہوریت (شرعی جمہوری نظام) کے مطابق عامہ روزمرہ مسائل میں — ہر فرد کا بنیادی حق بنتا ہے کہ وہ قرآن حکیم کی روشنی میں اپنے حقدار انتخاب میں سے اپنے فرد کو اپنا نمائندہ (مجلس شوریٰ کے ممبر) چنتا ہے جو قرآن حکیم کے مین و مضابطہ حیات کو سمجھتا و اس کا پابند ہوتا ہے۔ اسلام کی خوبی یہ ہے کہ فرد کی باقی زندگی میں پائیدار طبابت، تقویٰ، توکل، سہہ، عمل، عین، ایثار و شہر، مہر و محبت، دنیا کی بے ثباتی جیسی علیٰ تعلیمات و رابطاتی قدر کو جائز کرنے کا درس دے تا غریق دیتا ہے۔ نہ کوئی تیزی و طبعاتی تعلیمی نصاب ہوتا ہے و نہ ہی تیزی تعلیمی طبعاتی، روہ ہوتا ہے۔ نہ طبعاتی معاش و تیار ہوتا ہے۔ قرآن حکیم کے نظریہ حیات مضابطہ حیات، نظام حیات کے تعلیمی نصاب کی روشنی میں پورے معاشرے کی فروغ کے لیے ہر فرد ایک مسجد شریف جیسے سب و درمست و — دینی و راس — تعلیم و تربیت کی جاتی ہے۔ نئی مصلحت چاہے کہ قرآن حکیم کے نظریہ جمہوریت (مجلس شوریٰ) کے ممبران کا چننا و اس کی تعلیمات کی روشنی میں یہ فرد کا ایسا ہوتا ہے جو مادہ و عیسٰی زندگی کا ورثہ ہو۔ قلیل غنہ و ریات کا حامل ہو و جلیل مقصد سے مشغول ہو۔ دنیا کی بے ثباتی کے نظام کا عارف ہو۔ سوائے شرف و ثروت کے روبرو مال ہو۔ مانت و ایمانیت کے نظام کا پابند ہو۔ غیر ورثہ کی پیچیدگی کا وارث ہو۔ حسن خلق، وراسوۂ حسنہ کا مالک ہو۔

بابا جی عنایت اللہ



249

صفحہ

کیس نمبر ۱۵: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۶۳۔ یہ کیا نتیجہ دے گا؟ قاتلین عظیم کے خلاف نجرمانہ مقدمہ سماعت مسلط ہے اس کا سال ۱۹۹۲ء سے۔ راج تک کوئی حلقہ میسر نہیں آیا۔ چیف جسٹس سپریم کورٹ کے دفتر میں قاتلین عظیم کے خلاف کیس ایک طویل عرصہ سے برائے سماعت پر ہے۔ اس کا سب فیصلہ ہوگا۔ مذہب کش مغربی جمہوریت کے غم کے نثر کے سبب جات ملے۔ یہ ۱۹۹۳ء کا آئین اور عام کانفرنس ہے۔

نمبر ۶۴۔ یہ پاکستان کے ۱۹۷۳ء کے آئین میں درج ہے کہ مغربی جمہوریت کی راج وقت میں کورٹ میں درج ہونے والے جھوٹے بنیاد و روکس کن گنت کیس دئے ہوتے رہیں گے۔ جب کہ ان کے متعلق نتیجہ دے دیا یہ، یہ سندن جملہ نثر، مارشل لاء کے جرنیل و رسو۔ مردعو صانف میں درج کی نہیں چھپی طرح ہاتھ جی ہوں کہ بگڑا ہوا ہے نہ راسخوں کو ان کیسوں میں ملوث کر کے ان کی زندگی کو مدتوں کے ذریعے جیہ ان بنا دیا جاتا ہے۔ صحت سے شام تک یہ معصوم لوگ ایک بدترین بھرم کی طرح مذہب کش مغربی جمہوریت کے کفر کے تصدیق شدہ حکومت و اس کی سب جس و بدبر مردو مدتوں میں درج کے منصفوں کے ہاتھ ہڈے رہنے کی رہا۔

برداشت رہتے ہیں۔ کیا اس حقیقت کو کوئی جھٹلا سکتا ہے۔ سو، ڈیرہ سو بیسوں کی اس کے مطابق پید مدت کا ہمد یا رو بے تک حاضری لگا تا رہتا ہے۔ اس کے بعد قاتلین پر بے تک مدت و راج کے رہ برہ حاشہ ہونے کے یہ مدت کے ہام ایک بھرم کی طرح ہڈا رہنا و مدت کے مکارے کی تو زیننے کا منتظر رہنا۔ ضرورت ہے۔ ورنہ کیس ایک بھرم کی غیر حاضری کی بنا پر خارج کر دیا جاتا ہے۔ مختلف مرض میں جتنا و رخاص بر شمر کے مریضوں کی پیشاب کی تکلیف کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔

ویل صاحب کو دوسری مدتوں میں تاش رہنے کی ذہنوں کو کون جان سکتا ہے۔ جادو و زیریں ستر، کی ماں کے بوڑھے نسان پر اس مدت کی مکارا کیا شہ پڑتا ہے۔ وہ سب جس انسانیت سے زجر ماندہ ملتی نظام و اس کا مرمات یافتہ مدت یہ کاشکی منصفوں کا طبقہ، ان کے سٹم کو پانے والے سرکاری ہکار اور ملکی وائی ما زریہ کا سٹم، انسانیت کو بپناہ ذہنوں میں نہ رہنے کے جرنلیں۔ مدت کے بھرم و سٹم کے خلاف سب یہ حقیق و اس کی مکارا رہتا ہوگا۔



بابا جی عنایت اللہ



جب دامنِ ایمانِ حق میں نہ ہو تو اس کا منہ نہ دیکھو کیسے!

250

صفحہ

کیس نمبر ۱۵: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۱۵۔ جمہوریت کے عدل کشادیہ کے منصف، وکلاء اور محتاط ساف پر مشتمل نئی سروس، معاشرے کے چہرے پر بدنامی، غبن چکا ہے۔ ۱۰ روز کے حلقوں کے عدالت تک پہنچنے کے بعد پناہ خراجات، کیلوں کی فیسوں کی راز۔ منشیوں کے طلبانے اور کیس کی کاپیاں لینے کے خراجات۔ ریلروں نے بھی درجہ چھوٹے عرس کی تاریخیں لینے کی مانی راز۔ وکلاء کا اور کی پارتی سے ملنا کر لینے کے لیے کا نذرہ کون لگا سکتا ہے۔ بڑے بڑے جن کے کیسوں میں مرزوں میں فیڈین مصلوں کے یہی وکلاء جرنل کے حصہ دار بن جاتے ہیں۔ وہ تین کیسوں کی سماعت، بقایا کو رہا مال تک عدالتوں کا اس طریقہ کار اور کار کی سسٹم کا بندھن بنانے کی کھن و فی راز عوام اس کو جاری ساری رات ہے۔ چیف جسٹس انصاف کے تقدسوں کو پورا کریں۔ راز عوام انہیں فوج کھا گئی۔ اس کا فوری تدبیر کریں۔ جب تک چیف جسٹس پاکستان میں قرآن حکیم اور ۳۷ کا ۱۹ مین اور اسلام کا لٹا نہیں رہا ہے۔ اس وقت تک ان فیصد رو دیں کہ جہونا کیس دوزمرنے کے فر د کو اس مال قید و اس اکبر وہ پہ چرمانہ ہو گا۔ یہ بنیاد و جہونا کیس دوزمرنے کے وکیل کو بھی کی جرم کے مطابق راز دی جائے گی۔ کوئی مجرم نہیں کہ عدالتوں میں صرف چند فیصد طالب کیس رو جائیں گے۔ ملک کی مدد یہ بڑی حد تک اہل وطن کے، انہوں کا مدد کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔

ت۔ کتنے بڑے میہ ہے کہ معصوم، بے گناہ غریب مائل کے بچوں نے پانچ سے اس بڑے روپ بطور فیس وکلاء کو بین قاصد روہ نے کے دوئے شروع کر دیے ہیں۔ مدد یہ بے بس، مسکین غریب، بیروزگار عوام کا معاشی خون چوسنے کا بدترین طریقہ کار جاری رہ چکی ہے۔ غریب عوام کی کمزوری کی وجہ سے انصاف کے محرم ہو چکے ہیں۔ جھوٹے کیس علی وکلاء، فحاش، رشوت، ریشٹن سے بچے بنانے کا ذلت ناک طریقہ کار ملک پر مسلط ہے۔ کیس کا فیصد ہو جائے تو فی عدالت میں نے پیل کے کیسوں و آخر بات بداشت کرنے کی راز جاری ہو جاتی ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

بابا جی عنایت اللہ (رحمۃ اللہ علیہ) کے بارے میں مسلمانوں کے لیے



251

صفحہ

کیس نمبر ۱۵: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

اس کے بعد ہائی کورٹ میں پیپوں، ورثی، کیوں نہ فیصلوں کی۔۔۔ میں بیت جاتی ہیں۔ کیس، ورثی کیوں ہوتا ہے جاتے ہیں۔ یہ عدالتی نظام کا ایک یہ بیواہوتا کیس حکیم کے۔ میں کے خلاف مجھے تاکہ عدلیہ کا ستمبر اور طریقہ کار ہے جو ہے۔ روزِ مسلمہ اور اس کی نسوں پر مسلط ہے۔ پاکستان کی بد نصیب عدلیہ در بدترین حال انصاف کے چرے پر ہوتا ہے۔

نمبر ۱۶۔ عدلیہ کا دورہ ملک میں مارا پیرا رہتا اور اپنی فائیت کو چھوڑتا ہے۔ جج جی جاتے رہتے ہیں۔ ملک کا خزانہ بھی کیسی فائیت میں رہتا ہے۔ جموں کے، اب بنیاد، اس کیس کی سے کی بنا ہوا ہے اور جتے رہتے ہیں۔ مذہب شریعت مغربی جمہوریت کے کفر کے تقابلی اور کے، وکلاء، ورتوں کے سرپٹ شعبہ کے کام کرتے رہتے جاتے ہیں۔ بنیادی اس عدالت کا مندرجہ جو عدلیہ کے اس طوفانِ کور کے۔ عوام برچش، کی شریعت اور عدلیہ کی طوالت کی فائیت سے وہ پار ہوتے رہتے ہیں۔ مقصود ہے کہ عوام کی

تجربہ ہمارے، کیوں نہ کے عدلیہ کی فائیت کے کیس کا شہرہ ہو رہا ہے کہ جاتے ہیں۔ حق وکلاء، جلی فیس، کے وکلاء، ہر روز عدالتوں کے قوانین کا رٹ جاتے، ان کے قوانین ختم ہوتے رہتے ہیں۔ مہمانی کی میں ای شریعت ہوتی راتی ہے۔ تین روز سے کے رات برہنہ فیس وصول کرنے کے وکیل، ہرموں کے۔ مہمانی میں جرم کی پیروی کرتے ہیں۔ کمرہ عدلیہ کی سب سے زیادہ رکاوٹ ہے رکتا ہے۔ انصاف کیوں عدالتوں کے ذریعہ جاتی ہے۔ کسی جموں کیس، عدلیہ کے جرم کوئی نہ نہیں ای جاتی۔ عدالتوں کی یہ چاندی جرم نہ تھ کسی جموں کیس، عدلیہ کے جرم کوئی نہ نہیں۔ کیس ورتوں سے قبل عدالت دونوں پارٹیوں کو پابند شریعت کی جموں کیس، عدلیہ کے جرم کوئی نہ نہیں۔ تمام خرچ جاتے، عدلیہ کی فائیت کا کلام بھی مستحق پانی کو دینا ہوگا۔



بابا جی حناایت اللہ

مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند، مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند



نوشتہ وقت

کیس نمبر ۱۵: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

صفحہ 252

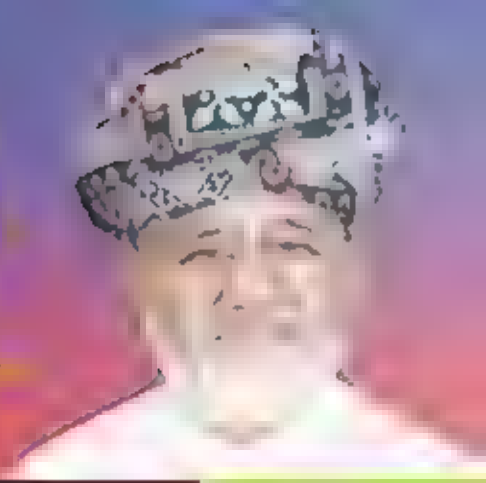
نمبر ۶۔ اگر یہ کیا باتا تو عدلیہ کے چند جج رہا کرتے۔ ان کی ہر فریقہ بھی قمر ہو جاتی۔ صلب۔ عدالتی جرم و مجرموں کا خاتمہ بھی ہو جاتا۔ مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی نوٹ۔ عدلیہ کا یہ نظام و سرسٹم۔ روز عوام اور ان کی نسلوں پر اپنی حکومتی ہاں اتنی قہر کرنے کے یہ مسودہ رکھتا ہے کہ جرم بھی بڑھتے جا میں۔ مرمعات یا تہ جوں کا طبقہ بھی پھیلتا جائے اور ان کا مغربی جمہوریت کا تحصالی نفاذ حکومت بھی اپنی جزیں مضبوط رہا ہے۔ پاکستان کی ترقی ان مجرموں کے طبقہ کے فسادات کا مرکھ دیا گیا ہے۔ مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے کفر و مری کے تحصالی انتظامیہ عدلیہ کا مجرمات نفاذ حکومت و قہر نہ ہوگا۔ ۱۹۷۳ء کا آئین و سرسٹم کا خاتمہ عمل میں آنا ہوگا۔

نمبر ۶۸۔ مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے کفر کا یہی و فوجی ڈیکٹرین کا حکومتی و صلب کے سوا۔ روز عوام، ان کی نسلوں کو ایک کیسٹریس کر چمٹ چکا ہے۔ تقاضا یہ عدلیہ پہلے مگر یز کے شاروں پر نا پاتی تھی، اب اس حکومتی و صلب کے شاروں پر نا پاتی ہے۔ ہر وہ قہر و جرم کی پی پی میں لای شائع ہوتی چلی آ رہی ہے۔ تقاضا یہ عدلیہ کے کفر کے حکومتی و صلب کے قہر و مجرم بن کر رکھ دے۔ یہی عدلیہ پر فوجی ڈیکٹرین کو کھلی عوامی موقوف کرنے، مارشل نافذ کرنے اور ان کی غیہ مینی حکومتوں و جرم و قہر دینے و تحفظ دینے کی مجرم بنی رہی۔ عدلیہ ایک مغربی جمہوریت کے مجرمات نفاذ حکومت کی رہی ہے جس کو مارشل کے خاص فوجی ڈیکٹرین، بدردار سیاستدان مل رہے تحفظ، تحصالی طبقہ قہر و غیہ مینی، غیہ مینی حکومتی ہاں اتنی مسطور کرنے، جرم و مجرم و تحفظ نہ کرنے کے یہ برہم کارا تے کرتے ہیں۔ تقاضا یہ عدلیہ مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے کفر کے مجرموں کے تحفظ و عوام کی اس کے حقوق کو کچنے کے فرسودہ و رستائیت سوز دورہ بن چکا ہے۔ جس کا تذکرہ ۱۹۷۳ء کے آئین و سرسٹم کے خاتمہ میں مضمر ہے



بابا کی معایت اللہ

بہارِ نبویؐ میں رہنا، اللہ کے ساتھ رہنا، اللہ کی رضا سے رہنا



253

صفحہ

کیس نمبر ۱۵: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۶۹-۶۳ مل کے طویل عرصہ کی تاریخ میں مدیہ کے یہ پست پریم فورٹ پاکستان کے چیف جسٹس فقیر محمد چوہدری تھے۔ انہوں نے اس برقی کاغذ رک بننے کی جرات کے ساتھ مقدمہ بنایا۔ دکانداروں نے حکومتی جرم ثابت کرنے، مدیہ کو فوجی اکیڈمیں لے کر لے جانے میں بھیچر پروردگار کیا ہے۔ انہیں حکومتی ٹولہ کا تیار کیا سو اچھا یہ مدیہ کا انجمن میں طرح مسطور بننے کی تھی مدیہ اور مدیہ بے بھیچر پابند ہے۔ یہ اردو قیاسی فوجی غاصب حکومتی ٹولہ درس کے بارے میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ نہ ورت کے مجرم یہ سندنوں و فوجی اکیڈمیں کا پرسنل رولنگ کا فریضہ، رہا چاہے رہا تھا۔ ان کے جرم، تھوڑے فہم، ان معاملات کے حقوق کو روندنا، ان کے مجرمانہ کام کی بجائے جیوری و پابندی برائے ماضی بن چکا ہے۔ کتاب کے مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے غمگین تھیں ان تمام بدل اور جملہ بن چکا ہے ان اور تقریر چلے ہیں۔ مدیہ کے اسے کو زیر کرنے کے یہ تمام حکومتی ٹولہ، پوزیشن کے رہنا ایک مہذب پر کھٹے سوچے ہیں۔ مدیہ کی تشکیل قومی جیوری ہو چکے ہیں۔ جو وہ روزمرہ کو نام قابل قبول و نام قابل بر داشت ہے۔

نمبر ۶۳-۶۱ کا ۱۹۳۳ء میں ورہاء کے ناماء سامان صورتوں کو بنے کو بنے۔ عوام اور مدیہ مل کر اس نئی نواند عمل کرنا ہوگا۔ قرآن حکیم کی اسلامی جمہوریت (شارعی جمہوری نظام) کے نئے بدل و زندہ بن شیعہ مغربی جمہوریت کے غمگین نئے بدل کا تضاد بالکل واضح ہے۔ قرآن حکیم کی جمہوریت (شارعی جمہوری نظام) کے مطابق منصف مقرر پر پختہ رئیس کے حقوق و جانتا، یہ تھا و حقائق تک رہائی حاصل کر کے پیس کا فیصلہ رہا ہے۔ مذہب شیعہ مغربی جمہوریت کے مطابق پولیس رشوت، رشوت، غدارش و فوجی تر و رسائی کی پولیس کے مطابق بیسارہ و معصوم فرد کے خلاف ایف آئی آر درج کرتی ہے۔ یہ مدیہ سماعت کے یہ جیسے یا باہا تانہ۔ مدیہ اس ایف آئی آر کے تحت فیصلہ کرنے کی پابند ہوتی ہے۔ پولیس اصل مجرموں کو پیس سے فرار دیتی ہے و مدیہ بن و معصوم فرد کو جانتا، رکت پنچا یا باہا تانہ۔ حکومتی ٹولہ کے نامہ پندیدہ فرد کو پولیس کے فریضے یا باہا تانہ یا باہا تانہ و رشوت برہا تانہ کا قتل برہا تانہ۔ ۶۳ مل تھی مدیہ اور مدیہ مل و معصوم بے گناہ فرد کی وجہ قتل بناتی چلی رہی ہے۔ انہیں بے گناہ فرد سے بھری پڑی ہیں۔ مدیہ، اچھا یہ کے جرم سے عوام الناس کو بچا ہوگا۔ اس لیے اسلامی نئی منہ وری ہے۔

بابا جی عنایت اللہ



صفحہ 254

کیس نمبر ۱۵: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۱۔ مغربی جمہوریت کی آزادی اور یہ فوری صورت حال کی حکومت بنانے، ان لوگوں کو جان، محنت، شہرہ مند کے مطابق نہ وریت مہیا کرے۔ سرکار کا یہ فیصلہ بلکہ زکوٰۃ اپنی موت آپ مر جائے گا۔ مجلس شوریٰ کے نظام کے تحت شری جمہوری کی مملکت کو رائج کر کے تھامیہ، عدلیہ و مسند شریف کے محکمہ تک پہنچا دو، کسی بے گناہ فرد کے گتے میں پھنسی کا پتہ نہ لگائیں۔ جائے گا۔ کسی مسموم و گنہگار کو جیل بھیجیں۔ کسی جیل و دروازوں میں نہیں لگائی جائے گی۔ کسی کی جائیداد پر کوئی غیر قہر نہیں ہوگا۔ تمام ملکی املاک حکومتی نولہ سے واپس لی جائیں گی۔

نمبر ۲۔ ملک و ملت کے خاتمہ، خدمت کی زندگی نہ کریں گے، حکومتی، اشتراک و سبقتی، انسانیت کی خدمت کی نہیں۔ تیسویں کے فیصلے خیر اثرات کے، انسانوں میں نہیں ہوں میں ہوں گے۔ عوامی جمہوریت کے تعلیمی، ادبیات و کمال و رائج تیار کرنے کے بجائے قرآن حکیم کی روشنی میں منصف مسند شریف کے دینی، دہریہ سے تیار ہوں گے ملک بنی جائے گا۔ جنوں و بیویوں کی خدمات، انسانی ہمدردی، انجمنہ گل، زراعت کے میدان میں بروئے کار، ان کی محنت سے ترقی کی مثال ملے گی، ملک و ملت کی خوشنہیں ہوگی۔ یہ من مملکت گریزی زبان پر قدرت رکھنے کی بنا پر پاستن کے غیہ کا کام نہ انجام دیں گے۔ ملک کی تجارت کو فروغ دیں گے۔ ادبیات و زندگی کے ورثہ و ملت کے ترجمان ہوں گے۔ پاکستان، دینی، شرفیت، ملی خدائی، مدد برادر، خیریت و محبت، محنت و ہمت، متدال و مساوت ترقی، خوشحالی و حقوق خدائی خدمت میں دنیا کے سب سے بڑے ملک میں شامل ہوگا۔ یہ مدد ہمیں یہ امن حاصل۔ آمین

نمبر ۳۔ پاکستان جمہوریت پسند نہ بنے یا قی ملک بنے و قرآن حکیم کی روشنی میں، عوامی جمہوریت کی اصل روت کو بھی روشنی سے منور کر کے بنی نوٹ انسان و حیوان پر پاکستان کا صوبہ فریڈنس۔ مدد تھان معلم، معلومات، طباطباعت، انسانوں، جزا و جوار، محنت، شہرہ مندوں و صاحب بصیرت، اہل قلم، اہل وطن، اہل دل، اہل دروہی، فیاضی، اندرونی اور حقیقی نگاروں کو اس عظیم فریڈنس کو دینے کی توفیق عطا فرمادیں۔ آمین

بابا جی عنایت اللہ

جب دامنِ ایمان میں نہ ہو تو اللہ کی رحمت کیسے!

صفحہ 255

کیسٹ نمبر ۱۶: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

مدعی: بابا جی عنایت اللہ

بنام: حکومت پاکستان اور تمام مذہب شمس مغربی جمہوریت کے کفر کے فوجی سیاسی جماعتوں کے فوجی
ڈکٹیٹروں اور سیاسی آمرانہ طاقتوں کے نام

عنوان: مذہب شمس عدالت شمس مغربی جمہوریت کے کفر کا نظام انکیشن، اسلامی جمہوریت کا نچم سسٹم ایکشن ایک دوسرے کی ضدیں،
ایک دوسرے کا تضاد اور ایک دوسرے کا کفر ہیں۔

نمبر ۱۔ مذہب شمس عدالت شمس مغربی جمہوریت کے کفر کا نچم سسٹم انکیشن مغربی جمہوریت کے کفر پرست فلاسفوں نقطہ انوس منطقوں سیاسی
دانشوروں کا تخلیق کردہ نچم حکومت ہے۔ اس پر پوری فوجی ڈکٹیٹروں جائیداد سرکاری رہنمائی جاری رہی ہے۔

نمبر ۲۔ جائیداد سرکاری حکومت والہ اپنی سیاسی جماعتوں، سیاسی منشوروں اور مذہب شمس عدالت شمس مغربی جمہوریت کے کفر کے نظریات پر
مشتعل نچم سسٹم ہے۔ اس کے اصول منسوب، نچم سسٹم اپنی مرضی سے ترتیب دیتے، وقت کی ضرورت کے مطابق رد و بدل کرتے، اپنی
من پسند کے وسیع معریض علاقہ پر مشتمل حلقہ انتخاب کا حقین کر لیتے ہیں۔



نمبر ۴۔ ۱۸ فوجی۔ یہ سی جہاتوں کا پناہ منشور ہے۔ جس کے ذریعے ہر سی جہات میں جن مسلمانوں کو ۱۸ فوجی فرقوں میں تقسیم رایتی ہے۔ ملت کی مدت مذہب شریعت کی جہادیت کے نعرے کی حکومت کے صحر میں پھرتی جاتی ہے یہ نظام میں جن مسلمانوں کی ایک عظیم مائتہ ان چکا ہے۔

نمبر ۵۔ پرفوجی ذیہ شریک بایہ در ہر مایہ در گمریز کا پرہ روہ نولہ ملی و مائل و مریع تمدن و تبارت پر تم بخش ہوتا ہے۔ وہ اعلیٰ مادی قوت، فردی طاقت کے و مائل کے ذریعے سیاستوں میں حصہ لیتے ہیں۔ وہ اپنے ساتھ انتخاب میں مل ساتھ کے نو موی اعلیٰ اہلیت، مانت و دینت، خدمت و دب و مریعی نمول شخصیت و تشیہ رت، اپنے سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کے عظیم رہ و مریعی ہیئت کے ہیئت گات و مریعی حکومت رت و مریعی بارہ و مریعی مسئلہ رت کر رہے ہیں۔



بابا اگی عنایت اللہ



بابا اگی عنایت اللہ کی سوانح حیات

257

صفحہ

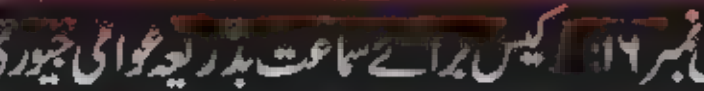
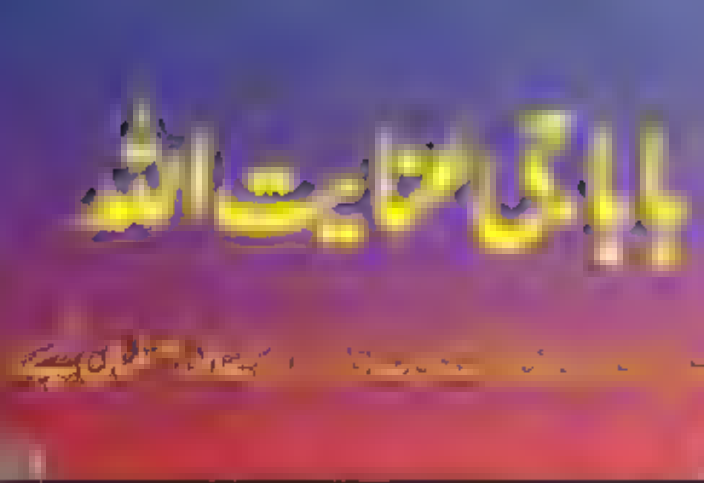
کیس نمبر ۱۶: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۶۔ بل وطن ۲۲ کروڑ مسعود مس مذہب ش عدل ش مغربی جمہوریت کے غم کے نظام نیشن اور اسکے حلقہ انتخاب تک رسائی حاصل نہیں کر سکتے۔ نہ لے پاس گاڑیں نہ نیشن میں شامل ہونے کیے شامی شرجات نہ فرادی قوت نہ ذریعہ باغ کے خرجات برداشت کرنے کی کثرت نہ اپنے ملی برادرہ مصافی مترتخص کے تشبیہ کے خرجات نہ مادی و مائل نہ مادی قوت اور نہ ہی افرادی قوت ہوتی ہے۔ وہ ملکی مائل ذریعہ آمدن تجارت و ملکی خزانہ سے محروم ہے فیصد سامان ۲۵ فیصد مزدور مجنت ش نہ مند فرادہ و عوام ان کے یہ مذہب ش عدل ش مغربی جمہوریت کے غم کے نیشن شجر مند بنا دے ہیں۔ اس ستمناں نظام نیشن پر پارلوفی ڈیکٹٹوں و پانچ پچھڑا رہا یہاں رہا یہاں کی جارہا ری مساط ہے۔ ملک ملی ملیت و مسعود ملی عدم قیدی محکوم بن چلی ہے۔

نمبر ۷۔ گمریز کا پرہ روہ یہ جائیہ رہا یہاں ریاضی سیاسی حکومتی و لکم ویش پانچ پچھڑا رہا یہاں پر مشتمل ہے جو نیشنوں کے خرجات برداشت کر سکتا ہے و حلقہ انتخاب پر قبو یا سکتا ہے۔ تمام نیشن پلوں پر اپنی ذاتی فردی نمری و بطور یکت متعین کرتے جو اپنے اپنے دوزخوں سے دھت و دوت و رہ قسمی و حامدی کرتے ہیں۔ انکوں کے نہیں بلکہ دوزخوں کے خرجات ہر یمنی ہے، یمنی ہے، یمنیہ کو نیشن جیتنے لینے رہنے پاتے ہیں۔ جو غلوں جات فیصد سامان، نقیس فیصد مزدور مجنت ش، ہنرمند اور عوام الناس کبھی ان خرجات کے متعلق سوچ بھی نہیں سکتے۔ وہ نیشنوں کے انتخابات، صوبائی اسمبلیوں کے یمنی ہے، وفاقی اسمبلی کے یمنی ہے، دوزخوں کے یمنی ہے ان کے حکومتی دوزخوں اس ستمناں نظام نیشن کے محروم رہا کرتے ہیں۔

نمبر ۸۔ پارلوفی حکومتوں کے یمنی ہے، نیشنوں، دوزخوں، یمنیوں، دوزخوں، ملی، وفاقی حکومت کے یمنی ہے، مشیروں، دوزخوں، فیڈوں، پیلیروں، وزیر عظم و مسد مملکت کے حکومتی مبدوں، یمنی کے یہاں دوزخوں کے یمنی ہے، حکومتی چارہ داری مسط ہو جاتی ہے۔

[illegible]



بابا جی عنایت اللہ

ن

کیس نمبر ۱۶: کیس برائے سماعت بد ریحہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

[illegible]

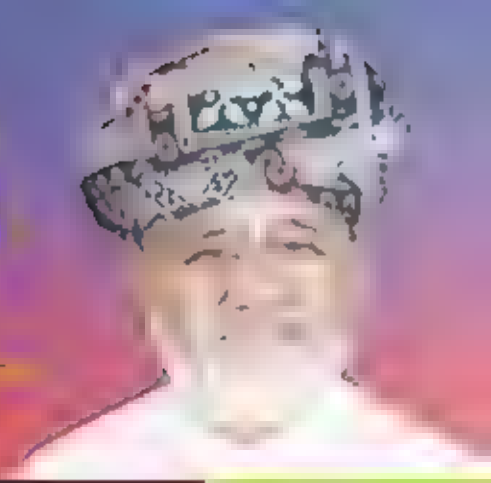
نمبر ۱۰۔ فوجی سیاسی حکومتی واپس کا پاکستان کے حکومتی یونٹوں، فوجیوں پر مشتمل حکومتی واپس پر ۱۹۴۷ء کی حکومتی جہاد دہری جاری ہے۔ قرآن حکیم ۱۹۳۷ء کے ”میں، منشور، نظریات، تعلیمات، اخلاقیات، توراتیات، اس کے تیار ہونے کی تہذیب کے خلاف فوجی سیاسی حکومتی نوازہ نے ادا فیصد حقوق نسواں کے نام پر اپنے ہی حکومتی واپس کی مستورات حکومتی یونٹوں و حکومتی واپس میں شامل کر لیا۔ ملکی ”میں توڑنے“ کے حسب دشمن، ملکی نذر فوجی، ایسٹ پرہیز شرف، ایک چند ورمیڈا روم، ملکی تیار ہونی حکومتی سیاسی جماعت مسلم یق کے شجاعت حسین، پرہیز ای، میکریویم کے خلاف حسین ہونی یق کے شیرید ورمیڈا کی اتحادی سیاسی جماعتوں نے باہمی مشورت کے ادا فیصد حقوق نسواں کا قانون ۱۹۳۷ء کے ”میں، منشور، نظریات، تعلیمات کے خلاف، رشل، واپس پر مسلمان ورنی نسواں پر مسلط کر دیا۔ مخلوط تعلیم، مخلوط معاش و مخلوط حکومت کے ذریعے پاکستان میں لاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کا نظام حکومت ۱۹۳۷ء کے تعلیمات کے خلاف ملک و ملت پر مسلط کر دیا۔



جب دامنِ ابرو میں نہ ہوتا وہ مریض، نہ مریض کیسے!

ایک طرف مسلم دنیا میں نسوں سے زور دینی زندگی، خانہ دینی، مدنی تہذیب، پروپیگنڈا دینی کے تحت سوچاں سر رہا ہے اور پاکستان میں مسلم دنیا میں نسوں کو بدلتی ہوئی روپ راز، مغربی طرز میں انوارت رہا شروع کر دیا۔ دوسری طرف ملک کے وسائل، ممالک، دولت، ذرائع آمدن، ملکی، غیر ملکی تجارت، ہلوں، فیکٹریوں، کارخانوں، ملکی، غیر ملکی، دینی، عیسائی کے قصوں کے حسوں، دینی خزانوں، عورتوں میں اپنی ہی مستورات کو شامل حکومت کر لیا۔ نو بیانیہ، کانوینیسیائی کے متعلق ہو۔ تمام پوزیشن سیاسی جماعتوں کے اسمبلیوں کے ممبران، اسمبلیوں کے یونٹوں میں کھینچے، ایک زبان ہو، عوام میں کھینچے، دینی جماعتوں کے خدائی عوامی ہمارے حکومت کا باقی، ملک، امن، غیر ملکی یکت، زبان، دہشت گرد کا نام، کے عوام، مناس کا قتل، دہشت گردان، دہشت گردان، دہشت گردان کا نام، کے عوام میں بند رہنا، پھینکی کے پسند ہے۔ یہ دہشت گردان، کا معمول، دہشت گردان ہے۔

[illegible]



babageemayatullah.blogspot.com

بابا جی عنایت اللہ



264

صفحہ

کیس نمبر ۱۶: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی حیثوری

نوشتہ وقت

نے خلاف ورز ٹھہرے اور حقیقہ پر مبنیوں کا قتل جاری ہے۔ پاکستان میں عوامی تنظیموں اور عدالتوں کی کاپیوں پر مبنیوں کا قتل جاری ہے۔
 ہے۔ سدھی جذبہ سے مرثیہ مسلمانوں کو مجبور یا جاہل باب کہہ دینے والے مجرموں کی کاپیوں پر مبنیوں کا قتل جاری ہے۔
 پاکستان میں مسلمانوں کو قتل کرنے والے عوامی تنظیموں کی کاپیوں پر مبنیوں کا قتل جاری ہے۔
 جمہوریت کے غم کے فوجیوں کی کاپیوں پر مبنیوں کا قتل جاری ہے۔
 حقوق والے، نے طبقاتی سماعت یافتہ فوجیوں کی کاپیوں پر مبنیوں کا قتل جاری ہے۔
 حکومت رٹ کو نافذ کرنے کے لیے ہل دینے والے عوامی تنظیموں کی کاپیوں پر مبنیوں کا قتل جاری ہے۔
 امریکہ کے تھائیوں کا افغانستان کے لیے ترقی یافتہ ملک کی کاپیوں پر مبنیوں کا قتل جاری ہے۔
 قتل کے خلاف تھے۔ جبکہ فوجیوں کی کاپیوں پر مبنیوں کا قتل جاری ہے۔
 امریکہ کی چھوٹی بندیا، سر میل کی مسلمانوں کی کاپیوں پر مبنیوں کا قتل جاری ہے۔
 گاڑے۔ انہوں نے پاکستان میں اسلامی تنظیموں یعنی طالبان کے خلاف ایسی تنظیمیں تیار کیں۔
 ٹریفک کی۔ جنہوں نے ملک میں جدید سمنے نہ نہ گئی کی کاپیوں پر مبنیوں کا قتل جاری ہے۔
 کی کاپیوں پر مبنیوں کا قتل جاری ہے۔
 کیے کوشاں ہیں۔ پاکستان میں خانہ جنگی کی وجوہات جاننے کے لیے ملے ملنے والی کاپیوں پر مبنیوں کا قتل جاری ہے۔
 مردوں کو کھینچے بیٹھ رہا چنا ہوگا۔ تمام مسلمانوں، مزدوروں، محنت کشوں، عوامی تنظیموں پر مشتمل فوج پاکستان، پولیس کی سپاہ کو بھی غور
 کرنا ہوگا۔ تمام ذریعہ باغ کے مردوں، دشمنوں، تجزیہ نگاروں کا شیبہ بیٹھ ہے۔ وہ بھی حقوق کو پر نہیں۔
 میں تامل کریں۔



جب دامنِ ایزدین، تہ میں نہ بہتو، نہ مریں، نہ سہمیں کیسے!

صفی

کیس نمبر ۱۶: کیس برائے سماعت بذریعہ غوامی حیورمی

نوشتہ وقت

نمبر ۱۳۔ فوجی ڈائیٹ پر مزید مشرف کے چند مرقمہ غرور کا بیورو لید و زیر منقسم شوکت عزیز مارشل لا کی گن پوائنٹ پر ہر قسم کا معاشی معاشرتی قتل و مرہم قسم کے معاشی معاشرتی جرم کو قانون بنانا فوجی سپاہی حکومتوں سے مستحق وہ ہے جس میں قانون کو آرڈیننس کے ذریعے نافذ کرتا، پہلی ممبران کے پاس برساتا و ملکی سطح پر نافذ عمل برساتا رہا۔ مت فیصد رساموں کی ہر قسم کی پیداوار رگند مچینی، پیس، ہر قسم کے بھل، ہر قسم کے میوہ بات، علی قسم کی پیس، ہر قسم کا گوشت ہر قسم کے جانور ہر قسم کی لکھا میں ہر قسم کا خام مال رساموں کے لئے چنے دموں خرید کر بیرون ممالک بھیجتے آ رہے ہیں۔ اسی طرح ۲۹ فیصد مزدوروں میں منت شاہ جت مندوں کی رات دن کی محنت و مشقت کے تیار کی ہوئی ہیں قبیلہ یوں کارخانے، ان کے تیار کیا ہوئے سہا ب، ہر قسم کی مصنوعات بیرون ممالک بھیج کر زر مبادلہ فرمقد رہیں کہتے آ رہے ہیں۔ ملک کے تمام مائل، فارغ التحصیل، ماں و باپ، زر مبادلہ ملکی خزانہ مت فیصد رساموں۔ ۲۹ فیصد منت شاہ کی ملکیت ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

پیشوا، بانی و سربراہ، شیخ الحدیث، علامہ، عالم دین، مصلح و مجدد



266

صفحہ

کیس نمبر ۱۶: کیس برائے سماعت بد ریعہ عوامی جیورجی

نوشتہ وقت

لنیں مارشل کا ایک میوزیم مدیر عظیم شہادت عزیز فوجی ڈائریہ پرویز شرف نے مل برہوں و رشوت، رشپن میٹشن کی خاطر ۷ سال کے اصرار پر بیرون ملک سے ملے بڑی قیمتی کاریوں کے خریداری کے حتام جاری کر کے پاکستان کے ۷۰ فیصد کسانوں ۲۹ فیصد مزدوروں محنت کشوں کو غنی بنیادی ضروریات یعنی مائل، مال، دولت، ذریع آمدن، ملکی مسیتوں، ملکی خزانہ کے محرم برکے نکو غربت، تنگ دستی، بھوک، تنگ دستی، پانی، کھانے پینے کے نکو پانچ بنائیں، بلکیوں، رشوت خوروں، میٹشن خوروں، بھتہ خوروں، تانہ برے نکو، زمین مافیہ کے رشوت خوروں، قیمتی کاریوں کی خرید و فروخت، ملکی زر مبادلہ کو خستہ کرنے کا راستہ دکھایا۔ عیاشیوں کو لے لیتے ہر قسم کی رشپن کے روئے کھول دیا۔ کرن کاریوں کی قیمت اصرار کی بجائے ایک مشت و برہ کی جاتی تو ملک کی وقت نکال دے دیا یہ ہو جاتا۔ ہر قیمتی کاریوں کی قدر بڑھتی جاتی ہے۔ ریوں، زر کا پھل، آس، بیزل کا جوں ہر روز بنتا، ملکی خزانہ ہر روز خستہ ہوتا جا رہا ہے۔ آٹ بھی بڑی کاریوں کی خریداری کا قانون جاری و برہی میٹنیں بھی جاری ہیں۔ پاکستان جہر نم سے بھر پر ہے۔ پاکستان میں پروفوجی ڈائریہ میں نے چند کورمڈروں نے فوجی یا کی حکومتی نولہ کی باقیات نے ملک میں ت مچا رکھی ہے۔ پاکستان کے سان مزدور، محنت کش، ہندو، ۲۲ روئے مسمرہ، ملکی نلوں کو مذہب کش، عدالت مغربی جمہوریت کے شخصوں نچ حکومت کو برہ نے کارل، راجو، تنگ دستی، بیماری، بیکاری، بیکاری، تعلیم کے محرمی مہنگائی کی جتا میں جمہور تک رہا ہے۔ نولہ مال تک پاکستان کی ۱۸ روئے موقوفہ دی، مذہر محکوم بنے رہا پاکستان کو بدترین جیل کی شکل دے رکھی۔ عدالت کو پاکستان میں عدالت کی جتا میں جمہور تک رہا۔ فوجی ڈائریہ پرویز شرف کے یہی حکومتی دہشت خوروں، مسمرہ یق کے پرویز ہی، شجاعت حسین، میا یو یو کے خلاف حسین، جومئی یک کے شیخ رشید، تحریکی سیاحتی جماعتوں کے فوجی نولہ نے پاکستان میں ات مچا رکھی۔



بابا گی حنایت اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم



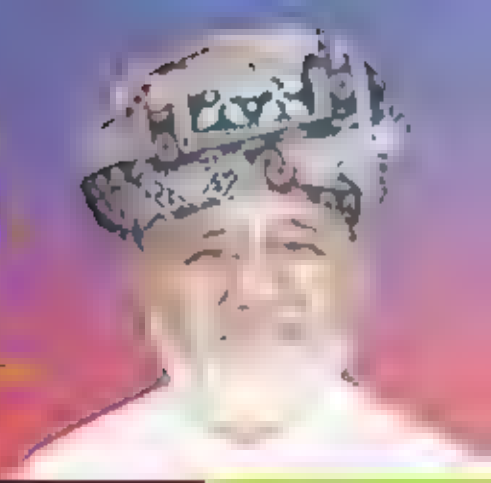
نوشتہ وقت

کیس نمبر ۱۶: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

صفحہ 267

نمبر ۱۴۔ ایک طرف تو ۱۸ برسہ مسلمان، اسکی اہلوں کے قریبی دوستوں کو پانی بھیجیں، بجلی کے بل تک دتی کی وجہ سے، نہ نہ رکھنے کی بنا پر میں بھیجیں روپ کا جرمانہ، نہ پڑ کاؤنی فرم نہ تھامیہ، مدیہ کاؤنی سربرو، نہ وزیر شمسہ صدیہ سماعت سماعت برکت ہے دوسری طرف پاکستان کے تمام فوجی سپاہی حکومتی نواز، نے مرعات یا فیٹو فوج شادی، منصف شادی، سر شادی کے شادی جتنے ملی واکل، مال و دولت، ذرائع آمدن تجارت میں، فیکٹریوں، کارخانوں، ملی ٹرانز، ملی میٹینک کے قریبوں پر قبضہ کر رکھا ہے۔ سب سے محل اعلیٰ، سب اندرون، بیرون محل تجارتی درے، شادی محلوں، نے سب بنگلوں میں پرے ہوئے دروں کے تمام کیس، تمام نسائی قتال کے کیس، تمام قریبوں کے کیس، رشوت کمیشن رپشن کے کیس، ملی مدنیہ ملی قریبوں کے کیس، ملی میٹینک کے قریبوں کے کیس، زمین مافیہ کے کیس، بھتے سے اٹھنے والی موت کے کیس، ملی اندر تک کے کیس، تمام بھی تک بھنڈو سے جریمہ ملی آئین توڑنے کے کیس، بین کارہ کے قانون کے ایک عظیم عرفی طریقہ مادیہ ہے۔ مدیہ خاموش تماشائی ہے، نے مرے جریمہ کے تحفظ کے سے ہر وقت پوس و چوندراتی ہے۔ مرے شادی بجائیہ اور مدیہ پاکستان میں قریب حکیم کے منافی مدلیش مدیہ کی سرپرستی میں تعینات کی زندگی گزارتے ہیں۔

نمبر ۱۵۔ فوجی اکیڈمی پر پرنسٹن، کے چند کورمانڈروں کا ملی آئین توڑنے کا کیس، اس ملی غدار، ملک دشمن فوجی ٹولہ کے ساتھ ملی غدار، ملک دشمن، بن وقت مسہرہ ق، یہ کیو یہ عوامی مسلم لیگ، کے تحادی فوجی سپاہی حکومتی نواز کے مجرموں نے ۹ سال تک مارشل کی حکومت کو جبراً قریب روئے، مجرم مدیہ مدلیہ ہر ملک ہر کے مجرموں کے تمام قتال، بوٹ مار، غداروں بیرون محل میں، فیکٹریوں، کارخانوں تجارتی اداروں کے کیسوں کو ایک بین کارہ کا ریفینش پاس کیا، تمام کیس معاف کر دے، کے بعد سپاہی حکومتی نواز کے مجرم بھی مہر بنے شادی کرنے کے قانون کو پاس کیا، ملک پر نافذ عمل روایہ۔

[illegible]

بابا جی عنایت اللہ



نوشتہ وقت

کیس نمبر ۱۶: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

صفحہ 269

نی و بروں پر مشتمل فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی نے جاہلوں کا مروجہ جات یا فدا شاہی طبقہ کی ملک دشمن عوام دشمن، دین دشمن، پاپیوں کو راج کرتا ہے۔ قرآن حکیم کے آئین کے باقی ملکی خدائے عوام دشمن، ملک دشمن پاپیوں کو نافذ عمل کرنے والے طالبان، نسائی قتل کرنے والے دہشت گرد، ان مجرموں کے ستمناز علم و جبر کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں۔ ۱۸ روزہ مسلم مر، نی نیسیں نی نجرم و دہشت گردان ہیں۔ ۱۸ روزہ علم مر و نی نیسیں قرآن حکیم کے نصیحتات، تعلیمات، عتدس و مساوت، عدل و انصاف پر مشتمل نیک مصلحت کے لحاظ سے بات کرنے والے ملکی باقی، ملکی نگر کے نظام حکومت کی صورتی رٹ کے خلاف آواز اٹھانے والے طالبان، دہشت گرد اور واجب القتل بن چکے ہیں۔

نمبر ۱۔ فوجی بیانی صورتی و۔ کے پسندیدہ ذرائع یا بننے والی می سنڈلز ہوں یا اخبارات سے ناگدہ ہوں۔ نی وی کے تجزیہ کار ہوں یا اخبارات کے یڈی ٹوریل بننے والے کساری یڈی وی یا اخبارات کے دانشور ہوں یا تجزیہ نویس رکاز ہوں۔ پاکستان میڈیا کے یہ بیت مقید ہیں۔ ان کو فوجی بیانی صورتی و۔ کی صورتی باوقی کی حدت سے حکام کی پابندی کرنی ہوتی ہے اور ذرائع ابلاغ اور نی وی کے تمام چینلوں پر فوجی آئینہ کا منظر نہ قبضہ ہوتا ہے۔ جو جموں و بھارت و بھارت و بھارت کے جہاد گروہ ہوتے ہیں۔ وہ ملکی آئین توڑنے والے غداروں، ملک دشمن غداروں، ملک دشمنوں، ملک دشمنوں کے رہنماؤں و دستہ فیصد کسانوں، تیس فیصد مزدوروں، محنت کشوں، ہندو مندوں و عوام دشمن کوٹلی و بائل، ماہی و دولت، ذرائع تمدن، تجارت، ملکی خزانہ سے غروہ کرنے والے مجرموں، پاکستان میں ماری و دھانہ جتنی چھپانے والے امریکہ نو زو دہشت گردوں کو حکمران و رفو زندان سد کو جو قرآن حکیم، آئین، مین نصیحتات، تعلیمات، تعلیمی نصاب، دینی و رے، سو و سٹ، امن خلق، رشادت نبی کریم ﷺ، پاور و پاور و ری کے تحفظ کی بات کرتے ہیں۔ اپنی جیاد کی ضروریات حیات کے حصول کی بات کرتے ہیں۔ جو دین محمدی ﷺ کے لحاظ، سکے عتدس و مساوت و نیک مصلحت کی بات کرتے ہیں۔



جب دامنِ یسویں تھمیں نہ ہوتا تو کیا یہ ممکن کیسے!

صفی

کیس نمبر ۱۶: کیس برائے سماعت بذریعہ غوامی حیورمی

نوشتہ وقت

نمبر ۱۸۔ فوجی یہی حکومتی والہ کے ملکی زمین قزاقوں کے ہندوؤں، طلبہ ملت کے مخالف، امریکہ کے ماتھے ذیلیہ معابدوں پر دستخط کرنے والے ملک دشمنوں، انڈینس حقوق نسواں کے نام پر اپنے حکومتی بولے کی دستور کو حکومتی یہ نوس و حکومتی دوروں پر مسدود کرنے کے معاشی معاشی رہنماؤں، مرگلو و نچر حکومت، تحفظ قراہم کرنے والے فی وی اور اخباری، کاروں۔ چھ سات ہزار جاگیر دار، سرمایہ دار خاندانوں پر مشتمل مروجہ زمین کے حکومتی ٹولہ کو ملکی، مائل، مال، دولت، ذرا کچھ زمین، بلوں، فیئریوں، کارخانوں، مردم و ملت کے خزانے پر قبضہ کرنے والے فی وی، اخباری نمائندگان کے بدرفتار کار کا کھانا، ستموں، رور، مرئی، می، مہنگوں، فی وی کی پرکھی چارہ داری پاکستان کی تہی کا باعث بن چکا ہے۔



یہ فوجی اکیٹیٹ یوب خان نے قرآن حکیم کے عین نصریات، قیامات، امتدات، مساوات، عدل و انصاف یا مذہب شامغربی جمہوریت کے کفر کے نچر حکومت کے ذریعے شرقی پاکستان کے مسلم امہ کے فرزند کے حقوق غصب سے تھے یہ مغربی پاکستان کے بے بس فرزند نے یہ ظلم جاری کر رکھا تھا۔ یہ فوجی اکیٹیٹ یوب خان، اتنے سید کی فوجی حقوق اور ملی و دہوں پر مشتمل فوج شاہی، افسر شاہی، منصف شاہی نے شرقی پاکستان و مغربی پاکستان میں معاشی معاشرتی عدل ختم کر کے ظلم و قس، غبر و تباہی ستیں اور عدل شہی کا اندر می رکھا تھا۔



نوشتنی وقت

facebook.com/babagee.inayatullah



بابا جی عنایت اللہ



نوشتہ وقت

کیس نمبر ۱۶: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی حیورمی

274 صفی

[illegible][illegible]



جب دامنِ ابرو میں نہ ہوتا وہ مریض، انسان کیسے!

[illegible]



نمبر ۲۸۔ ہاں جن مسلمہ نے مسد جھنوکوں کو مرنے کا مجرم بھی کر کے خلاف حجت بن کر بیٹی نمیشن جاری ہوئی۔ حالات بد سے بدتر بن
ہوتے گئے۔ نکودید رفوچی ڈیپلٹ فیہ حق نے تیس مارشل اکیڈمی پیلز پارٹی کے درجہ وار کے سخت مذاہن دیں۔ اس نے
قوم کے ہاتھ مدد کیا۔ ۹۰ دن کے اندر نمیشن رو مارشل اکیڈمی کے عین قند رک نشہ میں مہم ہونے کی وجہ سے یہ مدد بھول گیا
۱۰ مارشل اکیڈمی قانونی غیر نمیشن مارشل اکیڈمی پر پاکستان پر قائم رہا۔ اس نے مسد جھنوک فی شہید کی بدکاری کے ظہر کو
روکا۔ مسجد میں ہونے والی نمیشن مذہب شہر بنی جمہوریت کے غم کے نظام حکومت اور نظام حیات کے بدلے کی طرح جاری رکھے برٹش
ٹڈین اے امریکن اور جیوری پرہائیس کے نسائی تخلیق کردہ منشور مفہومات کی بدکاری ہاں اس کی تمام حکیم کے مین مفہومات تعلیمات
پر کی طرح مسطر تھی۔



بابا گی حنایت اللہ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

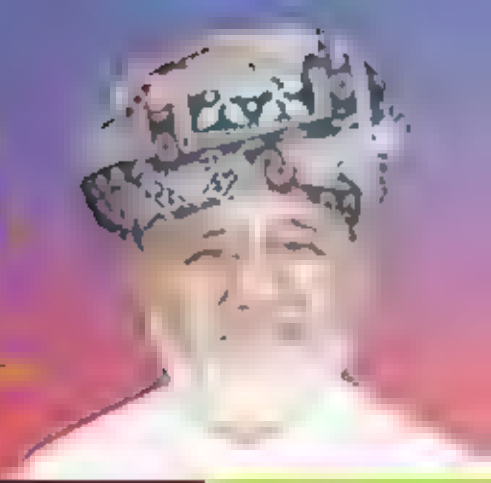
صفحہ 277

کیس نمبر ۱۶: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

طبقاتی نئی مقیم، طبقاتی تعلیمی ادارے، طبقاتی سکالر، طبقاتی مراعات یا نیشنل شہری، منصف شاہی، افسر شاہی، کاشی، طبقاتی اور الکا غیر عادلانہ طریقہ حیات، برہمن، شوا، کاموٹی، موٹائی، موٹائی، حکومت جوں کا توں جاری رکھا۔ تمام ساقیوں نے رضیہ حق نے بھی صداقت کو پروان چڑھایا۔ حالات کے تقاضے کے مطابق ملایہ و روری کی یگانہ روزگار پاکستان کو نشانہ مجہدات نہ بنے۔ یہ ایک عامی طاقت کو کھڑے کر دیا۔ ایک عامی سازش کے تحت کا جہاز تباہ کر دیا گیا۔ ایک قندار کے برہمن کا تین ایک جہاز تک نجی ملک بن گیا۔ زندگی کے لئے ایک نئی صورت بننے پر اپنے نجی منافع پر پہنچ گیا۔

نمبر ۲۹۔ فوجی اکیڈمی خلیفہ حق کی وفات کے بعد بظلم جو پاکستان و جس میں۔ مذہب، شہری، جمہوریت کے خلاف نئی حکومت کے طریقہ کار کے نشیون ہوئے تمام بائیں، رومایہ، رومایہ پیپلز پارٹی میں شامل ہو گیا۔ سر جسو کے قتل و پیش رو یا۔ پیپلز پارٹی کا تھمن ہوا۔ مذہب، شہری، جمہوریت کے خلاف نئی حکومت کے ییشنوں کا حصہ بنا۔ رومایہ بائیں۔ ۱۸۔ رومایہ بائیں کو ییشنوں، انہیوں حقوق یونوں کے محروم کرنے کا وہی بائیں، ماضی طریقہ کار جاری رکھا گیا۔ قیدی، اندام، محروم بائیں کا ایک فرد بھی نہ ان ییشنوں میں حصہ لے گا۔ نہ پہلی ممبران کا۔ نہ ہی حقوق یونوں تک رمانی حاصل کرے گا۔ تمام رشتی رپیت دھوکہ باز جھوٹے رہن لئیے کے طور، ملک دشمن ملکی خد رخان فوب، رومایہ، رومایہ، رومایہ کے رمان، پہلی ممبران، ان کے پیپلز پارٹی کے پیٹ فارم کے ذریعے ایک بار پھر ۱۸۔ رومایہ سرمدہ پر فوجی سیاحتی حقوق ہولہ کی باقیات کی جارہی و روری و روری گرفت و مضبوط بن گئی۔ سیاست کے یون، وفاق حکومت، پاروں صوبائی حکومتوں و تمام مہلیوں کے یونوں پر حقوق ہولہ کے دشت روموں کا قبضہ ہو گیا۔ صدر ہاؤس پر سردار غازی قابض ہوئے، وزیر اعظم ہاؤس پر بے نظیر اور اسکے خاوند مسز زرداری نے قبضہ کر لیا۔ وزیر اعظم ہاؤس کورلیس کے گھوڑوں کا اسٹبل بنادیا۔ رشوت، کرپشن، کمیشن کے کلچر کو فروغ دیا۔ مسز زرداری نے مسز من پر سیٹ کے نام سے شہرت پائی۔ فی ٹی، بی جی ٹی، بدکاری کے کلچر کو فروغ بخشا۔



badage-mayatullah.blogspot.com

بابا جی عنایت اللہ



279

صفحہ

کیس نمبر ۱۶: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

یعنی فوجی ڈاکٹیٹر یوب خان، ریگی خان نے پیپلز پارٹی کے مسز جسو، بی بی جسو، مسز زرداری و جنم دیا۔ فوجی ڈاکٹیٹر ضیا الحق نے مسلم لیگ نون کے نور ترئیف، مریم یویم کے خلاف حسین، رشید و جنم دیا۔ فوجی ڈاکٹیٹر پرویز شرف، نے چند ورمائندروں نے پہلے تین فوجی ڈاکٹیٹروں کی تیار کردہ مذہب دشمن مغربی جمہوریت کے کفر کے تمام شکوت، کے مذہب دشمن سیاسی جماعتوں کے جرموں کے بارے میں سے اپنی پسندی گدھوں کو ہاتھ دیا۔ ایک نئی سکوتی جماعت مسلم لیگ ق کو جنم دیا۔ پودری شامت حسین، پرویز بی کو کاسر برداشت کیا۔ مریم یویم کے خلاف حسین جوئی ایک کسٹیشن رشید ورمائی سیاسی جماعتوں کی گدھوں کو اس کے سکوتی ٹولے کے مجرموں کو مذمت پر مسدود کر دیا۔

نمبر ۳۲۔ پاکستان اسلام کے نام پر وہ قومی نظریات کی روٹنی میں معرض وجود میں آیا گیا تھا۔ اسلامی جمہوریت کے تمام مملکت کو رائج کرنے، اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم کرنے، قانون حکمران کے معین نظریات، تعلیمات، خلاقیت کی نہ کاری نہ فری قیام کرنے، عدلیہ، راجہ شخص تیار کرنے، خدمت خلق و رہنمائی حرمت کو بحال کرنے، تہذیب کا فرق منانے، طبقاتی معاشی، معاشرتی و مذہب صحت کو قائم کرنے، پافوجی ڈاکٹیٹروں نے چند ورمائندروں، نے پرویز و چھ مات بن جائیداد، رکھوتی ٹولے کے مذہب دشمن عدس دشمن مغربی جمہوریت کے کفر کے تمام حکومت کے دشت ورموں، رانی باقیات کا میٹھنوں سمیٹوں سکوتی یونوں، ہکی، مال، بنزائے، ذریع آمدن، تجارت، ملکی مملکتوں پر جاروہ رانی کا قیام کرنے، طبقاتی علی انکاش میڈیم تعلیمی ورموں کے تخلیق کردہ مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی فوج شاہی افسر شاہی منصف شاہی کے گمریزی زبان کے طبقاتی سکوتی دشت کردہ کاروں کی سکوتی ورموں پر ہال و قیام کرنے، پافوجی ڈاکٹیٹروں نے چند ورمائندروں کی باقیات سے نواکھ فوجی سپاہ ورمائی، اسے، پافوجی ڈاکٹیٹروں کے چھ مات بن جائیداد ورمائی ورمائی سکوتی ٹولے کی باقیات سے ۱۸ کروڑ مسلمان، رانی نسوں ورمائی مذہب دشمن عدس دشمن مغربی جمہوریت کے کفر کے تمام حکومت کے قیدیوں کو رہائی دینے، عدس ورمائی رائج کرنے، ایک مزور دشت دشمن، بنہ مند،



جہدِ پاکستان! اے اللہ محمد رسول اللہ کے نام پر عرض ہو، میں آیا تھا۔ جہاں مددِ حق کی حکایت کو قائم کرنا تھا۔ جہاں قرآن حکیم کا آئینہ، کے نظریات، قیامت، کے تقدیمی، روئے سے سدھی، آشور، اور سلامی معاشرہ تیار کرنا تھا۔ جہاں مدنی جمہوریت کا نئی ممکنات قائم کرنا تھا۔ جہاں مدنی نئی سسٹم (نئی مینیشن) نے نئی ممکنات چاہئے، اے مہمبان کا چین و کرنا تھا۔ جہاں عتدس و مساوت، عدل و انصاف کا مدنی نظریہ مرتب کرنا تھا۔ جہاں انسان مزدور، محنت کش، ہندو، پویش، رینجر، فوجی سپاہ، معلم، ڈارنیور، غلام، وراثتی کا معیارِ حیات، ایک جی کی، ایک جی کی بنیاد پر، ریاست حیات کا نظام، سسٹم قائم کرنا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے یہ نہ ہو۔ برہمن و آشور کا معاشی معاشرتی غاصب نظام پر وہ چڑھتا رہا۔ گورنری کی جگہ پارلیمانی، کابینہ والے جگہ پارلیمانی، ریاستی ملکی غدار ملک دشمن، مذہب دشمن، عدل دشمن، جمہوریت کے نئے سفر کے فوجی سپاہی حکومتی واد، انکی باقیات نے فوجی شہنشاہی، انصاف شہنشاہی کے نئے سفر کے نظام حکومت کے حکومتی وادوں، نے حکومتی کارروائی طبقہ کی معاشی معاشرتی مفروری، کا طبقہ کی مینیشن، طبقہ کی جگہ واد واد واد واد پر مشتمل، مہمبان، طبقہ کی حکایت وادے رشوت، مینیشن، ریپشن کے نظام وادس پر انکی جاہلاری وادتم کرنا، ۱۸۰ روڑ مسس مد وادنی نسوں کے ملکی وادل خزانہ نکال دیا وادے محمدی کے سلسلہ وادتم کرنا پاکستان واد مدنی نظام حیات واد عدل و انصاف کی بقا کیلئے شدھ وادنی بنے۔ فوجی سپاہی ملکی غدار، ملک دشمن، ملکی مین وادے وادے پارلیمانی کابینہ واد، نے سپاہی حکومتی واد، نے مہمبان یافتہ شہنشاہی باقیات نے پاکستان کے وادل ذریعہ مدد، مال واد، ملکی خزانہ ملکی غیہ ملکی تجارت، ملکی، غیہ ملکی قرضے، فی میم یف کے روڑ ڈر زقرضے کی ستمند مذہب دشمن عدل دشمن معاشی جمہوریت کے سفر کے نئی حکومت کی معیہ نے انکی مدیت بن چلے ہیں۔ مدروان ملک، بیرون ملک نے جنگ نہیں وادوں کے نجر کے پرے ہیں۔ معیں، فیکٹریاں کارخانے نہیں پارلیمانی کابینہ واد وادے فوجی سپاہی حکومتی وادے باقیات کے نئے واد وادے حکومتی وادے بن چلی ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ

بابت ۱۰۰ روپے سے زائد کے لئے ہر سال ۱۰ روپے کا عوامی جیوری



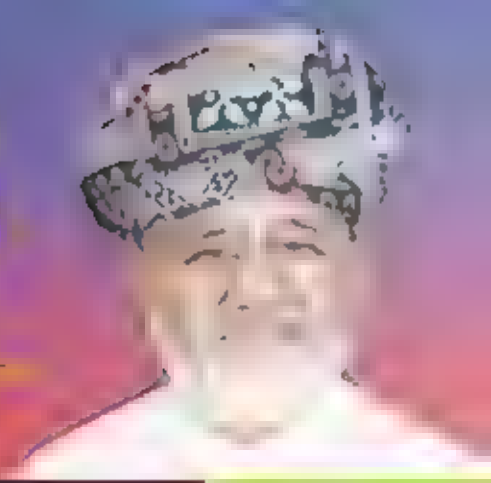
نوشتہ وقت

کیس نمبر ۱۶: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

صفحہ 282

قرآن حکیم کے زمین خدایات، اقیامت، عتدس و مسرہ، تاجل و انسااف، اور مدنی نظام مہکتی بات کرنے والے ۱۸ کروڑ مسلمان اور برقی نسوں کو جان لیوا شہادت دے، ہنگی خد رکنا نام ۱۰۰ روپے کا قتل جاری ہے۔ ۱۸ کروڑ مسلمان اور نوجوانوں کی پاکستان کی سپاہ کو پنی مذہب ش، عدل ش، غم کے مغربی جمہوریت کے تسمان نظام سکوت کی حکومتی رٹ مسدود کھنٹے یہ فون و موبائل کا قتل جاری رکے فون پاکستان کو روکے زمانہ رتے آ رہے ہیں۔ ان مجرموں، برقی باقیات — نجات حاصل نہ، ہنگی و مائل، ذرائع آمدن، تجارت، ہنگی خرنہ پر برقی بارہ، ری ۱۸ کروڑ مسلمان، برقی نسلوں کی عمری کو ختم نہ، ملک و ملت کی بقا کیلئے ضروری ہے۔

نمبر ۳۳۔ چوتھے فوجی ڈائیکٹر پرویز شرف کے چند کورمذروں نے باغی مشورت سے نو زٹیفک کی ایکشن میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے کی حکومت کو فون کی آن پوسٹ پر ختم کیا اور پاکستان میں مارشل لا لگایا۔ مارشل لا کے قبل فوجی ڈائیکٹر پرویز شرف نے زخود یہاں کے کلید شرجن پر مدیا کا قبضہ تھا پنی فوجی سپاہ اس پر حملہ کرنے کا حکم دیدیا۔ اس نے حکومت وقت ورنہ ہی اپنے فوجی سربراہ سے نہ مشورہ کیا ورنہ ہارت و۔ نہ پنی فون کوئی قسم کا یہ فورس کا تحفظ فراہم کیا۔ اس جنگ میں پاکستان کی بارہویہ ۱۰ ہزار بہترین سپاہ کو جو مدینہ قدس میں داخل ہو چکی تھے سو مدینہ سے فوراً نہ لے کر جنگ بمباری رکے اپنے ہی یہاں کے مدافعت میں ختم کر دیا۔ برقی ایکشن کی بے حرمتی ہوتی رہی۔ اتنا ہڑ فوجی ایکشن کس کے نہ پرایا کیا یہ وجہ بھی تک معلوم نہیں ہو سکی۔ یہ باغی خدار، ملک دشمن کس کا پروردہ تھا۔ وہ بھی تک اس کیس کے بیوں پتا نہ رہا ہے۔ یہاں تو اس نے کورٹ مارشل کے اس کیس سے بچنے کیلئے مارشل لا لگایا۔ دوسرا امریکہ کی فہمہ پر یہ مارشل لا لگایا۔ یہاں فون زٹیفک حکومت سے وہ کام نہیں لے سکتا تھا جو اس فوجی ڈائیکٹر پرویز شرف کی حکومت کو تحفظ فراہم رکے اپنے مقاصد پورے کر سکتا تھا۔ ان وجوہات کی بنا پر پاکستان میں چوتھا مارشل لا لگایا گیا۔

[illegible]

بابا جی عنایت اللہ



284

صفحہ

کیس نمبر ۱۶: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

کیا پاکستان کو مذہب کش عدل شہین شہزاد مغربی جمہوریت کے غم کے ستاروں نے حکومت کی خاطر حاصل کیا تھا۔ کیا پاکستان کو غیر انگریز بنانے کے لیے حاصل کیا تھا۔ کیا پاکستان میں مذہبی رہنماؤں کو منع کرنے اور غیر خدا کی ہائی کتابت کے خلاف، انہیں نظریات، تعلیمات، خدایات، عہدہ و مسودات کو ختم کرنے کے لیے حاصل کیا تھا۔

نمبر ۳۶۔ پاکستان کے پوتے فوجی ڈائریکٹر پرویز مشرف نے امریکہ کے شارب پر مسلم لیگ کی سیاسی حکومت کو مارشل لا لگا کر تختہ رو کیا۔ ۱۹۷۳ء میں کوڑے مار پاکستان کے ماتحت رہی، ملکی آئینی کا مضمون ۲۰۷ نوٹیفکیشن کی حکومت کو ختم کرنے کے لیے یقین و سابق کیا تھا، وہ کوئی مفاد تھا، جو امریکہ سے لیا جاتا تھا۔ نوٹیفکیشن امریکہ کے باطل، ماضی و ملک دشمن پارسیوں کو تسلیم کرنے سے انکاری تھا۔ اس سے قبل بھی امریکہ نوٹیفکیشن سے جھڑپ چکا تھا۔ جب امریکہ نے اس کو بھی ہتھیار نہ کرنے سے باز رہا تھا۔ عوامی خوشامد، ملکی مفاد کو نظر رکھتے ہوئے وہ امریکہ کے حکم کی خلاف ورزی کر چکا تھا۔ فوجی ڈائریکٹر پرویز مشرف امریکہ کے ہاتھ کے حکامات، بجائے اپنے تیار تھا۔ امریکہ کے شارب پر فوجی ڈائریکٹر پرویز مشرف، اسے چند کمانڈرز نے ملکی آئین کوڑے نوٹیفکیشن کی حکومت کا تختہ الٹ دیا۔ نوٹیفکیشن کی مرہونوں شجاعت حسین، پرویز الہی، بشیر رشید، عارف حسین دہلوی کی تحریکوں کو تسلیم کیا۔ مارشل لا کا سیاسی روپ یعنی مذہب کش عدل شہین شہزاد مغربی جمہوریت کے غم کے ستاروں نے حکومت کے ملکی مفاد، ملک دشمن انگریزوں کے پروہ و چھ مہات پر رجا، یہاں دہلی و ریاستی و ملکی و ماتحت ملایا۔ نو سال تک پاکستان کی قوم کو مارشل لا، اس کی دہریہ کھنڈی و زیناک شکل یعنی مارشل لا کی چھتہ کی سیاسی حکومتی ٹولہ کا تیار کیا ہو، مذہب کش، عدل کش، شہین شہزاد مغربی جمہوریت کے کفر کا ستاروں نے مینشن، نظام حکومت پاکستانی عوام پر مسلط رکھا۔ ہر جرم کو قانون و مصدقہ وقت و جرمینے کا عمل جاری کر دیا۔



جب دامنِ ابرو میں نہ ہوتا نہ مہر نہ سحرانِ کیسے!

صفی

کیس نمبر ۱۶: کیس برائے سماعت بذریعہ غوامی حیورمی

نوشتہ وقت

نمبر ۳۔ کتنی بد نصیبی و بات ہے کہ علی عہدوں پر فائز پیشہ سیاسی ایڈیٹرز فوجی جرنیل مریدان مرثی کے مطابق حکومتی یونوں تک رسانی حاصل کرتے ہیں ان کی ہونی پالیسیوں و بجائے ان کا فائز ہوتا ہے۔ مرید کے پسندیدہ رہنما جرنیل ملکی انڈیا وقت وزیر استیر مرید پہنچ جاتے ہیں۔ دلازمت و رینڈا ہوں کی خاطر ملک کو بیچ لھاتے ہیں۔ میڈیا کے مکان مریدان پالیسیوں کو فروغ دیتے ہیں۔ فوجی اکیڈمی پر وزیر مشرف نے مارشل لا کیوں لگایا۔ امریکہ کے کوفے مقاصد کو کسی پالیسیاں تھیں جو اس نے پاکستان و پاکستانی عوام کے خلاف بجاائیں۔

نائبہ سفیر - نواز شریف کی عمومی حکومت کا تختہ مارشل لا کی بن پر ٹپ پر لٹا دیا اور ملک پر فوج کی گن پر ٹپ پر تو بخش ہو مہیضہ پاکستان کے ساتھ خداری کا مہر قلم ہو



نمبر ۳۹۔ مریکہ میں 9/11 کا واقعہ ہو۔ امریکی پارلیمانٹ نے پیناگون کے پارک اور تبادلیاب، قسطنطینوپولیس اور فرانس کے
گئے۔ مریکہ نے کابل مجرم حامد بن لادن کو قتل کر دیا۔ جس وقت افغانستان میں رہائش پذیر تھا۔ مولانا عمر جو روس کو شکست دینے کے
بعد افغانستان میں اسلامی جمہوریت کے نئے مسیحا کی حیثیت سے حکومت کے تحت امیر مومنین بنے تھے۔ ان کا اسلامی
نظم و نظام اسلامی حکومت فروغ پا رہا تھا۔ ملک میں امن و سکون بیکاروں کی کثیر تعداد تھی۔ عدالت و مساوات و عدل و
انصاف جن کی قربانی نمود قد ریں پر وہ چڑھ رہی تھیں۔ کئی شہر پہیلنا شروع ہوئی اسلامی حکومت، اسلامی نظم و جمہوریت، اسلامی
نظم و مسیحیت مریکہ کیساتھ ناقابل برداشت تھی۔ مریکہ نے پاکستانیوں کی تباہی کا ذمہ دار حامد بن لادن کو قتل کر دیا۔



پنجاب کی حکومت نے بطور مجرم اس کو جیل کرنے کی کوشش کی۔ مہاراجہ نے اسے مجرم ہونے کے ثبوت مانے۔ یلین مرید کو بغیر کسی ثبوت کے اس کو جیل بریلا پاتا تھا۔ مہاراجہ نے جاپر مشتمل ایک جرگہ باایلاہ اس نے فیصلہ دیا۔ مہاراجہ اس ٹیٹ کا مہمان بنے۔ وہ بغیر کسی جرم یا ثبوت کے مہاراجہ اس کو سب قنون مرید کے دوسرے نہیں کریں گے۔

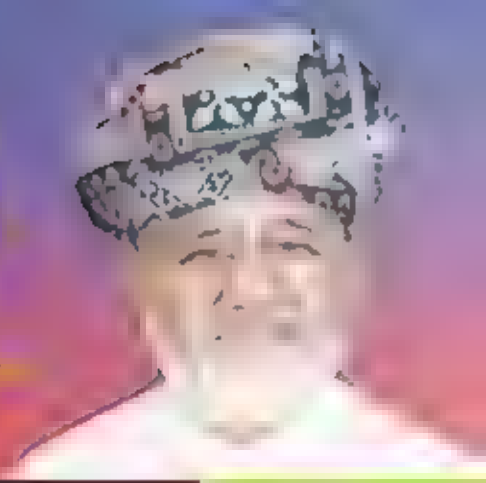
نمبر ۱۴۳۱ء میں ملک کے تقابلیوں میں ملک کے تقابلیوں نے افغانستان پر حملہ کرنے کے قبل پاکستان کے فوجی اکیڈم پرویز مشرف کے چند دور کی نظروں میں مسلم یق کے شامت حسین پرویز ق. ایم کیو ایم کے اہل فاسین جوی یق کے شامت رشید ور تقابلی بر مقوں نے صدر مایہ پاکستان کا یہ میں وکیر پاکستان کو بین اقابلی شامت راوی کی چھانی بنا یا۔ نور شامی کی حکومت کو ختم کرنے فوجی اکیڈم پرویز مشرف کے سیای حکومتی وائے مسلم یق ق. ایم کیو ایم جوی یق ور تقابلی سیای بر مقوں سے پنا چہا پیش رویا۔ مرید نے یہ وشیما ناگا مای کے شاموں پر مسلم بر جاپان کے تین پارا کھنے کے پوزتوں بر وازن و جدی نیند مایا ور تقابلی ملک کا مقدور بنا یا۔ اس خطہ ورنسانی قتال سے بر جہر چہا مات۔ کھ افغانستان کے بنہ رما ورن۔ بپے پوزتوں کا قتال ایسی شاموں۔ نامہ ورن ہوں سے بر کے رکھایا ور پراپاچی کھ نسافوں کے مضامین میں بھیجے۔ مرید نے ایک بار پھر پنا ہی حقوق خدا کے قتال کا ریکارڈ تار و رکھ دیا۔ سکا مجرم کون ہے۔

[illegible]



بابا کی معایت اللہ

بہار میں ایک اور نئی سیاسی تحریک ابھی شروع ہوئی ہے۔



288

صفحہ

کیس نمبر ۱۶: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۳۲۔ امریکہ اور کئی فوجی سیاسی ڈال نے ملی تنظیموں اور مجاہدین کو قتل کرنے کیلئے سات ورثان کا قتل جات کے عوام کو نشانہ بنات ہوئے۔ ۳۵،۳۳ لکھ انسانوں کو شہید کر دی کے معرکہ میں بچے بڑھوں مردوزن و عورت برقی پری۔ فوجی سیاسی ڈال نے بیشمار انسانوں کے نام پر عوام کو قتل کر کے رکھ دیا۔ یہ ہندو قوموں اور توپ کا ڈال۔ بہار میں ہندو قوموں کے قتل کرتے ہیں یہ عوام کو قتل کرتے ہیں لیکن امریکہ اور فوجی ڈاکٹر کے مدد سے نیشن کے بعد چھو پہلے سے زیادہ مضبوط بن رہے ہیں۔ امریکہ اور فوجی ڈاکٹر پرویز شرف نے تمام پتھریاں جب ناکام ہوئیں اور افغانستان میں مجاہدین کے کارناموں کا ترجمہ کر رکھی۔ تو امریکہ نے اپنی پالیسی بدلی۔ امریکہ اور فوجی ڈاکٹر پرویز شرف اور فوجی سیاسی حکومتی ڈال نے مل کر خود اپنے مجاہدین کی خفیہ تنظیمیں بنائیں۔ انکو جدید ریکورڈنگ کنڈوں، جدید سٹور امریکی ہاروں کو ملکی تنظیموں میں چھپا دیا۔ ان شہید ہونے والی تنظیموں کے رہنماؤں اور سٹور میجر مجاہدین سے معصوم بیگنہ انفرادی اور ہتھی قتل ہونے کا عمل جاری کیا۔ نئی نئی مرضی کے فروغ کے قتل ہوتے رہتے۔ ریکورڈنگ کنڈوں سے بمبارس ہوتے۔ پاکستان کی عوام کو نشانہ بنانے کی پتھریاں بن گئیں۔ یہ خود شہید کا نام دیتے۔ نئی وی سنٹر حکومتی ہوس بھی بنائے۔ خبروں کے ٹیکس کی وی پر جاری رہتے۔ دینا ہر کے عوام کو نشانہ تک پہنچاتے۔ ملی انٹرویو تنظیموں کو شہرت شہرت کرنے کیلئے نام منسوب کرتے رہتے۔ امریکہ اور ہندوستان کی پالیسی کو بروئے کار لاتے ہوئے پیچھا ہونے والے کے تان محل ہوئے خود ہاتھ دھشت ہونے کے واقعات پیدا کر کے پاکستان کی مسلم مہم افی نسوں کا قتل امریکہ اور کئی فوجی ڈاکٹر پرویز شرف کے حکومتی ڈال سلم ایکٹیو، میجر کے ایف سیس، شیخ رشید وغیرہ نے جاری کر کے پاکستان کو نشانہ بنانے کی حکمت میں بھیجیں دیا۔ نئی حقیقت نے اس جنگ کو جاری رکھا۔

نمبر ۳۳۔ سرچی میں روسیہ کی اسانی زبان کے لیڈر طرف حسین کو متعامل کیا۔ سرچی میں پادشاہ شرف کرتے ہوئے بیشمار انسانوں کے قتل کا خوفی سہ مارشل کے سر پر پرویز شرف اور میجر کے طرف حسین کے سر پر باپا کیا۔ سرچی کے من کو نشانہ بنونے والی دشت ردی کا رستہ اٹھا دیا۔ سٹور ہر مہم، مجتہ خوری، زمین مافیہ، مارٹ ٹمک، مٹی انڈر ٹمک، ملری ٹمک جیسے ہر طرف حسین جیسے میجر کے رہنما کے ذریعے مارشل کے ڈال اور حکومت میں پروان چڑھے۔

بابا جی عنایت اللہ



289

صفحہ

کیس نمبر ۱۶: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۳۴۔ شیرمدین محمود جیسے عظیم دانش ور ملک کے عظیم پوتہ و نمول بین قومی شہرت یافتہ دانش ور کو گھر سے مریدانی سی آئی، ہیڈ و نریشن فوجی سپاہیوں کی طاقتوں کی ذریعہ کیا۔ نئی و مددگار کرنے سے مانگو اور بڑے قریبی پر جان ایدی۔

نمبر ۳۵۔ اورے ڈاکٹر عبد القدیر صاحب نئی نئی فوجی کے عظیم کاروباری سماج کرنے کے عظیم دانش ور ایک محب وطن ماہور شخصیت کو مرید کے بنے پر ہاؤس آررست **house arrest** کر دیا۔ کو چین، قومی سطح پر تیز میل اور سوسائٹ سے زمانہ کیا گیا۔

نمبر ۳۶۔ فیصد ملتی جیتی ایک مسلم مدین عظیم بنی وادشت اور کام کام کے حکومتی نوے کے زخمی مرید کے نوے کر دیا۔ نئے علاقہ ویشہ افغانی عوام وراکے رہنماؤں کو مریدانی فوج کے نوے کے بہت بڑی ریلیں سوسائٹ سے رہے۔

نمبر ۳۷۔ مسجد جامعہ کے مدرسہ دہشت کے نئی طلباء و طالبات کے حقوق سوسائٹ کے نام پر فوجی ڈاکٹر پر ہذا شرف، کابھائیہ اور مریدانی حکومتی نوے، نئی وادوں پر مشتمل فوجی، فوجی، منصف شامی کے ماحول یافتہ شامی ملت کی ایف ایف دستور سے ویب ڈاکٹر دانش کے ذریعے حکومتی یونوں و حکومتی اداروں پر مسلط ملک کے حکومتی بجٹ کے شہادت نام سے بھی ایک فیصد زیادہ ہذا عہدے سے منسلک حکومت پر فوجی سپاہی حکومتی نوے کی بارہ واری مسدود رہے۔ ستر فیصد ناموں نقش فیصد مذکوروں محنت شوق ہندوؤں اور عوام سوسائٹ کو حکومتی یوانوں، حکومتی اداروں، ملکی خزانہ، وائیل سے محروم کر دیا گیا۔ بلکہ ہمیشہ کے لیے انکی شب و روز کی محنت اور خون پسینے سے اکٹھا کیا ہو خزانہ وادوں فوجی سپاہی حکومتی نوے سے مراد زن، نام ماحول یافتہ شامی ملت کی ملیت بنایا گیا۔ ۱۸ روز مسلم مد کا این بھی وٹ یا مریدانی بھی وٹ کی۔ انکو شور و ہا کر انکی حرمت کو لوٹ لیا۔

نمبر ۳۸۔ فوجی سپاہی حکومتی نوے کی مارشل، نائن پونٹ پر پیشکشوں، مسوؤں، وفاق، بینٹ کی مسکیوں و ملکی حکومتوں پر مذہب شہر شہر، دین شہر مغربی جمہوریت کے غم کے نئے حکومت کے فوجی سپاہی مراد زن کے حکومتی نوے کے بارہ واریوں نے ۱۸ روز مسلم مد وادوں کی نسوں کو غم و مقید کی حکومت بن کر رکھ ہے۔



جب دامنِ ایزدین، تہ میں نہ بہتو، نہ مٹیں، نہ سہانہ کیسے!

[illegible]



بابا جی عنایت اللہ

پیشوا مسلمان لیگ



291

صفحہ

کیس نمبر ۱۶: کیس برائے سماعت بد ریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

نمبر ۵۔ اس قسم کے بینات عامی تنظیم پر جاری رہتا پاکستان کی شہرت بڑھنے اور ملک کو اشتداد ثابت کرنے میں ہم رمل و رہتا رہا ہے۔ پاکستان کی دینی ورگاہوں کو بدنام و رسوا کرنے اور ملک دشمن ثابت کرنے کا عمل آج تک جاری ہے۔ اہل مسجد و مدرسہ کا رہبر و رفون کے ذریعہ وایا کیا۔ فو ان تک انکو ہر قسم کی خوراک پانی بجلی ورضہ وریات دیات سے محروم رکھا گیا۔ پھر یہ ہر مطلب و طابقت کا قتل جاری کیا۔ پاکستان میں مسلم کے خلاف ذی بات کرنے و ہوں کا فون کے ذریعہ اشتعال کر کے رکھا یا گیا۔ عوام و رفون پاکستان کو نہ انکی ویتا میں جمونک ویا کیا۔ فوجی اکیڈم پر ویز شرف پر ہی قاتلانہ حملے ہوئے۔ انکی فوجی افسران کا قتل ہو۔ ہندوستان کی رورسریل کی مسافر کیڈ وینف آئی۔ بائیک و ہر جیس فوجی اکیڈم پر ویز شرف جیس ملی آئین توڑنے کے ملی عند رمل دشمن پالیسیا نافذ کرنے کے فوجی اکیڈم و اسکول کی حکومتی ورن جازت سے پاکستان میں داخل ہو گئے۔ پاکستان کو تباہ کرنے آئے نہوں نے ملک میں کی جہادی باس وعلی وعلی تنظیموں کو جنم دیا۔ انہوں کے منہ کھول دیے گئے۔ جدید سطح و رجید ریمورٹ کنٹرول مہیا سے گئے۔ نہوں نے پاکستان میں تباہی مچا دی۔ انکا جرم دینی ورگاہوں کے طلبہ و رطابات کے نام منسوب کیا جاتا ہے۔ انکی جہادی تنظیموں کے ذریعہ اسلام کے خلاف ذی بات کرنے و ہوں کو رسوا کرنے و انکا قتل جاری رکھا ہے۔ تکی بڑی مذہبی عمری مارشل ای باقیات نے پاکستان میں جاری سرکشی ہے۔ یا و رگھو وں ورم ریکہ جیس بڑی طاقتیں افغانستان جیسے مزمہ و غیر ترقی یافتہ نشریاتی مسلم ملک کے انکوں انسانوں کا قتل تو رچے ہیں۔ عین نہ مسلم مدد نے انکے دیات تم بر سکے ہیں۔ فطرت نے انکو بری طرح کا کام بنا رتباہی کے احسانے پر پکٹایا یا ہے۔ امریکہ یہاں سے کوچ کر چکا ہے۔ چین نے پاکستان سے رہبری حاصل کر کے پاکستان کو وادی خوشی کی رو پر کا مزن کر دیا ہے۔



نمبر ۵۳ پر میں نے فوجی تقسیم و رسمے معصوم طلبہ کا قتال، ہندوستان کی رسوائی کی مناسبت، مرید کی بیعت کی ہے، جیٹ و ٹر جیٹ فوجی خلیہ، یگانہ یوں کا کارنامہ ہے۔ فوجی ڈسپلین پر ہر شرف کے چند کورسز، مرید کی حکومتوں کو۔ دروغی باقیات حکومتوں و نوں و روس پر قابض ہیں۔ میں آرمی کا فوجی سپاہی مکی خدا، ملک و قومن ہر حکومتوں کو، انکار حالت یافتہ شاہی طبقہ جہالتیہ و درپردہ حسد تھا وہ سب معاشی معاشرتی و دینی قتال حکومتوں و نوں حکومتوں و روس پر مسلط ہیں۔

باب کی حیثیت اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

293

صفحہ

کیس نمبر ۱۶: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی حیورگی

نوشتہ وقت

مذہب شریعت شریعت مغربی جمہوریت کے لغز کا ستمانی مارشل، دینی و ملی تکل کا باطل ہی مصلحت باجہ ۱۸ روز کو مہر مسد سے ٹینٹے ہے۔ نے غریب کو مٹی رت پاستن میں نافذ نہیں روکتی۔

نمبر ۵۳۔ میریت کے معززہ عظمیٰ پاری صاحبان، انشور، شپ صاحبان کے رب و علیہا کی بات کا وہ پرستارہ کے حضرت دود علیہ اسلام کی ہائی کتاب زیورثیف، کے مکی علیہ سامی، ہائی کتاب توریت شریف، کے روت قدس حضرت عیسیٰ علیہ سلام کی ہائی کتاب نبیل مقدس، کے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہائی کتاب قرآن حکیم پر یقین و ایمان رکھنے و دوزخ و نور کو رواں

کیا یہ حقیقت نہیں کہ تمام پیغمبروں کی متیں مدد تعالیٰ کی قہید و تسلیم کرتی ہیں۔ کیا اس حقیقت سے کوئی مکار رکتا ہے کہ تمام اہل کتاب پیغمبروں کی میر و کار سپنہ اپنے وہ رکتے پیغمبروں کی ہائی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ کیا پیغمبروں کی متوں کے فرزندوں کی حقیقت و جھٹکتے ہیں۔ اس جہان رب و یاس کا نات کے ناق اور مالک خد مند قدوس ہیں۔ یا خد مند قدوس نے بنی نوں انسان و پیغمبروں خد کے ذریعے نبی و ہدی کار رکتے نہیں اٹھایا۔ خیر و شر سے کجائی نہیں نکلتی، انسانیت کیلئے بضرور و منافعت بخش ہونے، ادب انسانیت و رخدمت انسانیت، خوت و محبت و رعبود و رند و رمنوق خد کو خالق کی ناکا سے اٹھنے کار رکتے نہیں اٹھایا۔ یا خد مند قدوس نے پارہل کتاب پیغمبروں کے ذریعے ہمووں و خور کے نموں کو باس، بیم روشنائی و دہ و دہ و دہ پر شفقت، محبوبی و محبت روتی، مدد قوم کرنے و ر سوہ حسن حسن خلق کا درس نہیں دیا۔ یا تمام پیغمبروں کی متیں قہید پر حق پر ایمان نہیں رکھتیں۔ پیغمبروں و پیغمبروں کی ہائی کتاب پر یقین، و فیشنس کیسے زود و جی زندگی کے نظام حیات پر یقین، انسانی رشتہ سے شنائی کا حکم، داری خد کی ہے کہ خد کا۔ اس کے علاوہ زود و جی زندگی کا نظام میاں بیوی، باپ، بیٹا بیٹی، بہن بھائی، دینی و دہ، مانی مانا، و تمام مہر مہر مہر رشتوں کی پیچن، خوئی رشتوں کی محبت کا۔ مانی ہائی نموں انت فی عزت و حرمت، نے تقدس و رکتے ہائی ادب و محبت سے شنائی کا امر فی عمل خد و مند قدوس نے و دیت نہیں کیا۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



صفحہ 294

کیس نمبر ۱۶: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

انسان کو مینائی، سماعت، شعور اور گویائی جیسی عظیم فطرتی صلاحیتوں سے نوازا کر افضل المخلوقات کا درجہ عطا نہیں کیا۔ انسان کو اس جہان رنگ و بو کی بے ثباتی سے آگاہی نہیں بخشی۔ خدمت خلق کو عبادت کا اولیٰ مقام عطا نہیں کیا۔ سادہ اور مختصر ضروریات حیات سے آشنائی کا راستہ نہیں دکھایا۔ زندگی فرعون کی اور عاقبت موسیٰ علیہ السلام کا فرق نہیں بتایا۔ غور و فکر کے پجاریوں کو فطرت کے رازوں کا امین نہیں بنایا۔ پیغمبران کی الہامی کتب کا الہامی علم انسانیت کی فلاح اور امن و آشتی کی خوشبو بن کر انسانی دلوں میں اتر نہیں جاتا۔ پیغمبران اور انکی الہامی کتب کو تسلیم کرنے والے ملک و ملت کا نظام مملکت چلانے کیلئے ایسے افراد کا چناؤ نہیں کرتے جنکی زندگی انبیاء علیہ السلام کی تعلیمات، انکے منشور، انکے نظریات، انکے نظام حیات، انکے کردار و تشخص کے قریب تر ہو۔ جن کے ذریعے وہ ایسے افراد اور ایسا معاشرہ تیار کرتے ہیں جو امن و آشتی کا خوبصورت مرقع، انسانیت کیلئے بے ضرر اور منفعت بخش معاشرہ تشکیل پانے کا عمل جاری کرتے اور پروان چڑھاتے ہیں۔

دوسری طرف ارسطو، کاراکیل، تھمن، ڈارون، فرانس بیکن، ابراہیم لنکن جیسے مادہ پرست فلاسفرز، کالرز جو خدائی کو مانتے ہیں خالق کو نہیں۔ جو فطرت کو مانتے ہیں اور فاطر کو نہیں۔ پیغمبران خدا اور انکی الہامی کتب کو تسلیم نہیں کرتے۔ وہ انکے نظریات، تعلیمات، اخلاقیات، کی نفی کرتے ہیں۔ وہ مادی قوت اور مادی طاقت، مین پاور، وسائل، ذرائع آمدن، تجارت، خزانہ پر قبضہ، ملک پر برتری دنیا پر برتری اور دنیا کو تسخیر کرنے، عوام کو غلام، خادم، قیدی اور محکوم بنانے کا عمل جاری رکھتے ہیں۔ دھوکہ، جھوٹ، فریب، ظلم، ہر قسم کا جبر و قتال کرنا، استحصالی نظام حکومت مسلط کرنا، حصول مادی قوت، مادی طاقت، ملک، ممالک پر اقتدار و حکمرانی اور حکومتی رٹ نافذ کرنا انکی زندگی کا مقصد و مدعا ہوتا ہے۔ آمریت، بادشاہت، مارشل لایا، مذہب کش، عدل مغربی، جمہوریت کا باطل غاصب، استحصالی نظام حکومت ہو یہ سب انکے نظریاتی حکومتی پھندے ہیں۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



صفحہ 295

کیس نمبر ۱۶: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

پاکستان میں مارشل لا کا ایک فوجی ڈکٹیٹر ۱۸ لاکھ سپاہ اور چھ سات ہزار جاگیردار، سرمایہ دار، زمین مافیہ، بھتہ خور مافیہ، متکبر، منشیات فروش لٹیرے، رہزن سیاستدانوں پر مشتمل حکومتی ٹولہ ۱۸ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلوں کو مذہب کش، عدل کش مغربی جمہوریت کے کفر کا حجر مانہ مارشل لا کا فوجی سیاسی نظام حکومت، اسکے نظام الیکشن چار صوبائی اسمبلیوں ایک وفاقی اسمبلی ایک سینٹ کے اسمبلی پر انکی اجارہ داری مسلط ہے۔ اسمبلی ممبران میں سے چاروں صوبوں اور وفاقی حکومت کے مشیر، وزیر، گورنر، وزیر اعلیٰ، وزیر اعظم، صدر مملکت، اور دنیا بھر میں پھیلے ہوئے سفیر اسی مارشل لا کے فوجی سیاسی اجارہ دار حکومتی ٹولہ کے ارکان ہوتے ہیں۔ ۱۸ کروڑ عوام کیلئے حکومتی عہدے، ملکی وسائل، ذرائع آمدن، تجارتی ادارے، ملکی ورثتیں، ملکی ملکیتیں ان سے چھینی جا چکی ہیں ملکی خزانہ شجر ممنوع بن چکا ہے۔ پاکستان ایک جیل کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ ۱۸ کروڑ مسلم امہ، انکی نسلیں قیدی غلام محکوم اور بے بس بنادئیے گئے ہیں۔ وہ ضروریات حیات سے محروم زندگی اور موت کی کشمکش میں جتنا کر دیئے گئے ہیں۔

نمبر ۵۴۔ ان آہنی زنجیروں کو توڑنے کیلئے اسلامی جمہوریت کا نظام مملکت نافذ کرنا پاکستان کی بقا کا واحد ذریعہ ہے۔ جس کے ذریعے پاکستان کے ۱۸ کروڑ مسلم امہ کے تمام فرزند ان الیکشن یا سلیکشن کیلئے کھڑے ہوتے ہیں۔ ۱۸ کروڑ مسلم امہ کے بنیادی الیکشن یا سلیکشن کے حقوق کو کوئی چھین نہیں سکتا۔ اسلامی جمہوریت کے الیکشن یا سلیکشن کا طریقہ کار بڑا سادہ اور سلیس ہے۔ اسلامی جمہوریت کے ممبران کی سلیکشن یونین کونسل کی سطح پر کی جاتی ہے۔ اسکی وجہ جہاں کے رہائشی افراد ایک دوسرے سے آشنا اور ایک دوسرے کے کردار و تشخص سے بھی واقف ہوتے ہیں۔ وہ بہتر فرد کو چن سکتے ہیں۔ قرآن حکیم کے آئین کی روشنی میں اچھے افراد، نیک و صالح، امین و دیانتدار، سادہ و شریف اعلیٰ اہلیت، عمدہ صلاحیت اور نبی کریم ﷺ کے دستور حیات کے قریب ترین زندگی گزارنے والے افراد کی سلیکشن کرنا ہر فرد کا دینی فریضہ ہوتا ہے۔ اس طرح ملک کے بہترین انسان نظام مملکت میں شامل ہوتے ہیں۔ اسلامی جمہوریت کی سلیکشن قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں ایسے افراد کی ہوتی ہے، جس میں کوئی شرابی زانی، بدکار بد کردار بد قماش، بے حیائی، فحاشی، بدکاری، زنا کاری کا مرتکب کوئی فرد اس سلیکشن کا حصہ بن نہیں سکتا۔ اسلامی جمہوریت کی سلیکشن میں اعلیٰ عظیم اسلامی خوبیوں کو ذریعہ چناؤ بنایا جاتا ہے۔



بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!



296

صفحہ

کیس نمبر ۱۶: کیس برائے سماعت بذریعہ عوامی جیوری

نوشتہ وقت

اسلامی جمہوریت کے نظام سلیکشن اور نظام مملکت پر کسی شائق طبقہ یا جاگیردار، سرمایا دار، ٹولہ کی اجارہ داری مسلط نہیں ہوتی۔ بلکہ اہل وطن کی اجتماعی مشاورت اور سلیکشن سے نظام مملکت کے اعلیٰ اہلیت کے ممبران چنے جاتے ہیں۔ اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت میں یونین کونسل کے نظام انیکشن یا سلیکشن کے طریقہ کار کو پورے ملک میں بروئے کار لایا جاتا ہے۔ اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت میں یونین کونسل کا ممبر ہو یا ملک کا امیر المؤمنین ہو یا کوئی اعلیٰ ادنیٰ سرکاری عہدیدار ہو یا بیروزگار، پانچ انسان ہو، اسکو بیت المال سے ایک کسان، مزدور محنت کش، ہنرمند، ایک معلم، ایک سپاہی، ایک ڈرائیور ایک عام انسان کے برابر رہائش یعنی رہائشی کنیا، عام افراد کی طرح ایک جیسی بنیادی ضروریات حیات مہیا کی جاتی ہیں۔ ملک میں اعتدال و مساوات کا نظام قائم کیا جاتا ہے۔ اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت میں قرآن حکیم کے نظریات کی روشنی میں ایک تعلیمی نصاب، ایک جیسے تعلیمی ادارے قائم کئے جاتے ہیں۔ ان تعلیمی اداروں سے غیر طبقاتی مراعات یافتہ شائق طبقہ کے دانشور، غیر طبقاتی معاشرہ، غیر طبقاتی معاشی تقسیم اور غیر طبقاتی اسلامی تہذیب پر و ان جڑھتی ہے۔ اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت میں قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں اعتدال و مساوات، عدل و انصاف کا نظام رائج کیا جاتا ہے۔ عادل اور اردلی معاشی معاشرتی طور پر ایک صف میں کھڑے ہوتے ہیں۔ اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کے تحت قرآن حکیم کے آئین کے مطابق اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو قائم کیا جاتا ہے۔ مذہب کش عدل کش مغربی جمہوریت کے کفر کے چار فوجی ڈکٹیٹرز، انکا طبقاتی، تفاوتی، باطل، غاصب، استحصالی نظام حکومت، انکے چھ سات ہزار جاگیردار، سرمایہ دار، ملکی غدار ٹولہ اور اسکے مراعات یافتہ شائق طبقہ اور انکی باقیات کی حکومتی اجارہ داری کو ختم کرنا۔ این آراو کے مجرموں کو ابدی نیند سلانا، ان سے لوٹا ہوا ملکی خزانہ، وسائل، ذرائع آمدن، ملکی ملکیتیں واپس لینا، مسلم امہ کو ۱۸ فوجی سیاسی جماعتوں کے فرقوں میں تقسیم کرنا، سیاسی لیڈران کا نئی سیاسی جماعتوں کا تخلیق کرنا تمام این آراو کے مجرموں کو اکٹھا کرنا، ملک کا یہ زانی شرابی، رہزن، لٹیر ٹولہ پہلے ہی شرقی پاکستان کو نگل چکا ہے۔ ان سے نجات حاصل کرنا پاکستان کی بقا کیلئے ضروری ہے۔

بابا جی عنایت اللہ کی تصانیف



- | | | |
|----------------|----------------|---------------|
| ۱۔ آئینہ وقت | ۲۔ صدائے وقت | ۳۔ ندائے وقت |
| ۴۔ آوازِ وقت | ۵۔ نادرِ وقت | ۶۔ چراغِ وقت |
| ۷۔ انقلابِ وقت | ۸۔ مسیحائے وقت | ۹۔ نوشتہٴ وقت |
| | ۱۰۔ بلائے وقت | |